عمران سیریز
رال سروس
مظہر کلیم
ایم۔اے

اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ہر طالب علم کی ذہنی استعداد، اس کے مطالعے کی وسعت، اس کا تجزیہ اور اس کے اخذ کردہ نتائج اور پھر ان کے اظہار کا طریقہ اس کی اپنی ذہنی استعداد کے مطابق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عمران جس مضمون کا مطالعہ کرتا ہے اس کا تجزیہ اور اس کا اظہار اپنی ذہنی استعداد کے مطابق کرتا ہے اور عمران کی ذہنی استعداد کے بارے میں تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

انڈے کی طرح سفید رنگ کی جدید ماڈل رولس رائس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا لیکن کوٹ کے کالر پر خوبصورت سنہری پٹی لگی ہوئی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سفید سلک کی شیروانی کے ساتھ پائجامہ اور پیروں میں سلیم شاہی جوتی پہنی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا خاکی وردی میں ملبوس بیٹھے ہوئے تھے۔ کار اس وقت پاکیشیا کے ایک بڑے شہر جام نگر کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جام نگر پاکیشیا کا کافی بڑا شہر تھا۔ اس شہر میں چونکہ بے شمار ٹیکسٹائل ملیں تھیں اس لئے اسے پاکیشیا کا مانچسٹر بھی کہا جاتا تھا۔ جس سڑک پر اس وقت کار چلی جا رہی تھی وہ سڑک شہر کی سب سے معروف سڑک تھی اور سڑک پر جدید ماڈلوں کی رنگ برنگی کاروں کی خاصی بہتات تھی۔

"باس ۔اس ہوٹل میں کوئی خاص بات ہے جو آپ اتنا طویل سفر طے کر کے جا رہے ہیں"...... اچانک ٹائیگر نے عمران سے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے قطعی علم نہ تھا کہ عمران نے کس مقصد کے لئے جام نگر کے ہوٹل پرنس جانا ہے ۔جام نگر دارالحکومت سے چار سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا ۔لیکن چونکہ کار رولس رائس اور جدید ماڈل کی تھی اس لئے وہ صرف تین گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے بعد جام نگر پہنچ گئے تھے سارے راستے خاموشی طاری رہی تھی کیونکہ عمران سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا تھا ۔جب کار جام نگر میں داخل ہوئی تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ۔یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر نے یہ سوال اب عمران سے کیا تھا۔

"اس ہوٹل کا نام پرنس ہے ۔اس لئے ظاہر ہے وہاں پرنس ہی جا سکتے ہوں گے ۔اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہوٹل کا نام پرنس ہو لیکن وہاں جانے والے پھٹیچر سے لوگ ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آج اس ہوٹل میں کوئی خاص فنکشن ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔وہاں جوتوں کا فیشن شو ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"جوتوں کا فیشن شو ۔کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جوتوں کا مطلب بتاؤں یا......" عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب ہے جوتوں کا فیشن شو کیسے ہو سکتا ہے ۔یہ تو بالکل نئی بات ہے"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا ۔اگر لباسوں کا، کوٹوں کا، لیڈیز ہیٹس کا، چھڑیوں کا، زیورات کا فیشن شو ہو سکتا ہے تو جوتوں کا کیوں نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہاں ماڈل گرلز جوتے پہن کر دکھائیں گی"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہن کر بھی دکھائے جا سکتے ہیں اور مار کر بھی ۔تاکہ ڈیزائن کے ساتھ ساتھ ان کی پائیداری کا بھی اندازہ ہو سکے"...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ وہاں جوتوں کی پائیداری کا اندازہ کرنے جا رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔اسی لئے تو تمہیں ساتھ لے کر جا رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"باس ۔کیا آپ واقعی وہاں جوتے دیکھنے جا رہے ہیں ۔آپ نے تو کہا تھا کہ آپ وہاں اپنے کسی بزرگ رشتہ دار سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بزرگ رشتہ دار کے ساتھ اس کی نوجوان لڑکی بھی ہو گی اور ظاہر ہے اس نے جوتے بھی پہن رکھے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے اب اصل بات کی سمجھ آئی ہو۔

"یہ بزرگ رشتہ دار کون ہیں۔ کیا آپ ان کا پیشگی تعارف نہیں کرائیں گے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کے دور کے رشتہ دار ہیں۔ نام ہے نواب احسن نظام خان مستقل طور پر گریٹ لینڈ میں رہتے ہیں۔ ان کی اکلوتی صاحبزادی ہے جس کا نام رفعت آرا عرف رافی ہے۔ گریٹ لینڈ کی کسی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ جام نگر میں نواب احسن نظام صاحب کی آبائی جاگیر ہے۔ جاگیر پر ان کی حویلی بھی ہے لیکن ان کی صاحبزادی اس پرانی حویلی میں رہنا آؤٹ آف فیشن سمجھتی ہے۔ اس لئے وہ ہوٹل میں رہ رہی ہے۔ نواب صاحب انہیں یہاں رشتہ داروں سے ملوانے لائے ہیں اور اس سلسلے میں وہ دو روز اپنی اس صاحبزادی کے ساتھ ڈیڈی کی کوٹھی میں بھی رہ چکے ہیں۔ اماں بی کو ان کی صاحبزادی بے حد پسند آئی ہے۔ میں ان دنوں دارالحکومت سے باہر تھا اس لئے اماں بی نے واپسی پر نادر شاہی حکم دے دیا کہ میں فوراً جا کر ان سے ملوں تاکہ اگر نواب صاحب مجھے پسند کر لیں تو اماں بی ان کی صاحبزادی سے میرا رشتہ طے کر سکیں"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن آپ تو پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں

وہاں جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں۔ یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کا مخصوص لباس۔ جوزف اور جوانا کی مخصوص یونیفارمز اور خاص طور پر میرا یہ سوٹ۔ پھر جدید ماڈل کی رولس رائس کار یہ سارے رنگ تو پرنس آف ڈھمپ والے ہی ہیں۔ البتہ آپ نے گلے میں وہ سچے موتیوں والا ہار نہیں پہنا۔ ہو سکتا ہے یہ ہار جوزف کی جیب میں ہو اور آپ وہاں جا کر پہن لیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن کار پر ریاست ڈھمپ کا جھنڈا تو لگا ہوا نہیں ہے اور بغیر جھنڈے والی کار میں پرنس کیسے سفر کر سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"جھنڈا بھی لگ سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لگ تو سکتا ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ نواب احسن نظام خان صاحب انتہائی جمہوریت پسند ہیں۔ وہ بادشاہوں اور پرنسوں سے بے حد الرجک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے گریٹ لینڈ کے کنگ سے بھی ملاقات سے انکار کر دیا تھا حالانکہ گریٹ لینڈ کے کنگ کی بڑی خواہش تھی کہ نواب صاحب ان سے ملاقات کر کے ان کی عزت افزائی کریں۔ اس لئے وہاں پرنس کے روپ میں جانے کا مطلب ملاقات سے انکار بھی ہو سکتا ہے اور ملاقات سے انکار ڈیڈی کے لئے انتہائی پریشانی کا باعث بھی بن سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کے ڈیڈی کے لئے پریشانی ۔ میں سمجھا نہیں"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" نواب صاحب ڈیڈی کے رشتہ دار ہیں اور میں اماں بی کا اکلوتا صاحبزادہ ۔ مجھ سے اگر نواب صاحب نے ملاقات سے انکار کر دیا تو تم جانتے ہو کہ یہ اماں بی کی براہ راست توہین ہے اور جب توہین کرنے والا ڈیڈی کا رشتہ دار ہوگا تو پھر نتیجے کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اچھا تو یہ بات ہے ۔ پھر تو ہم دعا کریں گے کہ نواب صاحب آپ کو پسند کر لیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوچ لو ۔ ضروری نہیں کہ محترمہ رانی صاحبہ کو چڑیا گھر کا بھی شوق ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔ وہ عمران کی بات سمجھ گیا تھا کہ چڑیا گھر سے عمران کا اشارہ ٹائیگر کی طرف ہی تھا ۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کار پرنس ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی اور اسے ایک طرف بنی ہوئی وسیع وعریض پارکنگ کی طرف لے جانے لگا ۔ ہوٹل پرنس کی آٹھ منزلہ عمارت کا ڈیزائن انتہائی شاندار اور پرشکوہ تھا ۔ پارکنگ بھی کاروں سے بھری ہوئی تھی ۔ ٹائیگر نے کار ایک خالی جگہ پر روکی تو عمران دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔ اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ سے جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے ۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی کار سے اترا اور پھر اس نے کار لاک کر دی ۔ پارکنگ میں آنے والے افراد بڑی حیرت

بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے ۔ پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر پارکنگ کارڈ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا ۔

" نواب احسن نظام خان صاحب کی کار یہاں موجود ہے"۔ عمران نے پارکنگ بوائے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر ۔ وہ سامنے نیلے رنگ کی بنٹلے کھڑی ہے ۔ یہی نواب صاحب کی کار ہے"...... پارکنگ بوائے نے ایک جدید ماڈل کی خوبصورت اور انتہائی قیمتی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کار سے تو وہ واقعی نواب لگ رہے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا ۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا جبکہ جوزف اور جوانا ان کے عقب میں اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ ان کے باڈی گارڈز ہوں ۔ ان کے سائیڈ ہولسٹروں میں بھاری ریوالوروں کے ابھرے ہوئے دستے دور سے نظر آ رہے تھے اور لوگ انہیں واقعی حیرت اور تحسین بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے ۔

ہوٹل کا ہال کافی سے زیادہ بھرا ہوا تھا اور ہال میں موجود افراد اعلیٰ سوسائٹی کے افراد ہی نظر آ رہے تھے ۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے ۔ ہال میں موجود سب افراد چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے ۔ عمران نے ایک سرسری سی نظر ہال پر ڈالی اور پھر وہ

کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔ وسیع و عریض کاؤنٹر پر دو خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جن کی نظریں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور ان کے چہروں پر پسندیدگی کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نواب احسن نظام خان اپنی اکلوتی صاحبزادی کے ساتھ اس ہوٹل میں فروکش ہیں اور ہم ان سے ملاقات کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

یس سر۔ وہ اس وقت اپنے سوٹ میں ہیں۔ ویسے ان کی میز یہاں ہال میں ریزرو ہے"...... لڑکی نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے ان کی میز کا"...... عمران نے پوچھا۔

"تھرٹی فائیو جناب۔ کیا میں نواب صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع کر دوں"...... لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔ انہیں اطلاع دے دیجئے کہ دارالحکومت سے سر عبدالرحمن کا صاحبزادہ علی عمران ان سے ملاقات کے لئے ہوٹل میں پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے جلدی سے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔

"فورتھ سٹوری۔ سوٹ نمبر ون زیرو ون سے ملا دو"...... لڑکی نے شاید ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ دارالحکومت سے سر عبدالرحمن کے صاحبزادے علی عمران صاحب آپ سے ملاقات کے لئے ہوٹل پہنچ چکے ہیں"...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی ان سمیت چار صاحبان ہیں"...... لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سنتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"نواب صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ ہال میں تشریف رکھیں۔ وہ ہال میں ہی آپ سے ملاقات کریں گے۔ میں ان کی میز کے ساتھ ایکسٹرا چار سیٹیں لگوا دیتی ہوں"...... لڑکی نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چار نہیں صرف دو سیٹیں۔ ہم باڈی گارڈز کو اپنے ساتھ بٹھانے کے قائل نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... لڑکی نے چونک کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر کے پاس کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ جس کی یونیفارم پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"نواب صاحب کے مہمانوں کی ٹیبل نمبر تھرٹی فائیو تک رہنمائی کرو اور دو ایکسٹرا کرسیاں بھی وہاں لگوا دو"...... لڑکی نے سپروائزر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آیئے سر"...... سپروائزر نے عمران کی طرف دیکھتے

ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف کو چل پڑا۔

"شکریہ۔ پہلے میں نواب صاحب کی اکلوتی صاحبزادی سے مل لوں اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ آپ سے بھی تفصیلی ملاقات کی نوبت آ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا اور تیزی سے سپروائزر کے پیچھے بڑھ گیا۔ لڑکی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے اس بے اختیار سانس کی آواز عمران کے کانوں تک بھی پہنچ گئی اور وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔ میز کے گرد دو کرسیاں موجود تھیں۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں ایکسٹرا کرسیاں لگواتا ہوں"۔ سپروائزر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس نے دوسری کرسی پر ٹائیگر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر خاموشی سے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف اور جوانا عمران کی کرسی کے عقب میں اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے وہ اس کے غلام دیو ہوں اور حکم ملتے ہی عمران کو کرسی سمیت اٹھا کر ہواؤں میں اڑ جائیں گے۔ ہال میں موجود افراد جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ سب مسلسل ان کی طرف متوجہ تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ سب ایک بار پھر اپنی اپنی مصروفیات میں مشغول ہو گئے۔ عمران کی نظریں ان لفٹوں کی طرف لگی ہوئی تھیں جو مسلسل لوگوں کو ہوٹل کی اوپر والی منزلوں پر لے جا اور نیچے لے آ رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دو ایکسٹرا کرسیاں بھی میز کے گرد لگا دی گئیں ایک ویٹر مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب آیا۔ اس کے ہاتھ میں کاپی تھی۔

"آرڈر سر"...... ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کان پکڑ لو"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"ج۔ جی۔ صاحب۔ کیا فرمایا آپ نے"...... ویٹر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم شادی شدہ ہو یا کنوارے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ج۔ جی صاحب۔ میں شادی شدہ ہوں جناب۔ مگر"...... ویٹر اس سوال پر اور زیادہ بوکھلا گیا تھا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہارے کان پکڑنے والی موجود ہے۔ چلو ایسا کرو کہ ہوٹل کا جو ویٹر کنوارہ ہو۔ اس کے جا کر کان پکڑ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"م۔ مم۔ مگر۔ سر"...... ویٹر اس قدر بوکھلا گیا تھا کہ اب اس سے بات بھی نہ ہو رہی تھی۔

"ابھی جاؤ۔ ہم نواب صاحب کے مہمان ہیں۔ وہ آئیں گے تو خود ہی آرڈر دیں گے"...... ٹائیگر نے ویٹر کو مشکل سے نکالتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... ویٹر نے جلدی سے کہا اور پھر اس قدر تیزی سے مڑ کر واپس جانے لگا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو نجانے اس پر کیا قیامت ٹوٹ پڑے گی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب لفٹ رکی اور اس میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا

جس کا چوڑا چکلا چہرہ اور سرخ و سفید رنگت دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی نواب احسن نظام خان صاحب ہوں گے۔ان کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا تھری پیس سوٹ تھا۔ان کے ساتھ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی جس نے مقامی لباس ہی پہنا ہوا تھا البتہ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔لفٹ سے اترتے ہی ان کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہی پڑی تھیں اور عمران نے نہ صرف اس لڑکی بلکہ نواب صاحب کو بھی چونکتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ دونوں تیزی سے اس میز کی طرف ہی بڑھے تھے جس پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔جب وہ قریب آئے تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور ظاہر ہے اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی کھڑا ہو گیا۔

"ہمیں نواب احسن نظام خان کہتے ہیں اور یہ ہماری صاحبزادی ہیں رافی"...... نواب صاحب نے عمران اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران کے عقب میں کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے دوست ہیں عبدالعلی اور یہ ہمارے باڈی گارڈز ہیں۔جوزف اور جوانا"...... عمران نے بڑے مہذب انداز میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور نواب صاحب نے بڑے پرجوش انداز میں عمران اور ٹائیگر سے مصافحہ کیا جبکہ رافی نے صرف سلام کیا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔میز کی

ایک سمت عمران اور ٹائیگر تھے جبکہ دوسری طرف نواب صاحب اپنی صاحبزادی سمیت بیٹھے تھے۔

"تم عبدالرحمن کے صاحبزادے ہو"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔اگر آپ کو کوئی شک ہو تو بے شک آپ ڈیڈی سے کنفرم کر سکتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو نواب صاحب بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ رافی بڑی مترنم آواز میں ہنس دی تھی۔

"کنفرمیشن کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ تم میں عبدالرحمن کی جھلکیاں موجود ہیں لیکن یہ باڈی گارڈز تم نے ساتھ کیوں رکھے ہوئے ہیں۔کیا تمہیں کسی سے کوئی خطرہ ہے"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں باڈی گارڈز اماں بی کی طرف سے رکھے گئے ہیں۔انہیں ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ ان کے معصوم اور بھولے بھالے صاحبزادے کو کوئی محترمہ اچک کر نہ لے جائے"...... عمران نے جواب دیا تو نواب صاحب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"آپ اتنے بھولے بھالے بھی نہیں لگتے۔جتنے آپ کی اماں بی آپ کو سمجھتی ہیں"...... اس بار رافی نے براہ راست عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جتنا بھی لگتا ہوں اماں بی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ان کا کہنا ہے

کہ کنوارے لڑکے کی عزت کسی لڑکی سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار رافی کے ساتھ ساتھ نواب صاحب بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہت خوب۔ تم واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ مجھے عبدالرحمن نے بتایا تھا کہ تم کوٹھی کی بجائے کسی معمولی سے فلیٹ میں رہتے ہو"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ویٹر کو اشارہ سے بلایا اور اسے جوس لانے کا کہہ دیا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے درست فرمایا ہے۔ انتہائی معمولی سا فلیٹ ہے۔ بہت ہی تنگ سا ہے۔ خاص طور پر اس کی سیڑھیاں تو اس قدر تنگ ہیں کہ مجھے بھی ٹیڑھا ہو کر اوپر جانا پڑتا ہے"...... عمران نے اسی طرح بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ وہاں کیوں رہتے ہیں۔ کوٹھی میں کیوں نہیں رہتے"۔ اس بار رافی نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل جدید ڈیزائن سے وحشت ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے آدمی کسی رہائش گاہ کی بجائے کسی کلب میں رہ رہا ہو"۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار رافی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ بہرحال تمہارا شغل کیا ہے"...... نواب صاحب مکمل انٹرویو کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

"آپ کو ڈیڈی نے نہیں بتایا"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں اس طرح کہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس کے شغل

کے بارے میں سر عبدالرحمن نے انہیں کچھ نہ بتایا ہوگا۔

"انہوں نے تو بتایا تھا کہ تم کوئی کام نہیں کرتے۔ بس آوارہ گردی کرتے رہتے ہو"...... نواب صاحب نے جواب دیا۔

"اب کیا کہوں نواب صاحب۔ میں نے تو ڈیڈی کو کئی بار سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آوارہ گردی بھی ایک کام ہوتا ہے۔ بڑی محنت کا کام ہے لیکن وہ اسے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے آوارہ گردی کتنا بڑا اور محنت طلب کام ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو نواب صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہاں۔ واقعی کام تو محنت طلب ہے لیکن تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے آکسفورڈ سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ تم کوئی اچھا سا عہدہ کیوں نہیں حاصل کر لیتے"...... نواب صاحب نے کہا۔

"اچھا عہدہ سفارش سے ملتا ہے اور ڈیڈی سفارش کے قائل ہی نہیں ہیں اور ڈیڈی کے علاوہ میرا کوئی اور بڑا آدمی واقف ہی نہیں ہے کہ اس سے سفارش کرا سکوں۔ اس لئے مجبوری ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے جوس کے گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میرے یہاں اعلیٰ حکام سے تعلقات ہیں۔ میں بات کروں گا"...... نواب صاحب نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کن اعلیٰ حکام سے آپ کے تعلقات ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں وزارت خارجہ کے سیکرٹری ہیں سر سلطان۔ان سے میرے دیرینہ تعلقات ہیں۔میں ان سے بات کروں گا"...... نواب صاحب نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سر سلطان سے میں کئی بار بات کر چکا ہوں۔وہ ڈیڈی کے بھی دوست ہیں لیکن سر سلطان کا کہنا ہے کہ وہ پہلے میری ڈگریاں چیک کرائیں گے اور یہی بات مجھے منظور نہیں ہے"...... عمران نے بھی جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔کیا مطلب" نواب صاحب نے چونک کر کہا۔رافی بھی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"اب آپ سے کیا چھپانا ہے۔ڈگریاں ہی ایسی ہیں"...... عمران نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"ایسی ہیں۔کیا مطلب۔کیا تم نے ڈاکٹریٹ نہیں کی ہوئی"...... نواب صاحب کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے تو کی ہوئی ہے لیکن آکسفورڈ یونیورسٹی والے مجھے ڈاکٹر ہی نہیں مانتے تھے چنانچہ مجبوراً مجھے کچھ دے دلا کر ڈگری حاصل کرنا پڑی"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔آکسفورڈ کی ڈگری دے دلا کر کیسے مل سکتی

ہے اور وہ بھی ڈاکٹریٹ کی۔کیا تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو"...... نواب صاحب کے لہجے میں اب تلخی عود کر آئی تھی۔

"میں نے آپ کی ڈگری پر تو کوئی اعتراض نہیں کیا جناب۔میں تو اپنی بات کر رہا ہوں۔آکسفورڈ یونیورسٹی ہو یا کوئی بھی یونیورسٹی ہو، بغیر دیئے ڈگری کون دیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... نواب صاحب نے اور زیادہ اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی پلیز۔عمران صاحب ہمارے مہمان ہیں"...... اس بار رافی نے باپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن یہ عجیب باتیں کیوں کر رہا ہے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آکسفورڈ جیسی یونیورسٹی سے دے دلا کر ڈگری حاصل کر لی جائے"۔ نواب صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔پلیز۔ڈیڈی ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں"۔رافی نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔نواب صاحب ہیں۔بلڈ پریشر ہائی ہی ہو گا۔غریب ہوتے تو یقیناً لو بلڈ پریشر ہوتا"...... عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی اٹل حقیقت بیان کر رہا ہو۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔نانسنس۔یو فول"...... نواب صاحب نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ان کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے

تھے۔

"ڈیڈی۔ پلیز۔ اپنے آپ کو سنبھالیئے"...... رانی نے جلدی سے نواب صاحب کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ بھلا میری یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ میں ایسی گستاخی کر سکوں۔ امتحان تو دینا ہی پڑتا ہے پھر ہی ڈگری ملتی ہے۔ بغیر امتحان دیئے کون ڈگری دیتا ہے"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو رانی بے اختیار ہنس پڑی جبکہ نواب صاحب کے چہرے پر بھی یکلخت مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اوہ۔ تو تم امتحان دینے کی بات کر رہے تھے۔ میں سمجھا تمہارا مطلب رشوت وغیرہ سے تھا"...... نواب صاحب نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"رشوت۔ لاحول ولاقوۃ۔ ڈیڈی اور رشوت دیں۔ وہ تو شاید رشوت کو دنیا کا سب سے بڑا گناہ سمجھتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے آپ نے اپنے ڈیڈی کو بتائے بغیر ہی چکر چلا دیا ہو"...... اس بار رانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب عمران کی ٹائپ کو سمجھ چکی تھی اس لئے اب وہ انجوائے کر رہی تھی۔

"میں تو طالب علم تھا اور آپ خود جانتی ہیں کہ طالب علم کے پاس سوائے طلب کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یونیورسٹی سے وہ علم طلب کرتا رہتا ہے اور گھر سے رقم۔ اب بھلا جو خود طلب کر رہا ہو۔ اس کے

پاس دینے کے لئے کیا ہو سکتا ہے۔ سوائے امتحان کے۔ آپ بھی طالب علم ہیں۔ نواب صاحب کے بارے میں تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ طالب علم رہے ہیں یا بطور نواب انہیں طالب علم ہونے کی ضرورت ہی نہ رہی ہو"...... عمران نے بڑی گہری بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں جاہل نہیں ہوں۔ سمجھے میں نے گریجوایشن کیا ہوا ہے اور جس زمانے میں میں نے گریجوایشن کی تھی ان دنوں گریجوایشن کی قدر تمہاری ڈاکٹریٹ سے زیادہ ہوا کرتی تھی"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ واقعی ذہین آدمی تھے کہ عمران کی گہری بات کو فوراً سمجھ گئے تھے۔

"گریجوایٹ۔ یعنی بیچلر کی ڈگری"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بیچلر آف آرٹس۔ لیکن میرے مضامین میں سائیکلوجی بھی شامل تھی"...... نواب صاحب نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آج کل ڈکشنریوں میں تو بیچلر کا معنی کنوارہ لکھا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تو آپ کی صاحبزادی۔ بہرحال کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے زمانے میں اس کا معنی کچھ اور ہو اور اب بدل گیا ہو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو نواب صاحب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"خوب۔ بہت خوب۔ تم واقعی انتہائی دلچسپ اور گہری باتیں کرتے ہو۔ ہمیں تم سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ رانی یہاں اکیلی بے حد بور ہو رہی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم اسے کمپنی دو تو

اس کی بوریت یقیناً دور ہو جائے گی"...... نواب صاحب نے اس بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمپنی ۔ یعنی ایک دو عہدے بھی نہیں ۔ پوری کمپنی ۔ لیکن میں تو خود بیروزگار ہوں نواب صاحب ۔ مس رافی کو کمپنی کیسے دے سکتا ہوں"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا تو رافی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ نواب صاحب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تم خطرناک حد تک دلچسپ بات کرتے ہو ۔ رافی کی طبیعت بھی تمہاری طرح ہے ۔ اس لئے اب تم دونوں بیٹھو ۔ میں واپس کمرے میں جا رہا ہوں ۔ میرے آرام کرنے کا وقت ہے"...... نواب صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ تیزی سے مڑے اور لفٹ کی طرف بڑھ گئے ۔ عمران اور رافی چونکہ نواب صاحب کے اٹھتے ہی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ظاہر ہے ٹائیگر بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا اس لئے انہیں دوبارہ بیٹھنا پڑا ۔ رافی کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھر آئی تھی ۔ شاید اسے بھی معلوم تھا کہ نواب صاحب اس کا رشتہ عمران سے کرنا چاہتے ہیں اور ان کے اس طرح انہیں اکیلے چھوڑ کر جانے کا مطلب ہے کہ انہوں نے یہ رشتہ منظور کر لیا ہے ۔

"عمران صاحب ۔ آپ کی والدہ بے حد شفیق خاتون ہیں ۔ میں ان سے ملی ہوں ۔ مجھے انہوں نے بے حد پیار کیا ۔ میری والدہ میرے بچپن

میں ہی وفات پا گئی تھیں ۔ اس لئے مجھے والدہ کی شفقت اور پیار نہ مل سکا تھا ۔ آپ کی والدہ سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے"۔ رافی نے بڑے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی شفقت بڑی مضبوط بھی ہے ۔ سر کی ہڈیاں کئی روز تک درد کرتی رہتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شفقت مضبوط ۔ سر کی ہڈیاں درد کرتی رہتی ہیں ۔ کیا مطلب"...... رافی نے چونک کر کہا۔

"ان کی شفقت جب عروج پر آتی ہے تو وہ جوتی اتار کر میرے سر پر مارنا شروع کر دیتی ہیں اور جوتی وہ ہمیشہ ایسی پہنتی ہیں کہ سر تو ٹوٹ سکتا ہے لیکن جوتی نہیں ٹوٹ سکتی"...... عمران نے جواب دیا تو رافی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب ۔ آپ کو کنٹرول میں رکھنے کا واقعی صحیح طریقہ بھی یہی ہے"...... رافی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ اچانک رافی کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے ۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے تھے اور چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا ۔ اس کی نظریں گیٹ پر جمی ہوئی تھیں ۔

"کیا ہوا ۔ خیریت ۔ کیا کوئی دورہ تو نہیں پڑ گیا آپ کو ۔ میرا مطلب ہے وہ مرگی ٹائپ کا دورہ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے ہزار بار ڈیڈی سے کہا ہے کہ وہ اراضی فروخت کر دیں ۔

ہم نے کیا کرنا ہے اسے رکھ کر ۔ لیکن وہ میری بات مانتے ہیں نہیں اور
یہ لوگ ...... یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ پلیز عمران صاحب ۔ آپ
ڈیڈی کو سمجھائیں ۔ پلیز ۔ ورنہ "...... اچانک رانی نے انتہائی پریشان
سے لہجے میں کہا ۔

" کیا مطلب ۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ۔ کونسی اراضی اور کون
لوگ "...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دو لمبے تڑنگے مقامی آدمی جن کے جسموں پر تو
تھری پیس سوٹ تھے لیکن وہ چہرے مہرے اور چال ڈھال سے غنڈے
ہی لگتے تھے ۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ان کی میز کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے
اور رانی کی نظریں ان پر ہی جمی ہوئی تھیں اور جیسے جیسے وہ قریب آتے
جا رہے تھے رانی کے چہرے کا رنگ زرد پڑتا جا رہا تھا ۔

" ہاں ۔ کیا فیصلہ کیا ہے نواب صاحب نے "...... ان میں سے
ایک نے قریب آکر بڑے جھٹکے دار لہجے میں رانی سے مخاطب ہو کر کہا
انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا
جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہوں ۔

" مم ۔ مم ۔ میں انہیں سمجھا رہی ہوں ۔ پلیز آپ ایک دو دنوں کی
مہلت اور دے دیں ۔ پلیز "...... رانی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں
کہا ۔

" او کے ۔ کل شام تک ہم اور مہلت دے دیتے ہیں لیکن یہ آخری
مہلت ہو گی ۔ نواب صاحب کو بتا دینا "...... اس آدمی نے اسی طرح

جھٹکے دار لہجے میں کہا اور پھر کاندھے اچکاتا ہوا وہ واپس مڑ گیا ۔ اس نے
اچٹتی ہوئی نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر واپس مین
گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔

" یہ کون لوگ ہیں ۔ کیا کوئی خاص معاملہ ہے "...... عمران نے
ان کے جانے کے بعد رانی سے مخاطب ہو کر کہا تو رانی نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا ۔

" ہم بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں عمران صاحب ۔ ہماری جاگیر
میں ایک جنگل آتا ہے ۔ خاصا وسیع و عریض جنگل ہے ۔ یہ لوگ ڈیڈی
سے ملے اور انہوں نے کہا کہ ان کا تعلق کسی انتہائی خطرناک تنظیم
سے ہے ۔ انہوں نے بقول ان کے اس جنگل میں اپنا خفیہ اڈہ بنایا ہوا
ہے اور انہوں نے ڈیڈی سے کہا کہ ان کا باس یہ جنگل ان سے باقاعدہ
خرید کرنا چاہتا ہے اور اس کے معاوضے میں انہوں نے ایک معمولی سی
رقم کی آفر کی ۔ ڈیڈی کی طبیعت کو اب آپ کسی حد تک سمجھ گئے ہوں
گے انہوں نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ انہیں دھمکی دی کہ اب اگر
انہوں نے بات کی تو وہ پولیس کو اطلاع کر دیں گے جس پر انہوں نے
حویلی کے ایک ملازم کو گولی مار دی اور دھمکیاں دیتے ہوئے واپس
چلے گئے ۔ ڈیڈی نے پولیس کو اطلاع دی ۔ اعلیٰ حکام سے بات کی لیکن
کچھ بھی نہ ہوا ۔ پھر ان لوگوں کی طرف سے مسلسل دھمکیاں ملنی
شروع ہو گئیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ڈیڈی اور مجھے بھی
ہلاک کرنے کی دھمکیاں دیں ۔ جس پر ڈیڈی کو لے کر میں حویلی چھوڑ

کر یہاں ہوٹل میں آ گئی۔ لیکن یہ لوگ یہاں بھی پہنچ گئے۔ میں نے
ڈیڈی کی منت کی ہے کہ وہ ان خطرناک لوگوں کے منہ نہ لگیں۔
لیکن ڈیڈی کو بھی ضد ہو گئی ہے۔ اب آپ کے سامنے وہ دھمکی دے
گئے ہیں۔ آپ پلیز ڈیڈی کو سمجھائیں"...... رافی نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں۔ کیا یہاں جام نگر کے مقامی غنڈے
ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی تنظیم خطرناک ہے
اور پورا پاکیشیا ان کے قبضے میں ہے"...... رافی نے جواب دیا۔ اسی
لئے عمران نے قریب سے گزرنے والے ایک ادھیڑ عمر ویٹر کو بلایا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں آدمی جو ابھی ہماری میز پر آئے تھے ان کے متعلق جانتے
ہو"...... عمران نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر
رکھتے ہوئے کہا۔

"ج۔ جناب۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہارڈ راک گروپ
کے آدمی ہیں جناب۔ پورے جام نگر میں ان کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں
ہوتا۔ بس جناب۔ میں اتنا ہی بتا سکتا ہوں۔ میں غریب آدمی
ہوں"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے مڑنے لگا۔

"ٹھہرو"...... عمران نے کہا اور ویٹر مڑ آیا۔ لیکن اس کے چہرے پر
شدید خوف کے تاثرات تھے۔

"ان دونوں کے نام اور ان کا اڈہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ج۔ جی"...... ویٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک اور
بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"جی۔ زیٹو کلب ان کا اڈہ ہے۔ ان میں سے ایک کا نام مجھے معلوم
ہے۔ جو مس صاحبہ سے باتیں کر رہا تھا اس کا نام زیٹو ہے اور یہی اس
کلب کا مالک ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ بے شمار قتل کر رکھے
ہیں اس نے"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ
گیا۔

"دیکھا تم نے عمران۔ یہ کس قدر خطرناک لوگ ہیں۔ پلیز ڈیڈی
کو سمجھاؤ"...... اب رافی نے سارے تکلفات بالائے طاق رکھتے ہوئے
انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مس رافی۔ اس طرح ان غنڈوں
کے سامنے سر جھکا دینا غلط ہے۔ آپ ہمیں پہلے بتا دیتیں تو یہ اپنی
ٹانگوں پر چل کر یہاں سے واپس نہ جاتے۔ ہم نے تو اس لئے مداخلت
نہ کی کہ ہمیں اصل حالات کا علم ہی نہ تھا لیکن اب آپ بے فکر رہیں۔
آپ اپنے کمرے میں جائیں۔ ہم تھوڑی دیر بعد آئیں گے"...... عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ پلیز۔ پلیز۔ آپ کوئی ایسا کام نہ کیجئے جس سے ہمارے لئے
خطرہ اور بڑھ جائے"...... رافی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔آپ فکر مت کریں ۔کچھ نہیں ہوگا ۔آپ اپنے کمرے میں جائیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ وہاں اس کلب میں جارہے ہیں ۔اگر ایسی بات ہے تو پھر میں آپ کے ساتھ جاؤں گی ۔اگر آپ ہماری خاطر اس جلتی آگ میں کودنا چاہتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے کمرے میں بیٹھے رہیں"۔رانی نے یکلخت بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔آئیے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا ۔رانی بھی اس کے ساتھ تھی جبکہ ٹائیگر جوزف اور جوانا خاموشی سے ان کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے ۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک بھاری جسامت اور چوڑے چہرے والے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔افضل خان بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا۔

"راشد بول رہا ہوں ہوٹل پرنس سے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے ۔کیوں فون کیا ہے"...... افضل خان کا لہجہ اور بھاری ہوگیا۔

"ایک خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں"...... راشد نے جواب دیا ۔

"خطرہ ۔کیسا خطرہ۔کھل کر بات کرو"...... افضل خان کے لہجے میں حیرت تھی ۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ نواب احسن نظام اپنی بیٹی رانی کے ساتھ پرنس ہوٹل میں مقیم ہیں۔ آج ان سے ملنے دارالحکومت کا ایک آدمی آیا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ اس کے ساتھ دارالحکومت کا مشہور غنڈہ ٹائیگر بھی تھا اور دو دیو قامت ایکریمی سیاہ فام بھی تھے۔ جو اس عمران کے باڈی گارڈز بنے ہوئے تھے اور یہ عمران سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا بڑا گہرا دوست ہے اور بظاہر یہ ایک احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن دارالحکومت کے بڑے بڑے غنڈے اس سے دبتے ہیں۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کا اکلوتا بیٹا ہے۔ وہ رانی کے ساتھ ہوٹل کے ہال میں بیٹھا تھا۔ زیٹو اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچا اور اس نے ان کے سامنے رانی کو دھمکیاں دیں اور واپس چلا گیا۔ اس وقت نواب صاحب ہال میں موجود نہ تھے۔ زیٹو اور اس کے ساتھی کے جانے کے بعد عمران نے ہوٹل کے ویٹر کو بلا کر اس سے پوچھ گچھ کی اور اسے بڑی مالیت کے نوٹ دیئے۔ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا میں نے بعد میں اس ویٹر سے بات کی تو اس نے بتا دیا کہ وہ زیٹو کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور ویٹر نے اسے زیٹو اور اس کے کلب کے بارے میں بتا دیا ہے اور اب وہ رانی سمیت زیٹو کلب گئے ہیں۔ میں نے وہاں پہلے فون کیا تو معلوم ہوا کہ زیٹو وہاں موجود نہیں ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... راشد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس میں خطرے والی کون سی بات ہے۔ یہ بتاؤ"...... افضل

خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی عمران اگر ہارڈراک کے پیچھے لگ گیا تو انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... راشد نے جواب دیا تو افضل خان بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"ہارڈراک کے لئے خطرناک۔ کیسی بچگانہ بات کر رہے ہو۔ میرا خیال ہے تم نے آج شراب زیادہ پی لی ہے"...... افضل خان نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"آپ کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ راجر سے بات کر لیں۔ وہ اس سے واقف ہے۔ وہ دارالحکومت میں کافی عرصہ گزار چکا ہے پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں"...... راشد نے جس لہجے میں بات کی اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے افضل خان کی بات بے حد ناگوار گزری ہے۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لوں گا"...... افضل خان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"افضل خان بول رہا ہوں۔ راجر سے بات کراؤ"...... افضل خان نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ راجر بول رہا ہوں خان صاحب ۔ خیریت ۔ کیسے فون کیا"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجے میں بے تکلفی تھی ۔

" دارالحکومت کے کسی علی عمران کو جانتے ہو"...... افضل خان نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں ۔ یہ نام تمہاری زبان پر کیسے آگیا"...... راجر نے چونکے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیوں ۔ یہ نام میری زبان پر کیوں نہیں آسکتا"...... افضل خان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" جرائم پیشہ افراد کے لئے تو یہ نام موت کے فرشتے کا ہے خان صاحب"...... راجر نے کہا تو افضل خان بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں"...... افضل خان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" پہلے تم بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے ۔ پھر میں تمہیں تفصیل بتاؤں گا"...... راجر نے کہا اور افضل خان نے راشد کے فون کے بارے میں تفصیلات بتا دیں ۔

" اوہ ۔ راشد نے درست کہا ہے افضل خان ۔ وہ واقعی ہارڈ راک کے لئے موت کا فرشتہ ہی ثابت ہوگا ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے چیف کو فوری مشورہ دو کہ وہ تنظیم کو مکمل طور پر کیمو فلاج کر کے ملک سے باہر چلا جائے اور نواب سے بھی دوبارہ کنٹیکٹ نہ کرے ۔ ورنہ پوری

تنظیم قبروں میں اتر جائے گی"...... راجر نے تیز لہجے میں کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہ ایک آدمی کے لئے ہارڈ راک کو ختم کر دیا جائے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کیا تم ہارڈ راک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ ایک آدمی تو کیا ۔ پورے پاکیشیا کی فوج بھی ہارڈ راک کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی"۔ افضل خان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے جو مشورہ دیا ہے وہ انتہائی خلوص اور نیک نیتی سے دیا ہے ۔ سمجھے ۔ اس کے بعد تم کیا کرتے ہو یا تمہارا چیف کیا کرتا ہے مجھے اس سے غرض نہیں ہے"...... اس بار راجر کے لہجے میں تلخی تھی ۔

" او کے ۔ شکریہ ۔ میں دیکھ لوں گا اس عمران کو"...... افضل خان نے بھی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ ہیڈ کوارٹر"...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی ۔

" افضل خان بول رہا ہوں"...... افضل خان نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ایک آدمی جام نگر آیا ہوا ہے ۔ اس کا نام علی عمران ہے ۔ اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی اور دو دیو قامت سیاہ فام ایکریمی ہیں ۔ راشد سے اس کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لو اور ہارڈ راک کے تمام کلنگ ایجنٹوں کو فوری احکامات دے دو کہ اس علی عمران اور اس کے

ساتھیوں کے لئے جنرل کلنگ آرڈر جاری کر دیا گیا ہے ۔اسے جہاں بھی دیکھا جائے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا جائے "...... افضل خان نے تیز و تند لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور افضل خان نے رسیور رکھ دیا۔

" ہونہہ ۔موت کا فرشتہ ۔میں دیکھتا ہوں مزید کتنے سانس لے سکتا ہے یہ موت کا فرشتہ "...... افضل خان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تپائی پر رکھے ہوئے رسالوں کے بنڈل میں سے ایک رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنے میں مصروف ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہوں ۔

زیٹو کلب سے کچھ فاصلے پر ایک ریستوران میں عمران جوزف اور جوانا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ۔رانی بھی اس کے ساتھ تھی جبکہ ٹائیگر زیٹو کلب گیا ہوا تھا ۔ عمران براہ راست زیٹو کلب جانے کی بجائے پہلے یہاں آگیا تھا ۔وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ زیٹو وہاں موجود ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس پوزیشن میں ہے اور اس مقصد کے لئے اس نے ٹائیگر کو وہاں بھیجا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جس انداز کا یہ آدمی زیٹو ہے اس کا کلب بھی اسی انداز کا ہو گا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ رانی کے سامنے وہاں قتل وغارت کرے ۔اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ زیٹو کے بارے میں معلومات حاصل کرے پھر اسے اغوا کرائے اور اس کے بعد اطمینان سے اس سے ساری معلومات حاصل کر لی جائیں اور اس کام کے لئے ٹائیگر بے حد مناسب آدمی تھا ۔وہ سب وہاں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے ۔تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آگیا ۔

"زیٹو ابھی تک کلب واپس نہیں پہنچا"...... ٹائیگر نے ان کے ساتھ ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے اس کلب کی"...... عمران نے کہا۔

"تھرڈ کلاس غنڈوں کی اکثریت ہے وہاں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ پتہ چلا کہ زیٹو کس وقت واپس آئے گا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"اس کا کچھ معلوم نہیں لیکن میں یہ معلوم کر آیا ہوں کہ زیٹو بذات خود کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس کی پشت پر اصل آدمی افضل خان ہے جو کسی سمگلنگ ریکٹ کا سربراہ ہے اور جام نگر کا سب سے بڑا غنڈہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پاس پیشہ ور قاتلوں کا پورا گروہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ افضل خان کی مرضی کے بغیر پورے جام نگر میں کبھی کوئی جرم نہیں ہو سکتا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس افضل خان کا کوئی اتہ پتہ"...... عمران نے پوچھا۔

"گرین وڈ ہوٹل اس کا خاص اڈہ ہے۔ لیکن وہ وہاں کسی کے سامنے نہیں آتا۔ البتہ وہاں کا مینجر آصف اس کا خاص آدمی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر زیٹو کا انتظار کرنے کی بجائے اس افضل خان سے مذاکرات ہو جائیں"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"دیکھو عمران۔ میں اب بھی کہتی ہوں کہ تم ان غنڈوں کے منہ نہ

لگو۔ یہ لوگ حد درجہ گھٹیا لوگ ہیں"...... رافی نے ایک بار پھر عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ وہ اب بے تکلفی سے بات کر رہی تھی۔

"مس رافی۔ بہتر یہی ہے کہ تم نواب صاحب کے پاس واپس چلی جاؤ۔ تمہاری وجہ سے ہم لوگ کھل کر ان غنڈوں کو سبق نہیں سکھا پا رہے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ ان غنڈوں کو سیدھا کرنا ہم لوگ اچھی طرح جانتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم میری وجہ سے پریشان ہو رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اب تم سے زیادہ میں خود ان غنڈوں کو سبق سکھاؤں گی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں مارشل آرٹ میں کیمبرج یونیورسٹی کی چیمپئین ہوں۔ میں تو اس لئے ان کے منہ نہ لگنا چاہتی تھی کہ ڈیڈی ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتے"۔ رافی نے اس بار بڑے دبنگ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران ویٹر کو بلا کر بل کی ادائیگی کرتا۔ اچانک ریستوران کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دروازے میں سے دو لمبے قد اور بھاری جسموں کے غنڈے نما آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھاری ریوالور پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے سروں پر سرخ رنگ کے رومال باندھ رکھے تھے۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی ریستوران کے ہال میں موجود لوگ بے اختیار چیخ کر کرسیوں سے اٹھے اور دیواروں کی طرف دوڑنے لگے۔ وہ اس طرح دوڑ رہے تھے جیسے انہیں موت کے فرشتے نظر آ گئے ہوں۔

عمران اور اس کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"یہی گروپ ہے۔بالکل یہی گروپ ہے۔فائر"...... اچانک ایک غنڈے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ریوالور بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف سیدھے کئے اور دوسرے لمحے ریستوران کا ہال بھاری ریوالوروں کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔لیکن چیخیں ان دونوں کے حلق سے برآمد ہوئی تھیں جبکہ فائرنگ جوزف اور جوانا کی طرف سے کی گئی تھی۔وہ دونوں غنڈے بری طرح چیختے ہوئے اپنے ہاتھ جھٹک رہے تھے۔ان دونوں کے ریوالور ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرے تھے۔

"یہاں قتل وغارت نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ دونوں غنڈے ایک جھٹکے سے سیدھے ہوئے۔ان کے چہروں پر غصے کے الاؤ جل رہے تھے۔

"تم ٹھہرو جوزف۔ان مچھروں کے لئے دو شیروں کی ضرورت نہیں ہے"...... جوانا نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا رک گیا۔ان دونوں نے یکلخت اپنی جیبوں سے تیز دھار خنجر نکال لئے لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر دو دھماکے ہوئے اور وہ دونوں ایک بار پھر بری طرح چیختے ہوئے اپنے ہاتھوں کو جھٹکنے لگے۔جوانا نے ایک بار پھر ان پر فائر کھول دیا تھا

اور اس بار بھی اس کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں ان کے خنجروں پر پڑی تھیں اور خنجر ان کے ہاتھوں سے نکل کر ٹکڑوں کی صورت میں چھناکے کی آواز نکالتے ہوئے فرش پر گر گئے تھے اور وہ دونوں ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو جھٹکنے پر مجبور ہو گئے تھے۔اب جوانا ان کے قریب پہنچ گیا تھا۔اس کا ریوالور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر میں غائب ہو گیا تھا۔دوسرے لمحے ان دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جوانا پر بیک وقت حملہ کر دیا۔وہ دونوں خاصے جی دار تھے اور ان کے انداز میں پھرتی کے ساتھ ساتھ مہارت بھی تھی۔لیکن جیسے ہی ان کے جسم اڑتے ہوئے جوانا کی طرف بڑھے، جوانا کا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی ان میں سے ایک کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ اڑتا ہوا ہال کی دیوار سے ایک دھماکے کی طرح جا ٹکرایا جبکہ دوسرے کی گردن پر جوانا کا ہاتھ جم گیا تھا اور وہ آدمی اب ہوا میں اٹھا ہوا اس بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے اس کے جسم کے ایک ایک عضو سے جان نکل رہی ہو۔دیوار سے ٹکرا کر گرنے والا آدمی اب فرش پر کسی مردہ چھپکلی کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔جوانا اس آدمی کو اس طرح ہوا میں اٹھائے واپس مڑا اور اس نے عمران کے سامنے اس آدمی کو لا کر اس طرح فرش پر پٹخ دیا جیسے دھوبی کپڑے دھوتے ہوئے انہیں پتھر پر مارتے ہیں اور وہ آدمی فرش پر گر کر بری طرح چیختا ہوا پھڑک کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اس آدمی کا جسم ایک دھماکے سے واپس فرش پر گرا اور پھر

ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ جو پہلے ہی بری طرح بگڑا ہوا تھا اور زیادہ بری طرح بگڑتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"رس ۔ رستم ۔ رستم"...... اس آدمی کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔

"کس نے بھیجا ہے تمہیں"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"ہیڈ کوارٹر نے ..... ہارڈ راک ہیڈ کوارٹر نے"...... رستم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو ۔ جیسے الفاظ اس کے منہ سے خود بخود پھسلتے ہوئے باہر نکل رہے ہوں۔

"کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم ۔ ہمیں تو بس حکم ملتا ہے اور ہم حکم کی تعمیل کرتے ہیں ۔ ہمیں اس کا معاوضہ مل جاتا ہے"...... رستم نے جواب دیا۔

"کون چیف ہے ہیڈ کوارٹر کا"...... عمران نے پوچھا۔

"افف ۔ افضل خان ۔ افضل خان"...... رستم نے جواب دیا۔

"کیا صرف تمہیں حکم ملا ہے یا اور لوگ بھی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سارے گروپ کو جنرل کلنگ آرڈر ہے"...... رستم نے جواب دیا اور عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں موڑ کر یکلخت اٹھا لیا۔ رستم کا

جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا ریستوران کے ہال میں موت کی سی خاموشی طاری تھی ۔ ہر شخص اس طرح خاموش کھڑا ہوا تھا جیسے ان سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

"آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ رافی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور جوزف اور جوانا، ٹائیگر کے ساتھ عقبی سیٹ پر تھے ۔ رافی کے چہرے پر اب شدید خوف کے تاثرات نظر آ رہے تھے ۔ شاید وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس کارروائی سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"یہ ۔ یہ ۔ تم نے ۔ یہ سب کیسے کر لیا ۔ کیا تم بھی جرائم پیشہ ہو"...... اچانک رافی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم تو کہہ رہی تھیں کہ تم مارشل آرٹ میں چیمپیئن ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ مگر جو کچھ تم لوگوں نے کیا ہے ۔ میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی"...... رافی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو میں تمہیں پرنس ہوٹل ڈراپ کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گی"...... رافی نے جواب دیا۔

"سوچ لو ۔ جنرل کلنگ آرڈر کا مطلب ہے کہ کسی بھی وقت ہم پر

کسی بھی جانب سے گولیوں کی بوچھاڑ کی جا سکتی ہے" .... عمران نے جواب دیا۔

"باس ۔ نواب صاحب کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے" ۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ انہیں اطلاع کر دینی چاہئے بلکہ رافی تم ایسا کرو کہ نواب صاحب کو لے کر فوراً حویلی چلی جاؤ ۔ ہم وہاں تم سے آکر ملیں گے" .... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک چوک پر پہنچ کر اس نے کار کا رخ موڑ دیا۔

"م ۔ م ۔ مگر ۔ میں" .... رافی نے کچھ کہنا چاہا۔

"نہیں رافی ۔ ٹائیگر کی بات درست ہے ۔ اب خوفناک کھیل کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ لوگ انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے ہیں ۔ اس لئے ان کی طرف سے کسی بھی قسم کی انتہائی کارروائی ہو سکتی ہے ۔ اس لئے تم نواب صاحب کو فوراً حویلی لے جاؤ" .... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو رافی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے کار ایک سائیڈ پر موڑ کر روک دی۔

"کیا ہوا ۔ تم نے کار کیوں روک دی ہے" .... رافی نے چونک کر پوچھا۔

"تم ٹیکسی پر بیٹھ کر واپس چلی جاؤ ۔ ہم اس افضل خان پر فوری ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں" .... عمران نے کہا تو رافی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے لگی۔

"اپنی حویلی کا پتہ تو بتا دو" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافی نے مڑ کر اسے پتہ بتا دیا اور پھر نیچے اتر گئی ۔ عقبی سیٹ سے ٹائیگر نیچے اترا اور اس نے وہاں سے گزرنے والی ٹیکسی کو ہاتھ دینا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد ایک ٹیکسی رکی تو ٹائیگر نے رافی کو ٹیکسی میں سوار کرایا اور جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو ٹائیگر آکر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کار کی ڈگی میں ماسک میک اپ باکس موجود ہے ۔ وہ نکال لاؤ ۔ کم از کم حلیے تو تبدیل کر لیں ۔ نجانے کتنے افراد ہماری ناک میں ہوں گے" .... عمران نے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر سیٹ سے نیچے اترا اور کار کی ڈگی کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ماسک میک اپ باکس موجود تھا ۔ اس کے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہی عمران نے کار کا رخ سائیڈ پر موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف موڑ دیا ۔ جھنڈ میں کار روک کر وہ سب نیچے اتر آئے اور پھر عمران نے پہلے اپنے چہرے اور سر پر ماسک چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے تھپتھپا کر اسے ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے جوزف اور جوانا کے چہروں پر بھی ماسک چڑھائے اور ان کو ایڈجسٹ کر دیا ۔ اس دوران ٹائیگر خود ہی اپنے چہرے پر ماسک چڑھا کر اسے ایڈجسٹ کر چکا تھا ۔ اب ان چاروں کے چہرے اور بالوں کے ڈیزائن اور رنگ یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔

"میرا خیال ہے باس کہ ہمیں یہاں پہلے کوئی ٹھکانہ حاصل کر لینا چاہئے اور لباس بھی تبدیل کر لینے چاہئیں ۔ مجھے یہ گیم طویل ہوتی محسوس ہو رہی ہے" .... ٹائیگر نے سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس میں تو خاصا وقت لگ جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"آپ کسی پبلک فون بوتھ کے قریب کار روکیں۔یہاں جام نگر میں ایسے افراد موجود ہیں جو میرا نام سنتے ہی ہمیں سب کچھ مہیا کر دیں گے"....... ٹائیگر نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔آپ آئے تو یہاں کسی اور کام سے تھے لیکن اس چکر میں پھنس گئے۔آپ یہ کام ہم پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ہم اس ہارڈ راک کے ٹکڑے اڑا دیں گے"....... جوانا نے کہا۔

"سوری۔میں سوئمبر خود جیتنا چاہتا ہوں"....... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوئمبر کیا ہوتا ہے"....... جوانا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرانے زمانے کی ایک رسم تھی کہ جب کسی شہزادی کی شادی ہونی ہوتی تو ارد گرد کے سب ملکوں کے شہزادوں اور بہادروں کو کال کر لیا جاتا تھا اور پھر کوئی بہادری کا کام ان کے ذمے لگا دیا جاتا تھا جو جیت جاتا۔اس کے گلے میں شہزادی صاحبہ پھولوں کا ہار ڈال دیتی۔اس طرح اس سے شہزادی کی شادی ہو جاتی تھی۔اسے سوئمبر کہتے تھے"....... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ مس رافی سے شادی کرنا چاہتے ہیں"....... جوانا نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔مس رافی کے سر پر مجھے کھناک دیوتا منڈلاتا نظر آ رہا ہے"....... اچانک جوزف نے عمران کے جواب دینے سے پہلے کہہ دیا۔

"یہ کھناک دیوتا شاید کسی گدھ کی نسل کا ہو گا جو منڈلاتا رہتا ہو گا لیکن مس رافی تو زندہ ہے جبکہ گدھ تو لاشوں پر منڈلاتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کھناک دیوتا موت کے دیوتا کا نائب ہے باس اور وہ سفید گدھ کی شکل کا ہی ہوتا ہے"....... جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر منڈلانے دو اسے۔جب تک رافی زندہ ہے وہ منڈلانے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے اور موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک سائیڈ پر موجود پبلک فون بوتھ کے قریب لے جا کر روک دی۔ٹائیگر کار سے نیچے اترا اور فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر۔یہ لوگ نواب صاحب سے جنگل کیوں خریدنا چاہتے ہوں گے"....... اچانک جوانا نے کہا۔

"نواب صاحب کی جاگیر تاپال کی سرحد پر واقع ہے اور لامحالہ یہ جنگل عین سرحد پر ہو گا اور افضل خان سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے۔اس سے اس کے جنگل خریدنے کا مقصد سامنے آ جاتا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ماسٹر۔ایسی صورت میں اسے جنگل خریدنے کی کیا ضرورت

ہے۔ نواب صاحب نے وہاں جا کر اس کا کیا بگاڑ لینا ہے۔ ویسے بھی وہ ملک سے باہر رہتے ہیں"...... جوانا نے جواب دیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تمہاری بات تو درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں اور کوئی چکر چل رہا ہے۔ اب تو مجھے واقعی اس کیس کی تہہ تک پہنچنا ہوگا ورنہ اب تک تو میرا خیال یہی تھا کہ اس افضل خان کا خاتمہ کر کے معاملہ ختم کر دیں گے۔ یہ لوگ عام سے غنڈے ہیں۔ اپنے چیف کی موت کے بعد خوفزدہ ہو جائیں گے اور نواب صاحب کا پیچھا چھوڑ دیں گے لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے خیال آ رہا ہے کہ صورت حال اتنی سادہ نہیں ہے جتنی میں سمجھ رہا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آگیا۔

"نیشنل کالونی۔ بلاک اے کوٹھی نمبر آٹھ ہمارے لئے بک ہو چکی ہے۔ وہاں ہمارے مطلب کی سب چیزیں بھی موجود ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ اس کے چہرے پر اب تفکر کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہو۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک غیر ملکی بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے چار فون رکھے ہوئے تھے۔ ٹہلتے ہوئے اس کی نظریں بار بار ان فون سیٹوں پر پڑتیں لیکن جب وہ انہیں خاموش دیکھتا تو ایک بار پھر اسی اضطراب اور بے چینی کے عالم میں ٹہلنا شروع کر دیتا۔ چند لمحوں بعد اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی تیز آواز میں بجنے لگی تو وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس راڈرک سپیکنگ"...... غیر ملکی کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"جانسن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ دیر کیوں لگا دی رپورٹ دینے میں"۔ راڈرک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس ۔ کام اب مکمل ہوا ہے ۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے" ۔ دوسری طرف سے جانسن نے جواب دیا ۔

"کیسے ۔ پوری تفصیل بتاؤ" ...... راڈرک نے تیز اور چیختے ہوئے کہا ۔

"افضل خان کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے ۔ آپریشن درست طور پر مکمل ہوا ہے" ...... جانسن نے جواب دیا تو راڈرک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

"تمہیں یقین ہے کہ سب کچھ بالکل اسی طرح ہوا ہے جس طرح میں نے حکم دیا تھا" ...... اس بار راڈرک کے لہجے میں نرمی تھی ۔

"یس باس ۔ آپ کے احکامات کے مطابق آپریشن مکمل کیا گیا ہے" ...... دوسری طرف سے جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"او کے" ...... راڈرک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ گھوم کر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا ۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ چیف آف ہارڈراک کالنگ ۔ اوور" ...... اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی ۔

"یس ۔ ایس ۔ ون اٹنڈنگ یو ۔ اوور" ...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"ایس ۔ ون ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ عمران ہمارے خلاف حرکت میں آگیا ہے ۔ اس لئے میں نے پاکیشیا کا سیٹ اپ مکمل طور پر آف کر دیا ہے ۔ تم ایسا کرو کہ پاکیشیا ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر کیمو فلاج کر دو ۔ یہ عمران یقیناً ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں سائٹ ون پر آئے گا ۔ اسے وہاں سے کسی قسم کا کلیو نہیں ملنا چاہئے ۔ اوور" ...... راڈرک نے کہا ۔

"لیکن باس یہاں تو تھرڈ آپشن پر انتہائی اہم کام ہو رہا ہے ۔ سارا کام فوری طور پر ختم کرنا ہو گا ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے ایس ۔ ون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ہاں ۔ بند کر دو ۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو جائے ۔ جب عمران واپس چلا جائے گا تو ہم اسے دوبارہ آن کر لیں گے اوور" ...... راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"لیکن باس ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس آدمی کا ہی خاتمہ کر دیا جائے ۔ اوور" ...... ایس ۔ ون نے جھجکتے ہوئے کہا ۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ایس ۔ ون ۔ عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ۔ اس عمران کے ختم ہوتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس فوری طور پر حرکت میں آجائے گی اور پھر نہ صرف ہمارا پاکیشیا کا سیٹ اپ بلکہ ناپال کا سیٹ اپ بھی ختم ہو جائے گا ۔ اس لئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو ۔ اوور" ...... راڈرک نے اس بار سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

"یس باس ۔ لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ سپیشل سرنگ کے ذریعے اس پراجیکٹ کو ناپال سیکشن میں ٹرانسفر کر دیں ۔ اس کام میں زیادہ سے زیادہ بیس بائیس گھنٹے لگ جائیں گے لیکن اس طرح کام تو ہوتا رہے گا ۔ اوور" ...... ایس ۔ ون نے کہا ۔

"چلو ایسا کر لو ۔ لیکن پھر وہاں کوئی کلیو باقی نہیں رہنا چاہئے ۔ کسی قسم کا کلیو بھی ۔ کیونکہ اگر اسے معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو وہ ناپال بھی پہنچ جائے گا ۔ اوور" ..... راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔ پاکیشیا ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جائے گا ۔ اوور" ...... ایس ۔ ون نے کہا ۔

"او کے ۔ ابھی سے کام شروع کر دو ۔ اوور اینڈ آل" ...... راڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔

قدیم طرز کی حامل وسیع و عریض لیکن انتہائی شاندار حویلی کے بڑے کمرے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا ۔ وہ سب ابھی اس جنگل کا دورہ کر کے آئے تھے جسے ہارڈ راک نواب صاحب سے خریدنا چاہتی تھی ۔ ملازم انہیں یہاں بٹھانے کے بعد نواب صاحب اور رانی کو ان کی واپسی کی اطلاع دینے گیا ہوا تھا ۔ عمران کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا ۔

"باس ۔ افضل خان کی موت اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے سارا سیٹ اپ ہی ختم کر دیا ہے" ...... ٹائیگر نے کہا ۔

"ہاں اور اس جنگل میں بھی کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ جس سے معلوم ہوتا کہ ان لوگوں کا وہاں اڈہ ہے اور یہی بات مجھے کھٹک رہی ہے" ...... عمران نے جواب دیا ۔

"ہو سکتا ہے باس کہ ابھی انہوں نے وہاں اڈہ نہ بنایا ہو۔ پہلے وہ اسے خریدنا چاہتے ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ نواب صاحب کافی طویل عرصہ کے بعد واپس آئے ہیں۔ ایسے لوگ ان کی آمد کا انتظار نہیں کر سکتے اور جس انداز میں یہ سارا سیٹ اپ ختم کیا گیا ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف ہمارے خوف کی وجہ سے اسے وقتی طور پر آف کر دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ یہ سارے تو عام سے غنڈے ہیں۔ انہیں آپ کے متعلق کیسے معلومات مل سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہی بات تو مجھے کھٹک رہی ہے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کے پس منظر میں ہیں انہیں میرے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے اور یہ لوگ نہیں چاہتے کہ میں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے کام میں مداخلت کرے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات ہماری توقع سے کہیں زیادہ گہرے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور نواب صاحب اور رافی اندر داخل ہوئے عمران ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور ظاہر ہے اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو۔ بیٹھو۔ میں شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے تم لوگوں کو خاصی پریشانی اٹھانی پڑی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے

مجھے خاصا اطمینان ہو گیا ہے"...... نواب صاحب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ہم نے ان کا مکمل بندوبست کر دیا ہے۔ اب وہ لوگ آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ مجھے رافی نے ساری تفصیلات بتا دی ہیں کہ تم کس طرح ان لوگوں سے نمٹے ہو۔ مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ مجھے تم جیسے بہادر اور جی دار نوجوان بے حد پسند ہیں"...... نواب صاحب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ نواب صاحب۔ ویسے اب آپ کا پروگرام کیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں جلد ہی تمہارے ڈیڈی سے ملوں گا۔ اس کے بعد کوئی پروگرام طے کر لیں گے"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ان کے ساتھ بیٹھی ہوئی رافی کے چہرے پر جگمگاہٹ سی بکھر گئی۔

"ڈیڈی کی بجائے اگر آپ اماں بی سے ملیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ڈیڈی تو دوسری شادی کے سخت خلاف ہیں لیکن اماں بی بہرحال ماں ہیں اور مائیں اپنے شوہروں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتیں لیکن اپنے بیٹوں کی دو چھوڑ چار چار شادیوں کی حسرت دل میں لئے رہتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو نواب صاحب کے ساتھ ساتھ رافی

بھی چونک پڑی ۔ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" دوسری شادی ۔ کیا مطلب ۔ کس کی شادی کی بات کر رہے ہو"...... نواب صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اپنی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا تو تم شادی شدہ ہو"...... نواب صاحب کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" اب کیا کہوں ۔ آپ بہرحال اماں بی سے ملیں گے تو وہ آپ کو تفصیل بتا دیں گی"...... عمران نے قدرے شرمیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ لیکن میں اپنی بیٹی کی شادی کسی ایسے شخص سے ہرگز کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں جو پہلے ہی شادی شدہ ہو"...... نواب صاحب کے لہجے میں شدید تلخی ابھر آئی تھی ۔

" تو پھر یہ عبدالعلی ہے ۔ یہ جوزف اور جوانا ۔ یہ تینوں کنوارے ہیں"...... عمران نے کہا تو نواب صاحب بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ان کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" یو نانسنس ۔ تم ۔ تم یہاں میرے ہی گھر میں بیٹھ کر مجھ سے ایسی بات کر رہے ہو ۔ تم نے میری بیٹی کو لاوارث سمجھ رکھا ہے ۔ اگر تم یہاں میرے مہمان نہ ہوتے تو میں تمہیں گولی مار دیتا ۔ نکل جاؤ

یہاں سے فوراً ۔ اسی وقت اور خبردار ۔ اگر آئندہ تم نے ادھر کا رخ کیا ۔ آئی سے گٹ آؤٹ"...... نواب صاحب غصے سے اس بری طرح کانپ رہے تھے جیسے انہیں رعشہ ہو گیا ہو ۔

" ڈیڈی ۔ ڈیڈی پلیز ۔ آپ کا بلڈ پریشر ۔ پلیز ۔ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھیں ۔ عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں"...... رافی نے باپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" نہیں مس رافی ۔ میری بھلا کیا جرات کہ میں بزرگوں کے سامنے مذاق کروں ۔ ویسے آخر اس میں ہرج ہی کیا ہے ۔ عبدالعلی اچھا اور شریف لڑکا ہے ۔ اسی طرح جوزف اور جوانا بھی"...... عمران نے کہا۔

" آئی سے گٹ آؤٹ ۔ گٹ آؤٹ"...... نواب صاحب نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت دھڑام سے کرسی پر بیٹھ گئے ۔ ان کی حالت واقعی تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی تھی ۔

" ڈیڈی ۔ ڈیڈی ۔ پلیز ۔ ڈیڈی"...... رافی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا ۔ عمران نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے نواب صاحب کے منہ سے پانی کا گلاس لگا دیا ۔ نواب صاحب نے لاشعوری طور پر اس طرح پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے اور پانی جیسے ہی ان کے حلق سے اترا ان کی تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گئی ۔

" آئی ۔ ایم ۔ سوری مس رافی ۔ ہم واپس جا رہے ہیں ۔ جو حقیقت

تھی وہ میں نے بتا دی ہے ۔ میں ایسی باتیں چھپانے کا عادی نہیں ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"دفع ہو جاؤ اپنی حقیقت سمیت"...... رانی نے بھی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن عمران نے پلٹ کر کچھ نہ کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار حویلی سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"باس ۔ آپ کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی ۔ کسی اور طریقے سے بھی تو انکار کیا جا سکتا تھا"...... ٹائیگر نے قدرے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کے اس جھوٹ سے دلی تکلیف پہنچی تھی۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو ۔ تو ۔ مگر آپ کی شادی ۔ کیا مطلب باس"...... ٹائیگر بری طرح گڑبڑا گیا تھا۔

"تو کیا ہوا ۔ کیا مردوں کی دوسری شادیاں نہیں ہوا کرتیں ۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ماسٹر کیا واقعی آپ نے شادی کر رکھی ہے ۔ مگر ہمیں تو آج تک معلوم ہی نہیں ہوا"...... اس بار جوانا کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں نے شادی کر رکھی ہے ۔ میں خفیہ شادی کا قائل ہی نہیں ہوں ۔ میرے نقطہ نظر سے خفیہ شادی کو شادی

کہا ہی نہیں جا سکتا ۔ شادی کا مطلب ہی یہی ہے کہ اسے کھلے عام کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا علم ہو سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے دوسری شادی کی بات کیوں کی"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ ٹائیگر خاموش تھا۔

"اس لئے کہ دوسری شادی ہو سکے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسری تو تب ہو سکتی ہے جب پہلی شادی ہو چکی ہو"...... جوانا بھی بحث پر اتر آیا تھا۔

"پہلی شادی اگر نہ ہو سکے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آدمی دوسری شادی ہی نہ کرے"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا ۔ عمران بیک مرر میں اس کے چہرے پر نظر آنے والی شدید حیرت کو بخوبی دیکھ رہا تھا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ماسٹر ۔ ابھی آپ کی پہلی شادی نہیں ہوئی اور آپ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ یہی مطلب ہے نا ۔ مگر"...... جوانا نے اٹک اٹک کر کہا ۔ شاید شدید حیرت کی وجہ سے وہ پوری طرح اپنی بات نہ کر پا رہا تھا۔

"میں سمجھ گیا ہوں باس نے نواب صاحب اور رانی سے جان چھڑانے کے لئے دوسری شادی کی بات کر دی ہے"...... ٹائیگر عمران کے بات کرنے سے پہلے ہی بول پڑا۔

"میں نے تو آفر کر دی تھی کہ پہلی شادی کے تین امیدوار موجود ہیں ۔ لیکن اب کیا کروں ۔ تمہاری قسمت میں شاید پہلی شادی ہی نہیں ہے اور میری قسمت میں دوسری" .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور اگر باس ۔ نواب صاحب جوزف یا جوانا کو داماد بنانے پر تیار ہو جاتے تو پھر" .... ٹائیگر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا۔ کم از کم چھوہارے تو کھانے کو ملتے ۔ اب تو چھوہارے کھانے کو بھی ترس گئے ہیں" .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ماسٹر۔ اب اس ہارڈ راک کا کیا ہو گا" .... جوانا نے اچانک کہا وہ شاید موضوع بدلنا چاہتا تھا۔

"ہونا کیا ہے ۔ ٹائیں ٹائیں فش ۔ اماں بی کو جا کر رپورٹ دے دوں گا کہ نواب صاحب اور رافی کے پیچھے غنڈے لگے ہوئے ہیں کیونکہ رافی یونیورسٹی میں مارشل آرٹ کی چیمپیئن ہے اور اماں بی کے لئے اتنا ہی کافی ہے ۔ آئندہ وہ رافی کا نام سننا بھی گوارہ نہ کریں گی" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں باس ۔ مارشل آرٹ کا چیمپیئن ہونا بری بات تو نہیں ہے" .... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے نہیں ہے ۔ لیکن اماں بی کے لئے تو کسی کنواری لڑکی کا تیز قدم اٹھا کر چلنا بھی جرم ہوتا ہے جبکہ مارشل آرٹ کی

چیمپیئن لڑکی تو ظاہر ہے ہوا میں اچھل اچھل کر ہاتھ پیر چلاتی ہو گی اور مردوں سے بھی لڑتی رہی ہو گی" .... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ اب آپ اس ہارڈ راک کے بارے میں مزید کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتے" .... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

"کیا اقدام کیا جائے ۔ افضل خان اپنے ہیڈ کوارٹر سمیت ختم ہو گیا جنگل خالی پڑا ہوا ہے ۔ ٹائیگر جنگل چھوڑ کر شہر میں آ بسے ہیں ۔ نواب صاحب نے ہمیں اپنی حویلی سے گٹ آؤٹ کر دیا ہے ۔ اب مزید کرنے کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے" .... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فیاض اپنے دفتر میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور فیاض نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فیاض نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ انٹرکام پر بات کر رہا تھا اس لئے اس نے اپنا نام اور عہدہ بتانے سے گریز کیا تھا ورنہ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنا پورا نام عہدہ اور محکمے کا تعارف ضرور کراتا تھا۔

"میرے دفتر میں آجاؤ"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... فیاض نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر وہ اٹھا۔ سٹینڈ پر ٹنگی ہوئی پی کیپ اٹھا کر اس نے اپنے سر پر رکھی اور اسے

ایڈجسٹ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سر عبدالرحمن کے وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہو رہا تھا۔

"یس سر"...... فیاض نے میز کے قریب جا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... سر عبدالرحمن نے خشک لہجے میں کہا اور فیاض خاموشی سے سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چونکہ اسے سر عبدالرحمن کے ساتھ کام کرتے ہوئے طویل عرصہ گزر گیا تھا اس لئے وہ اب ان کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا اور اس کی ریڈنگ کے مطابق اس وقت سر عبدالرحمن خاصے غصے میں تھے اس لئے اس نے خاموشی سے کرسی پر بیٹھنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔ سر عبدالرحمن چند لمحے غور سے فیاض کو دیکھتے رہے۔ ان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں سے انتہائی سختی کے تاثرات ظاہر ہو رہے تھے۔

"تم نے عمران کی شادی کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا تھا"۔ اچانک سر عبدالرحمن نے کہا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"ج۔ جی۔ جی۔ شادی۔ کیا مطلب۔ عمران کی شادی"...... فیاض کے لئے سر عبدالرحمن کا فقرہ اس قدر غیر متوقع تھا کہ حیرت کی شدت سے اس کے منہ سے فقرہ ہی درست طور پر نہ نکل رہا تھا۔

"بولو۔ جواب۔ دو۔ تم نے مجھے اس راز سے کیوں آگاہ نہیں کیا تھا بولو"...... سر عبدالرحمن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر جناب ۔ اس نے تو شادی ہی نہیں کی ۔ وہ ۔ وہ تو ابھی تک غیر شادی شدہ ہے"...... فیاض نے حیرت کی شدت سے اٹک اٹک کر بولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ مجھے جھوٹ سے کس قدر نفرت ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میں جھوٹ بولنے والے کی زبان اس کی رگوں سے کھینچ لیا کرتا ہوں ۔ اس لئے یہ میری طرف سے لاسٹ وارننگ ہے ۔ جو سچ ہے وہ بتا دو"...... سر عبدالرحمن نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب ۔ اس نے شادی نہیں کی ۔ آپ کو کسی نے غلط خبر دی ہے"...... فیاض نے اس بار قدرے سنبھلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے اپنے آپ کو نہ سنبھالا تو سر عبدالرحمن کا غصہ مزید بڑھ جائے گا۔

"لیکن اس نے خود کہا ہے کہ اس نے شادی کر رکھی ہے"...... سر عبدالرحمن نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس نے مذاقاً کہا ہو گا جناب ۔ وہ ایسے خطرناک مذاق کرتا رہتا ہے"...... فیاض نے جواب دیا۔

"نہیں ۔ اس نے جس شخصیت سے اور جس ماحول میں بات کی ہے اس ماحول میں وہ مذاق نہیں کر سکتا"...... سر عبدالرحمن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ اگر اس نے شادی کی ہوتی چاہے وہ کس قدر خفیہ بھی ہوتی تب بھی کم از کم مجھے تو ضرور معلوم ہو

جاتا"...... فیاض نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔

"تمہارا لہجہ تو بتا رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نامنجار نے تمہیں بھی اس راز سے آگاہ نہیں کیا۔ ٹھیک ہے تم جاؤ ۔ اب میں خود اس سے نمٹ لوں گا"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب اگر"...... فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"جاؤ ۔ اب میں مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتا"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور فیاض کان دبائے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو"...... اچانک عقب سے سر عبدالرحمن کی آواز سنائی دی اور فیاض تیزی سے مڑا اور واپس میز کی طرف آ گیا۔

"بیٹھو"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور فیاض دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران کو میرے سامنے فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ اس نے کب شادی کی ہے اور کس سے کی ہے ۔ معلوم کرو"...... سر عبدالرحمن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ جب تک مجھے اصل واقعات کا علم نہ ہو گا ۔ میں اس سے کیسے پوچھ سکتا ہوں ۔ وہ تو الٹا میرا مذاق اڑانا شروع کر دے گا"۔ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ تمہیں پس منظر معلوم ہونا چاہئے تاکہ تم اصل بات اگلوا

سکو۔ سنو۔ میرے ایک عزیز ہیں نواب احسن نظام خان ۔ ان کی جاگیر جام نگر کے قریب ہے ۔ ان کی ایک ہی بیٹی ہے جو گریٹ لینڈ کی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے ۔ نواب صاحب بھی مستقل طور پر گریٹ لینڈ میں ہی رہتے ہیں ۔ گذشتہ دنوں وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کوٹھی آئے تھے جہاں عمران کی اماں بی نے اس لڑکی کو پسند کر لیا ۔ عمران ان دنوں دارالحکومت میں موجود نہ تھا اس لئے اسے نواب صاحب سے نہ ملوایا جاسکا ۔ مجھے بھی یہ رشتہ پسند تھا ۔ اس لئے میں نے بھی حامی بھر لی عمران کی اماں بی نے عمران کو حکم دیا کہ وہ جا کر نواب احسن نظام خان سے ملے تاکہ اگر نواب صاحب اسے پسند کر لیں تو بات آگے بڑھائی جاسکے اور نواب صاحب کا ابھی تھوڑی دیر پہلے فون آیا ہے ۔ وہ بے حد غصے میں تھے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ عمران ان سے ملا تھا ۔ اس کے ساتھ دو ایکریمی سیاہ فام اور ایک مقامی آدمی تھا جس کا نام اس نے نواب صاحب کو عبدالعلی بتایا تھا ۔ نواب صاحب نے عمران کو پسند کر لیا لیکن عمران نے انہیں بتایا کہ اس کی شادی ہو چکی ہے اور اس نے نواب صاحب کی توہین کرتے ہوئے ان سیاہ فاموں اور مقامی ساتھی میں سے کسی کے ساتھ ان کی بیٹی کی شادی کی آفر کر دی جو ظاہر ہے نواب صاحب کی انتہائی توہین تھی چنانچہ نواب صاحب نے اسے حویلی سے نکال دیا اور اب انہوں نے مجھے فون کیا ہے اور اپنی انتہائی ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ ظاہر ہے عمران نواب صاحب سے جھوٹ تو نہیں بول سکتا ۔ اس نے لازماً خفیہ طور پر شادی کر رکھی ہے ۔ میرا

خیال تھا کہ تم یقیناً اس راز سے واقف ہو گے ۔ اس لئے میں نے تمہیں بلوایا تھا"...... سر عبدالرحمن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور فیاض کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی ۔

" جناب ۔ پھر تو سو فیصد عمران نے نواب صاحب کے سامنے غلط بیانی کی ہے ۔ وہ شادی کے نام سے بھاگتا ہے اور شادی کی پابندیوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنا چاہتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ نواب صاحب نے اگر ہاں کر دی تو پھر بڑی بیگم صاحبہ کی وجہ سے اسے نواب صاحب کی لڑکی سے مجبوراً شادی کرنا پڑے گی ۔ اس لئے اس نے نواب صاحب سے یہ بات کر دی تاکہ نواب صاحب خود ہی انکار کر دیں"...... فیاض نے واقعی انتہائی دانشمندانہ انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا ۔ وہ چونکہ عمران کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے اس کا تجزیہ بھی سو فیصد درست تھا ۔

" ہونہہ ۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے ۔ لیکن اس طرح اس نے ہماری توہین کی ہے اور اب جب اس کی اماں بی کو معلوم ہو گا تو وہ علیحدہ قیامت برپا کر دیں گی ۔ اگر اس نے شادی نہیں کرنی تھی تو اس کے اور بھی طریقے تھے ۔ ایسی بات اس نے کیوں کی"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" جناب ۔ وہ بڑی بیگم صاحبہ کو خود ہی منا لے گا ۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے"...... فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ وہ مان جائیں ۔ انہوں نے

ایک قیامت برپا کر دیتی ہے۔ نانسنس۔ قطعی احمق ہے یہ لڑکا"۔ سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔ چونکہ جب انہوں نے فیاض سے عمران کو فون کرنے کے لئے کہا تھا تو خود ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا جو ابھی تک آن تھا اس لئے نمبر ملتے ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز فیاض بخوبی سن رہا تھا۔ سر عبدالرحمن شاید ذہنی طور پر اس قدر الجھ گئے تھے کہ انہیں یہ بھی خیال نہ رہا تھا کہ وہ فیاض کی موجودگی میں ہی کوٹھی فون کر رہے ہیں۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ملازم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بیگم صاحبہ سے بات کراؤ"...... سر عبدالرحمن نے سخت لہجے میں کہا۔

"ج۔ جی صاحب۔ ہولڈ کریں صاحب"...... دوسری طرف سے ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔ یہ فون کرنے کا وقت ہے۔ میں وظیفہ پڑھ رہی تھی"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی آواز سنائی دی۔

"تم نے عمران کو نواب احسن نظام خان کے پاس بھجوایا تھا۔ کیا وہ وہاں گیا ہے"...... سر عبدالرحمن نے لہجے کو دھیما رکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اپنی بیگم کے مزاج سے آشنا تھے۔

"ہاں گیا ہے۔ لیکن اب اس نواب اور اس کی بیٹی کا نام آئندہ میرے سامنے مت لینا۔ وہ موئے کافروں کے ملک میں رہ رہ کر خود بھی بے شرم۔ بے حیا ہو چکے ہیں اور مجھے بے حیا لوگوں کا نام سننا بھی گوارا نہیں ہے بس"...... عمران کی اماں بی کے لہجے میں بے حد غصہ تھا۔

"کیا مطلب۔ وہ بے حیا کیسے ہو گئے"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور فیاض بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران حسب توقع کوئی نہ کوئی چکر چلا چکا ہے۔

"نواب کی لڑکی رانی فوجی لڑائیاں لڑتی ہے۔ کنواری لڑکی ہو کر مردوں کے سامنے اچھلتی کودتی ہے۔ بے حیا کہیں کی اور پھر وہ فخر سے کہتی ہے کہ وہ اس کی چیمپیئن ویمپیئن ہے۔ ہونہہ۔ کیا زمانہ آگیا ہے۔ شرم و حیا تو نام کی نہیں رہی"...... عمران کی اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"فوجی لڑائیاں لڑتی ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ وہ تو یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ فوجی لڑائیاں کہاں سے لڑنے لگ گئی"۔ سر عبدالرحمن نے حیرت بھرے اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ کیا ہوتا ہے موا آرٹ۔ وہ فوجی آرٹ۔ وہ لڑتی ہے"۔ عمران کی اماں بی نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارے مطلب مارشل آرٹ سے تو نہیں"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ وہی ۔ اب بھلا تم خود سوچو ۔ میں ایسی لڑکی کو کیسے بہو بنا سکتی ہوں جو غیر مردوں کے سامنے اچھلتی کودتی ہو ۔ ان سے لڑتی ہو ۔ بے حیا ۔ بے شرم ۔ لوگوں کے دیدوں کا پانی ہی مر گیا ہے" .... عمران کی اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا ۔

"کیا یہ بات تمہیں عمران نے بتائی ہے" .... سر عبدالرحمن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"ہاں اور میں نے نواب صاحب کو فون کیا تھا ۔ وہاں اس بے شرم لڑکی نے فون اٹھایا ۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں وہ اس موئے آرٹ کی چیمپئن ہے ۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ ہماری کوٹھی کا رخ نہ کرے اور سنو ۔ تم نے بھی اب آئندہ ان کا نام میرے سامنے نہیں لینا ۔ ہاں" .... عمران کی اماں بی کا غصہ عروج پر پہنچ گیا تھا ۔

"عمران نے وہاں جا کر نواب صاحب سے کہا ہے کہ اس نے خفیہ شادی کر رکھی ہے" .... سر عبدالرحمن نے کہا ۔

"وہ جھوٹ بولتے ہیں ۔ عمران ایسی بات کہہ ہی نہیں سکتا ۔ میں اسے جانتی ہوں اور نہ وہ مجھ سے چھپا کر شادی کر سکتا ہے اور بے حیا لوگ ہی جھوٹ بولتے ہیں ۔ بس" .... عمران کی اماں بی نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخنے کی آواز سنائی دی اور سر عبدالرحمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا ۔ اسی لمحے ان کی نظریں کرسی پر بیٹھے ہوئے

فیاض پر پڑیں اور وہ اسے دیکھ کر اس طرح چونک پڑے جیسے انہیں اب اس بات کا ادراک ہوا ہو کہ فیاض بھی دفتر میں موجود ہے ۔

"تم یہاں کیوں بیٹھے ہو" .... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

"آپ نے خود حکم دیا تھا جناب" .... فیاض نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ" .... سر عبدالرحمن نے بے حد غصیلے لہجے میں کہا اور فیاض کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا تیزی سے ان کے دفتر سے نکل کر اپنے دفتر میں آ گیا ۔ کیپ اس نے دوبارہ سٹینڈ پر لٹکائی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا ۔ اس کے نچلے حصے میں لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی ۔ (آکسن) بزبان خویش بول رہا ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"تمہاری زبان ابھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی اگر میں تمہارے ڈیڈی کو بتا دیتا کہ تم نے واقعی خفیہ شادی کر رکھی ہے" .... فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اچھا تو تمہیں بھی اس بارے میں علم ہو گیا ہے ۔ اوہ ۔ پھر تو سلمیٰ بھابھی سے ملاقات کرنی ہی پڑے گی تاکہ میں بھی انہیں بتا سکوں کہ

اس کے سرتاج کی شامیں آج کل ہوٹل شیزان میں کس کے ساتھ رنگین ہو رہی ہیں"...... دوسری طرف سے عمران نے اسی طرح چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کیا واقعی تم نے شادی کر رکھی ہے"...... فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شادی کرنا کوئی جرم تو نہیں ہے۔ آخر تم نے بھی شادی کی ہوئی ہے۔ کیا تم نے جرم کر رکھا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ جرم ہے۔ لیکن تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا"...... فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سلمیٰ بھابھی نے منع کر دیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ اس کا تمہاری شادی سے کیا تعلق"...... فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا گہرا تعلق ہے۔ آخر وہ میری بھابھی ہیں اور بھابھی بہن ہوتی ہے اور بہنوں کو تو اپنے بھائیوں کے سر پر سہرا دیکھنے کا بے حد چاؤ ہوتا ہے"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"ہونہہ۔ تو سلمیٰ کو تمہاری شادی کے بارے میں علم ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود پوچھ لوں گا اور پھر تمہارے ڈیڈی کو تفصیل بتا دوں گا۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ تم اچھی طرح جانتے ہو"...... فیاض نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ میں تو اماں بی کی پناہ میں ہوں اور یہ پناہ

ایسی ہے جہاں ڈیڈی کی پرچھائیں بھی پر نہیں مار سکتیں البتہ جب ڈیڈی کو بتایا جائے گا کہ شادی تم نے اور سلمیٰ بھابھی نے ہی کروائی ہے تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہو گا"...... عمران نے الٹا دھمکی دیتے ہوئے کہا اور فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم۔ تم شیطان ہو۔ تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم یہ سب جھوٹ بول دو۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے تمہاری شادی کے بارے میں کسی سے پوچھنے کی۔ تم نے کی ہے شادی تو خود ہی بھگتو بھی"۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"دونوں باپ بیٹا ایک جیسے ہیں"۔ فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ رکھا۔ دوسرے لمحے چپڑاسی کسی جن کی طرح نمودار ہو گیا۔

"کوک لے آؤ"...... فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور چپڑاسی تیزی سے مڑا اور جس تیزی سے نمودار ہوا تھا اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گیا۔ فیاض نے ایک بار پھر طویل سانس لیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے وہی فائل دوبارہ باہر نکالی جو وہ پہلے پڑھ رہا تھا اور اسے میز پر رکھ کر اسے کھولا ہی تھا کہ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ فیاض نے چونک کر انٹر کام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فیاض نے کہا۔

"ہارڈ راک کے بارے میں تم نے کیا انکوائری کی ہے"۔ دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی پاٹ دار آواز سنائی دی تو فیاض چونک پڑا۔

"فی الحال تو اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس کی فائل میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ ایک آدمی اجمل نامی ٹریس ہو سکا ہے اس سے بھی صرف اتنی ہی معلومات مل سکی ہیں کہ ہارڈ راک نامی تنظیم منشیات کی سمگلنگ کا دھندہ کرتی ہے۔ وہ آدمی اس تنظیم کا ایک عام سا کیریئر ہے"...... فیاض نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تیزی سے کام کیا کرو۔ ایک ہفتہ ہو گیا ہے تمہیں اور ابھی تک تم ابتدائی معلومات بھی حاصل نہیں کر سکے۔ منشیات کے بڑے اڈوں کا سراغ لگاؤ اور وہاں سے کسی ایسے آدمی کو پکڑو جو حالات کو زیادہ گہرائی سے جانتا ہو۔ میں جلد از جلد اس کیس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ سمجھے"...... سر عبدالرحمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... فیاض نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور فیاض نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ میرے قبضے میں جن بھوت تو نہیں ہیں کہ اس قدر جلد اس قدر خفیہ تنظیم کا سراغ لگا لوں"...... فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور چپڑاسی ہاتھ میں کوک کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل فیاض کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"سنو۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔ جاؤ"...... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور چپڑاسی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی فیاض نے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"فیاض بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"...... فیاض نے رسیور اٹھا کر بڑے رعب دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ تمہیں بولنے سے تو کسی نے منع نہیں کیا"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور فیاض چونک پڑا۔

"مجھے ڈسٹرب مت کرو۔ سمجھے۔ میں اس وقت انتہائی اہم فائل پر کام کر رہا ہوں۔ ایک تمہارے ڈیڈی ہیں کہ ایک کیس دے کر فوراً ہی پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کہ کیا ہوا۔ تنظیم پکڑی گئی کہ نہیں۔ جیسے میرے ماتحت جن بھوت ہوں جو ایک لمحے میں انتہائی خفیہ تنظیموں کا سراغ بھی لگا لیں گے اور انہیں پکڑ بھی لیں گے اور ایک تم ہو کہ سوائے فضول باتوں کے اور مجھے ڈسٹرب کرنے کے اور تمہیں کچھ آتا ہی نہیں"...... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ اس قدر غصہ۔ کس تنظیم کی فائل پر کام کر رہے ہو۔ یقیناً شراب کی سمگلنگ کرنے والی کوئی پارٹی ہو گی اور تم نے حسب عادت اس پارٹی سے حصہ وصول کر لیا ہو گا۔ اس لئے تم نے صرف فائل ہی پڑھنی ہے۔ انہیں پکڑنا نہیں ہے۔ کیوں"۔ عمران

کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بکواس مت کرو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں سمگلروں سے حصہ لیتا ہوں۔ میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے کاموں پر اور پھر یہ کیس شراب کی سمگلنگ کا نہیں۔ منشیات کی سمگلنگ کا ہے"...... فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے پھر تو حصہ ڈبل ملتا ہو گا۔ یہ لوگ تو بڑے فیاض ہوتے ہیں حصہ دینے میں"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"پھر وہی بات۔ یہاں تنظیم کا ہی اتہ پتہ نہیں مل رہا اور تم حصے کی بات کر رہے ہو"...... فیاض نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ بھلا وہ کون سی تنظیم ہے جس کا تمہیں اتہ پتہ نہیں مل رہا تمہارے متعلق تو مشہور ہے کہ جہاں سے رقم ملنے کی امید ہو۔ تم ایسے لوگوں کو پاتال سے بھی گھسیٹ کر باہر نکال لاتے ہو"۔ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ ایک بار کہا ہے کہ میں حصہ لینے والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ تم پھر وہی بات کر رہے ہو۔ ویسے یہ تنظیم بھی نجانے کیسی ہے۔ نام بھی اس کا ایسا ہے۔ ہارڈ راک۔ اب بھلا بتاؤ کہ جس کا نام ہی ہارڈ راک ہو۔ اسے میں کہاں سے ٹریس کروں"...... فیاض نے کہا۔

"ہارڈ راک۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی ہارڈ راک پر کام کر رہے ہو"...... اس بار عمران کے لہجے میں حیرت تھی اور فیاض اس کی بات

سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ لیکن تم کیوں چونکے ہو۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہ صرف جانتا ہوں بلکہ اس سے ٹکرا بھی چکا ہوں۔ اس کے ایک آدمی کا خاتمہ بھی میری وجہ سے ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم اس بارے میں یقیناً کافی کچھ جانتے ہو گے۔ پلیز عمران مجھے بتاؤ تاکہ میں تمہارے ڈیڈی کو کسی حد تک مطمئن کر سکوں۔ پلیز"...... عمران نے فوراً ہی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا اس کی فائل تمہارے پاس ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... فیاض نے کہا۔

"میں خود آ رہا ہوں تمہارے دفتر۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ ویسے فکر مت کرو۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے بے شمار کارناموں میں جلد ہی اس ہارڈ راک والے کارنامے کا بھی اضافہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فیاض کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران یقیناً اس تنظیم کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو گا اور اس طرح واقعی اس کے کارناموں میں ایک اور کارنامے کا اضافہ ہو جائے گا اور اب اسے شدت سے عمران کی آمد کا انتظار تھا۔ اس نے مشروب کی بوتل اٹھائی اور بڑے مطمئن انداز میں اسے سپ کرنا شروع کر دیا۔

خاکی رنگ کی جیپ تنگ سے پہاڑی راستے پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک چھوٹے قد مگر بھاری جسم کا ناپالی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر ناپال کا مقامی لباس تھا۔اس کے دونوں کانوں میں ٹاپس تھے جن میں انتہائی قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے ۔ سائیڈ سیٹ پر ایک ناپالی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے جسم پر یورپین لباس تھا۔لڑکی کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی نمایاں تھی ۔یوں لگ رہا تھا جیسے کم عمر ہونے کے باوجود اسے دنیا کا خاصا تجربہ ہو چکا ہو ۔ عقبی سیٹ پر دو ناپالی نوجوان بیٹھے ہوئے تھے جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

" مزید کتنا فاصلہ رہ گیا ہے کشومل "...... لڑکی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" بس پہنچنے ہی والے ہیں پرنسز۔زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے بعد پہنچ جائیں گے "...... نوجوان نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس لڑکی کا ماتحت ہو اور اس کے ساتھ ہی جیپ کی رفتار کچھ اور بڑھ گئی ۔ پھر واقعی تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد جیپ نے ایک موڑ کاٹا اور سڑک چھوڑ کر وہ ایک انتہائی تنگ اور غیر ہموار راستے سے گزرتی ہوئی ایک ڈھلوان سے نیچے اترتی چلی گئی ۔ کچھ آگے جا کر پہاڑیوں کے درمیان ایک لکڑی کا بنا ہوا ہٹ نظر آنے لگ گیا ۔جیپ کا رخ اس ہٹ کی طرف ہی تھا ۔ہٹ ویران سا لگتا تھا لیکن جیسے ہی جیپ اس ہٹ کے قریب پہنچ کر رکی ۔لکڑی کے اس ہٹ میں سے دو مسلح نوجوان باہر آ گئے ۔یہ دونوں نوجوان بھی ناپالی ہی تھے ۔

" آیئے پرنسز "...... ڈرائیور نے جس کا نام کشومل لیا گیا تھا جیپ کو روک کر لڑکی سے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی جیپ سے نیچے اتر آئی ۔ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے دونوں ناپالی مسلح افراد بھی نیچے اتر آئے ۔ کشومل بھی نیچے آ گیا تھا پھر وہ ہٹ کے سامنے کھڑے ہوئے مسلح آدمیوں کی طرف بڑھ گیا ۔جبکہ لڑکی اپنے مسلح باڈی گارڈز سمیت وہیں جیپ کے قریب ہی کھڑی رہی ۔

" پرنسز رشنی اپنے محافظوں سمیت چیف سے ملاقات کے لئے تشریف لائی ہیں "...... کشومل نے ہٹ کے سامنے کھڑے دونوں مسلح افراد کے قریب جا کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سپیشل کارڈ نمبر بتاؤ"...... ایک مسلح نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"کوئی نمبر نہیں ہے۔صرف پرنسز رشنی ہی کافی ہے"...... کھومل نے جواب دیا۔

"او کے۔آؤ میرے ساتھ"...... نوجوان نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر ہٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آیئے پرنسز"...... کھومل نے مڑ کر پرنسز رشنی سے کہا اور پرنسز رشنی سرہلاتی ہوئی آگے بڑھی تو اس کے پیچھے دونوں مسلح آدمی بھی چلنے لگے۔ہٹ کے ایک کمرے میں پہنچ کر انہیں بیٹھنے کے لئے کہا گیا تو کھومل اور پرنسز رشنی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ باڈی گارڈز پرنسز رشنی کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے۔ان کی تیز نظریں پورے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔انہیں لے آنے والا نوجوان واپس چلا گیا تھا۔چند لمحوں بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔وہ ایکریمی تھا۔اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔اس کے اندر آتے ہی کھومل اٹھ کھڑا ہوا جبکہ پرنسز رشنی ویسے ہی کرسی پر بیٹھی رہی۔

"میرا نام رانسن ہے اور میں ہارڈ راک کا چیف ہوں"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا اور پرنسز رشنی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کے بیٹھتے ہی کھومل بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پرنسز رشنی"...... کھومل نے پرنسز رشنی کا تعارف کراتے ہوئے

کہا اور پھر رسمی فقروں کی ادائیگی شروع ہو گئی۔چند لمحوں بعد کمرے کا بیرونی دروازہ کھلا اور وہ مسلح نوجوان اندر داخل ہوا جو پرنسز رشنی اور کھومل کو یہاں چھوڑ گیا تھا۔اس کے ایک ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں چار گلاس رکھے ہوئے تھے جبکہ دوسرے ہاتھ میں شراب کی ایک بڑی سی بوتل تھی۔اس نے بوتل درمیانی میز پر رکھی پھر ایک ایک گلاس اٹھا کر اس نے پرنسز رشنی، چیف باس اور کھومل کے سامنے رکھے۔ٹرے کو اس نے میز کے نیچے سائیڈ پر لگا کر رکھا۔پھر بوتل کھولی اور تینوں گلاس آدھے آدھے بھر کر اس نے بوتل بند کی اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"لیجئے پرنسز۔آپ کی آمد کی خوشی میں"...... رانسن نے اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... پرنسز رشنی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا لیا جبکہ ان دونوں کے گلاس اٹھانے کے بعد کھومل نے بھی گلاس اٹھا لیا اور پھر تینوں نے شراب کی ایک ایک چسکی لے کر گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔

"پرنسز رشنی۔آپ کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ شاہ ناپال تھراڈ میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں"...... رانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ہم یہاں شاہ کے حکم پر ہی آئے ہیں"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاہ ناپال نے اپنی زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ کیا ہے پرنسز

رشنی ۔ تھراڈ ہتھیاروں کے حصول کے بعد ناپال دنیا کا سب سے طاقتور ملک بن جائے گا"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ذرا تفصیل سے بتائیں کہ یہ ہتھیار کیسے ہیں ۔ ان کی طاقت کیا ہے اور آپ اسے تھراڈ ہتھیار کیسے کہہ رہے ہیں"...... پرنسز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تھراڈ کی ایک مائیکرو گرام مقدار انتہائی طاقتور بارود کے ایک لاکھ یونٹ سے زیادہ طاقتور ہو گی پرنسز ۔ اور آپ خود سوچیں کہ جب تھراڈ کے ہتھیار سامنے آئیں گے تو پھر پوری دنیا کے اسلحے کے ذخیرے تھراڈ کے صرف ایک معمولی سے پسٹل کے سامنے حقیر لگنے لگیں گے ۔ ایسی صورت میں تھراڈ میزائل کی طاقت کا آپ خود اندازہ لگا سکتی ہیں"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسے آلات تو تم خود کسی بھی سپر پاورز کے پاس فروخت کر سکتے ہو ۔ پھر تم نے ناپال حکومت کو منتخب کیوں کیا ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا اور رانسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"پرنسز رشنی ۔ سپر پاورز ہتھیار خریدنے کی بجائے اصل فارمولا حاصل کرنے میں دلچسپی لیں گی اور یہ واقعی سپر پاورز ہوتی ہیں ۔ ہو گا یہ کہ ہم سب مارے جائیں گے اور فارمولا وہ لے اڑیں گی"...... رانسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ کیا تم اس تھراڈ کا عملی تجربہ کرا سکتے ہو تا کہ میں اس سلسلے میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"ہاں ۔ بالکل کرا سکتا ہوں لیکن یہ تجربہ خوفناک تباہی لائے گا ۔ اس لئے یہ سوچنا آپ کا کام ہے کہ یہ تجربہ کہاں ہونا چاہئے"۔ رانسن نے جواب دیا۔

"اندازاً کس قدر تباہی"...... پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کوئی بھی دس منزلہ عمارت منتخب کر لیں ۔ پھر تھراڈ پسٹل سے صرف ایک فائر آپ کریں گی اور یہ عمارت راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گی"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ لیکن ایسا تجربہ یہاں ناپال میں تو نہیں کیا جا سکتا"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"جہاں آپ چاہیں ۔ کافرستان میں کر لیں یا پاکیشیا میں ۔ اگر آپ چاہیں تو ناپال کا کوئی پہاڑ بھی راکھ کا ڈھیر بن سکتا ہے"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز ۔ کیوں نہ یہ تجربہ کافرستان میں کیا جائے"...... کنھومل نے کہا۔

"نہیں ۔ کافرستان کے ساتھ ہمارے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں اور شاہ ناپال بھی اسے پسند نہیں کریں گے ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ تجربہ پاکیشیا میں کرنا چاہئے"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسا آپ چاہیں"...... رانسن نے کہا۔

"کیا یہ تجربہ فوری ہو سکتا ہے یا اس میں وقت لگے گا"...... پرنسز

رشنی نے کہا۔

"نہیں۔ جب آپ چاہیں۔ لیکن اس سے پہلے شاہ ناپال کو ہمارے ساتھ خریداری کا معاہدہ طے کرنا ہوگا"...... رانسن نے جواب دیا۔

"کیا تمہاری یہ لیبارٹری یہاں ناپال میں ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ناپال میں نہیں ہے بلکہ ناپال کی سرحد کے قریب پاکیشیا میں ہے"...... رانسن نے جواب دیا تو پرنسز رشنی چونک پڑی۔

"اوہ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہوگا کہ اسلحہ تو پاکیشیا میں تیار ہو اور اس کا خریدار ناپال ہو۔ تمہیں یہاں اس کی لیبارٹری قائم کرنا ہوگی"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"پرنسز۔ آپ تکنیکی معاملات کو نہیں سمجھ سکتیں۔ تھراڈ کی تیاری کا بنیادی عنصر ایک نایاب دھات ہے جسے سائنسی زبان میں فورنیم کہا جاتا ہے۔ اس دھات کا ایک کافی بڑا ذخیرہ ناپال کے اس سرحدی علاقے میں موجود ہے لیکن اس دھات کی ایک خصوصیت ہے کہ اسے صاف کرنے کے لئے مخصوص جڑی بوٹیوں کے رس کی ضرورت ہوتی ہے اور سرحد کے قریب پاکیشیا کے علاقے میں ایک بڑا میدانی جنگل ہے جہاں مخصوص جڑی بوٹیاں وافر تعداد میں موجود ہیں۔ اس لئے اسے صاف کرنے کے لئے خفیہ لیبارٹری اس جنگل میں بنائی گئی ہے۔ یہ مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے۔ چونکہ اسے صاف کرنے کے فوراً بعد استعمال میں لانا ہوتا ہے اس لئے اس کی تیاری کی لیبارٹری بھی وہیں

بنائی جانی ضروری تھی اس لئے ہم نے پاکیشیا میں یہ لیبارٹری بنائی ہے لیکن اس لیبارٹری سے ناپال تک ہم نے ایک خفیہ سرنگ بھی بنا لی ہے۔ اس کا سٹور البتہ پاکیشیا کی بجائے ناپال میں بنایا گیا ہے"۔ رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ اس نے جان بوجھ کر جڑی بوٹیوں کی بات کر دی تھی تاکہ پرنسز رشنی لیبارٹری کو ناپال میں بنانے کی ضد نہ کرے کیونکہ اس طرح سب کچھ ناپال کے تحت آ جاتا اور رانسن کے خیال کے مطابق یہ بات غلط تھی۔

"لیکن اس پر لاگت تو بے حد آ رہی ہو گی۔ آپ نے اس کے لئے سرمایہ کیسے حاصل کیا ہوگا جبکہ آپ کو کسی ملک کی سرپرستی بھی حاصل نہیں ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا تو رانسن ایک بار مسکرا دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ اس پر بے پناہ لاگت آئی ہے اور آ رہی ہے۔ اس لئے ہم نے سرمایہ اکٹھا کرنے کے لئے پاکیشیا اور کافرستان دونوں ملکوں میں منشیات کی سپلائی کا ایک بہت بڑا ریکٹ قائم کیا ہے جو ہارڈ راک کہلاتا ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے سرمایہ اکٹھا کر لیتے ہیں ہمارا یہ ریکٹ انتہائی کامیابی سے کام کر رہا ہے"...... رانسن نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے میں شاہ سے بات کروں گی۔ پھر آپ کو شاہی محل میں بلایا جائے گا اور آپ سے باقاعدہ سرکاری سطح پر معاہدہ بھی ہوگا اور شاہ سے مشورہ کے بعد اس کے ابتدائی تجربہ کے لئے ٹارگٹ بھی منتخب کر لیا جائے گا"...... پرنسز رشنی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"شکریہ ۔آپ کی ان باتوں نے ہماری بے حد حوصلہ افزائی فرمائی ہے"...... رانسن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پرنسز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی مخصوص پارکنگ میں روکی اور پھر اسے لاک کر کے وہ فیاض کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔دفتر کے دروازے پر کھڑے ہوئے چپڑاسی نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیسے ہو اسلم"...... عمران نے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہوں چھوٹے صاحب"...... چپڑاسی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا پھر تو تم واقعی دنیا بھر میں سب سے مضبوط اعصاب کے مالک ہو کہ فیاض کی براہ راست ماتحتی میں ہونے کے باوجود ٹھیک ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب سخت ہیں لیکن وہ دل کے بہت اچھے ہیں"...... اسلم نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا دفتر میں داخل ہو گیا۔

"یہ تم چپڑاسی سے کیا باتیں کر رہے تھے"...... فیاض نے سلام دعا کے بعد فوراً ہی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔ کیا چپڑاسی سے باتیں کرنا جرم ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جرم نہیں ۔ لیکن پروٹوکول کے خلاف ہے ۔ ویسے بھی انہیں زیادہ منہ لگایا جائے تو یہ سر پر چڑھ جاتے ہیں"...... فیاض نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تمہارے سر پر چڑھ کر کوئی نہیں رک سکتا۔ فوراً ہی پھسل کر واپس اپنی جگہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے اس کے آدھے سے زیادہ گنجے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور فیاض کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔

"اگر تمہارا موڈ اس بات پر خراب ہو گیا ہے تو پھر تم سے مزید بات چیت فضول ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ۔ بیٹھو۔ بیٹھو۔ وہ تو میں ویسے ہی کہہ رہا تھا"۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں شاید فوراً یہ بات آگئی تھی کہ اگر عمران ناراض ہو کر چلا گیا تو پھر ہارڈ راک کے بارے میں کام آگے نہ بڑھ سکے گا۔

"نہیں ۔ تم نے انسانیت کی توہین کی ہے ۔ چپڑاسی بھی تمہاری طرح انسان ہے ۔ کیا ہوا اگر مقدر سے تم سپرنٹنڈنٹ بن گئے اور وہ چپڑاسی اور میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں انسانیت کی توہین

بہرحال برداشت نہیں کر سکتا"...... عمران نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ وہ جانور ہے لیکن اب انسان ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں اسے کہوں کہ وہ میرے سر پر جوتے مارنے شروع کر دے"...... فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ویسے تم حقدار تو اسی بات کے ہو۔ لیکن کیا کروں تمہیں دوست کہہ بیٹھا ہوں اس لئے بہرحال چھوڑو۔ پہلے کچھ پینے کے لئے منگواؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور فیاض نے گھنٹی پر زور سے ہاتھ مارا تو چپڑاسی تیزی سے اندر داخل ہوا اور مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"دو کوک لے آؤ"...... فیاض نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... چپڑاسی نے کہا اور تیزی سے مڑنے لگا۔

"سنو۔ دو نہیں تین کوک لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"تین کیوں ۔ کیا تم دو پیو گے"...... فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ اسلم بھی پیئے گا۔ یہ بھی انسان ہے ۔ اسے بھی مشروب کی طلب ہو سکتی ہے ۔ جاؤ اسلم ۔ تین لے آؤ ۔ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لے آؤ ۔ جاؤ"...... فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بات کرتے ہوئے خون کے ایک نہیں بلکہ کئی گھونٹ پینے پڑے ہوں اور

اسلم تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

" تو تم باز نہیں آؤ گے ۔ کیا ضرورت ہے چپڑاسی کے لئے بھی مشروب منگوانے کی ۔ اگر اسے ضرورت ہو گی تو جا کر کینٹین سے پی لے گا ۔ وہ تنخواہ نہیں لیتا"....... چپڑاسی کے باہر جاتے ہی فیاض نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" اس بیچارے کو اتنی تنخواہ ہی کب ملتی ہے کہ وہ ایسی عیاشی کر سکے اور نہ ہی تمہاری طرح اس کے بنکوں میں اکاؤنٹ ہیں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کچھ بھی ہے ۔ میں یہ باتیں اپنے وقار کے خلاف سمجھتا ہوں" ۔ فیاض نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ آنے دو اسے ۔ اب وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر مشروب پیئے گا"....... عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میں اسے گولی مار دوں گا"....... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مار دو گولی ۔ اس کے بعد ظاہر ہے کیا ہو گا ۔ یہ بھی تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پلیز عمران ۔ پلیز ۔ کچھ تو میرے وقار کا بھی خیال کرو"....... فیاض نے اچانک منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے ۔ اگر تم منت کر رہے ہو تو ٹھیک ہے ۔ ورنہ میں نے واقعی فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے ساتھ بٹھا کر مشروب پلاؤں گا" ۔ عمران

نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ چپڑاسی دو بوتلیں اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک بوتل عمران اور فیاض کے سامنے رکھ دی۔

" میں نے تمہیں تین بوتلیں لانے کے لئے کہا تھا ۔ دو کیوں لے آئے ہو"....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ فی الحال مجھے خواہش نہیں ہے ۔ ویسے بھی میں ڈیوٹی پر ہوں ۔ ڈیوٹی کے بعد صاحب کے کھاتے سے کینٹین میں پی لوں گا" ۔ چپڑاسی نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایک کی بجائے دو پی لینا ۔ اب جاؤ"....... فیاض نے کہا اور چپڑاسی سلام کر کے تیزی سے واپس چلا گیا۔

" بڑا رعب ہے تمہارا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض کا چہرہ چمک اٹھا۔

" چپڑاسی تم سے زیادہ دفتر کے آداب کا خیال رکھتے ہیں" ۔ فیاض نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں اور خاص طور پر جب دفتر تمہارا ہو ۔ بہر حال وہ ہارڈ راک کی فائل کہاں ہے ۔ مجھے دکھاؤ"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم اس تنظیم میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... فیاض نے مشروب سپ کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے یہ نام بے حد پسند آیا ہے ۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس نام کی ایک تنظیم بنا لوں"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا تم منشیات کا دھندہ کرنا چاہتے ہو"...... فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آخر اس میں کیا حرج ہے ۔ تم جانتے ہو کہ میری معاشی صورت حال کیا ہے ۔ بڑی مشکل سے رو پیٹ کر زندگی کی گاڑی گھسیٹ رہا ہوں ۔ فلیٹ تم سے مانگا ہوا ہے ۔ سلیمان کی تنخواہوں کا بل اب اس قدر زیادہ ہو چکا ہے کہ اب اس کی ادائیگی عام طریقے سے ممکن ہی نہیں ہے ۔ تمام دکاندار اب مجھے مزید قرض دینے سے انکاری ہو چکے ہیں ڈیڈی سے کچھ مانگنا خودداری کے خلاف ہے ۔ ایک تم برے وقتوں میں کام آجاتے تھے لیکن تم نے بھی ہاتھ کھینچ لیا ہے ۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں اگر منشیات کا دھندہ نہ کروں تو اور کیا کروں"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ اب تمہارا رقم مانگنے کا چرخہ پھر چل پڑا ۔ دیکھو عمران ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ اب میں نے تمام وصولیاں ختم کر دی ہیں ۔ اب صرف تنخواہ میں گزارا کر رہا ہوں اور تم جانتے ہو کہ اس مہنگائی کے دور میں تنخواہ میں کس قدر مشکل سے گزارا ہوتا ہے ۔ بچے بھی اب بڑے ہو گئے ہیں ۔ ان کی ایجوکیشن کا خرچہ بھی بہت بڑھ گیا ہے ۔ اس لئے اب میں واقعی تمہاری اس معاملے میں کوئی مدد نہ کر سکوں گا ۔ میں مجبور ہوں"...... فیاض نے کہا۔

"تو پھر تم بھی اس دھندے میں میرے ساتھ شریک ہو جاؤ ۔ وارے نیارے ہو جائیں گے ۔ نہ پکڑے جانے کا خوف ۔ نہ کوئی

رکاوٹ"...... عمران نے جواب دیا۔

"لاحول ولاقوۃ ۔ تو تم مجھے اب اس قدر گھٹیا سمجھنے لگے ہو کہ میں یہ لعنتی کام کروں گا"...... فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو تم نہ کرو ۔ میں تو کر سکتا ہوں ۔ بس تم نے اتنا کرنا ہو گا کہ میری تنظیم کے خلاف حرکت میں نہ آنا ۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایک وعدہ کر سکتا ہوں"...... فیاض نے جواب دیا۔

"کیسا وعدہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا ۔ اس کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ فیاض اس کی بھرپور مخالفت کرے گا جبکہ فیاض مخالفت کی بجائے وعدے کرنے پر اتر آیا تھا۔

"ظاہر ہے منشیات کے دھندے میں جب تم پکڑے جاؤ گے تو تمہیں موت کی سزا ہو گی اور تم میرے دوست ہو ۔ اس لئے میرا وعدہ ہے کہ جب تمہیں پھانسی پر چڑھایا جائے گا تو پھانسی کا لیور جلاد کی بجائے میں خود کھینچوں گا"...... فیاض نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"گڈ ۔ تم نے واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے یہ وعدہ کر کے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار مسکرا دیا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی ۔

"ویسے ایک کام تو کرو گے لیور کھینچنے سے پہلے"...... عمران نے

فائل لیتے ہوئے کہا۔

" کون سا کام "....... فیاض نے چونک کر پوچھا۔

" ظاہر ہے تم قانونی طور پر مجھ سے میری آخری خواہش تو پوچھو گے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چلو پوچھ لوں گا۔ پھر "....... فیاض باقاعدہ لطف لے رہا تھا۔

" اور میری آخری خواہش صرف اتنی ہو گی کہ تمہارے سٹی بنک کے سپیشل اکاؤنٹس کی تفصیلات ڈیڈی تک پہنچ جائیں ۔ بس "۔ عمران نے فائل کھولتے ہوئے جواب دیا تو فیاض اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

" کک ۔ کیا ۔ مطلب ۔ یہ سٹی بنک کے سپیشل اکاؤنٹس کا کیا مطلب "....... فیاض نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سٹی بنک نے ایک خصوصی سکیم شروع کی ہے جسے وہ گولڈن سکیم کا نام دیتے ہیں اور اس سکیم میں سب سے بھاری سرمایہ کاری ایک خاتون نے کر رکھی ہے جس کا نام سلمیٰ ہے اور محترمہ سلمیٰ حالانکہ شادی شدہ خاتون ہیں لیکن اکاؤنٹس میں اس کے شوہر کی بجائے اس کے والد کا نام درج ہے اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ اس محترمہ کو ان اکاؤنٹس کے بارے میں علم ہی نہیں ہے ۔ ان کے شوہر محترم ہی ان کی جگہ دستخط کر دیتے ہیں "....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فیاض کی آنکھیں حیرت اور خوف کے ساتھ تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تت ۔ تم ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ۔ تم ۔ تم کہیں جن بھوت تو نہیں ہو "....... فیاض نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" جن بھوت ہوتا تو اس طرح تمہارے سامنے بیٹھا اپنی مفلسی اور قلاشی کے رونے رو رہا ہوتا ۔ باقی رہی یہ بات کہ مجھے ان سپیشل اکاؤنٹس کا کیسے پتہ چل گیا تو اصل بات یہ ہے کہ ان سپیشل اکاؤنٹس کو کھولنے کے لئے ریفرنس کی ضرورت بھی پڑتی ہے اور ریفرنس کے طور پر میرے ایک دوست کا نام درج ہے اور میرا یہ دوست ہوٹل عالیشان کا مالک ہے نصرت مرزا ۔ بس اس طرح کڑی سے کڑی جڑ گئی "۔ عمران نے جواب دیا تو فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" تم واقعی جن بھوت ہو ۔ انسان ہو ہی نہیں ۔ تم سے کچھ نہیں چھپایا جا سکتا ۔ میں نصرت مرزا کو گولی مار دوں گا "....... فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" بے شک مار دینا ۔ پھر مجھے وہی وعدہ کرنا پڑے گا جو تھوڑی دیر پہلے تم کر رہے تھے ۔ وہی لیور کھینچنے والا "....... عمران نے جواب دیا اور فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

" کاش تم میرے دوست نہ ہوتے "....... فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" دشمن ہوتا تو اب تک ڈیڈی کے پاس تفصیلات پہنچ چکی ہوتیں اور تم یہاں چپڑاسی پر رعب ڈالنے کی بجائے جیل کی کوٹھڑی میں بیٹھے مچھر مار رہے ہوتے "....... عمران نے جواب دیا اور فیاض نے ایک بار

پھر طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات پوری طرح چھا گئے تھے۔

"ارے ارے۔ اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تم سے حصہ تو نہیں مانگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح چونکا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آگیا ہو۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ بتاؤ کہ کیا واقعی تم نے شادی کر لی ہے"...... فیاض نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے"...... عمران نے فائل پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی نے"...... فیاض نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈیڈی نے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی تو فیاض نے سر عبدالرحمن کی طرف سے کال کئے جانے سے لے کر عمران کی اماں بی سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل سنا دی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے مجھے بال بال بچا لیا ہے۔ اگر میں اماں بی کو پہلے ہی بریف نہ کر چکا ہوتا تو اس وقت نجانے میں کس حالت سے گزر رہا ہوتا"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور

فیاض بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ اسے بھی اندازہ تھا کہ اگر عمران کی اماں بی بگڑ جاتیں تو پھر عمران کی حالت واقعی قابل دید ہوتی۔

"لیکن یہ سب ہوا کیا ہے"...... فیاض نے پوچھا۔

"اماں بی کی ضد تھی کہ میں ان نواب صاحب سے جا کر ملوں اور حالانکہ میں نے اپنی طرف سے تو پوری کوشش کی کہ نواب صاحب مجھے پسند نہ کریں لیکن شاید وہ بھی اپنی بیٹی کو زبردستی کسی کے سر منڈھنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے اس لئے مجبوراً مجھے یہ بات کرنی پڑی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس میں حرج کیا تھا۔ کر لینی تھی شادی"...... فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میں تمہاری طرح خوش قسمت تو نہیں ہوں کہ مجھے سلمیٰ بھابھی جیسی نیک وفا شعار اور حوصلے والی بیوی مل سکے"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ بات تو ٹھیک ہے۔ سلمیٰ واقعی اچھی بیوی ہے"...... فیاض نے بڑے فخریہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا سلمیٰ بھابھی کی رائے بھی معلوم کی ہے کہ اسے کیا شکایت ہے"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کبھی اسے شکایت کا موقع ہی نہیں دیا"...... فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش تم میرے دوست نہ ہوتے۔ تب میں دیکھتا کہ شکایت کے

موقع کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور فیاض بے اختیار جھینپ کر رہ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... فیاض نے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران تمہارے دفتر میں موجود ہے" ۔ دوسری طرف سے سرعبدالرحمن کی آواز سنائی دی ۔

"یس سر۔ ابھی آیا ہے"...... فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اسے فوراً میرے پاس بھیجو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لو طلبی ہو گئی ۔ اب بھگتو"...... فیاض نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیسی طلبی"...... عمران نے فائل سے سر اٹھاتے ہوئے کہا ۔ انٹرکام میں چونکہ لاؤڈر نہ تھا اور ویسے بھی وہ فائل کے مطالعے میں مصروف تھا اس لئے وہ نہ سن سکا تھا کہ کس کا فون تھا اور فیاض نے کیا بات کی ہے۔

"تمہارے ڈیڈی کو اطلاع مل گئی ہے کہ تم میرے دفتر میں موجود ہو ۔ انہوں نے تمہیں فوراً طلب کیا ہے"...... فیاض نے کہا۔

"اوہ ۔ کہیں ڈیڈی تک ہماری باتوں کی رپورٹ تو نہیں پہنچ گئی"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو فیاض چونک پڑا۔

"باتیں ۔ کون سی باتیں"...... فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"یہی سٹی بنک والے سپیشل اکاؤنٹس والی باتیں"...... عمران نے کہا تو فیاض کے چہرے پر یکلخت شدید ترین تشویش کے تاثرات ابھر آئے ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ پلیز عمران ۔ تم میرے دوست ہو ۔ پلیز اگر ایسی بات ہو تو انہیں مطمئن کر دینا ۔ ورنہ تو وہ میری کھال اتار دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے"...... فیاض کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔

"لیکن کیوں ۔ مجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا ۔ میں کیوں انہیں مطمئن کروں ۔ ویسے بھی تمہارے نام تو اکاؤنٹس نہیں ہیں ۔ سلمیٰ بھابھی کے نام پر ہیں ۔ تم کیوں پریشان ہوتے ہو ۔ خود ہی سلمیٰ بھابھی جواب دے لیں گی"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو ۔ سنو ۔ پلیز ۔ عمران دیکھو ۔ پلیز ۔ تم جس طرح کہو گے میں ویسے ہی کروں گا ۔ وعدہ ۔ بالکل پختہ وعدہ"...... فیاض نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو شیرٹن میں ڈنر کا وعدہ کر لو ۔ پھر بے فکر ہو جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

"اوکے ۔ تم نے کہیں جانا نہیں ۔ میں ڈیڈی سے مل کر واپس آؤں گا پھر اس ہارڈ راک کے بارے میں بات کریں گے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ہارڈ راک میں سوراخ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے کھاتے میں ہی آئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض کا چہرہ مسرت

سے جگمگا اٹھا۔ عمران مسکراتا ہوا دفتر سے نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سر عبدالرحمن کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے پر موجود چپڑاسی نے عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"ڈیڈی کا موڈ کیسا ہے بشارت"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"خراب ہے"...... بشارت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ڈیڈی ماریں گے۔ ایسا کرو کہ تم میرے ساتھ چلو۔ مجھے اکیلے جاتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے"...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو بشارت بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اتنا بھی خراب نہیں ہے چھوٹے صاحب"...... بشارت نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے بشارت کی اس بات نے خاصی تقویت دی ہو۔ پھر اس نے اس طرح دروازہ کھولا جیسے وہ اندر جانے سے ڈر رہا ہو۔

"کک۔ کک۔ کیا میں اندر آسکتا ہوں"...... عمران نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آؤ۔ اتنی دیر کیوں لگادی۔ میں نے فوراً آنے کے لئے کہا تھا"۔ سر عبدالرحمن نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ بشارت نے روک لیا تھا"...... عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بشارت نے روک لیا تھا۔ کیوں"...... سر عبدالرحمن نے

چونک کر پوچھا۔

"وہ۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آیت الکرسی پڑھ کر اندر جانا"...... عمران نے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"آیت الکرسی پڑھ کر۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... سر عبدالرحمن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ بڑے صاحب کا موڈ خراب ہے اور آیت الکرسی بہترین حصار ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو سر عبدالرحمن بجائے غصہ کھانے کے بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بیٹھو۔ تمہیں باپ کے پاس آنے کے لئے آیت الکرسی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نکمے اور احمق ہو۔ لیکن بہرحال بیٹے تو ہو"...... سر عبدالرحمن نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں ان کا یہ خلاف توقع رویہ دیکھ کر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی جلدی سے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملیں پھر کانوں میں انگلیاں ڈال کر انہیں گھمانے لگ گیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو نانسنس۔ سیدھے ہو کر بیٹھو۔ اتنی عمر ہو گئی ہے تمہاری۔ لیکن بچپن نہیں گیا"...... سر عبدالرحمن کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ ڈیڈی۔ میں چیک کر رہا تھا کہ کہیں کانوں میں کسی اور کی آواز کا ٹیپ تو نہیں لگ گیا۔ ایسی پدرانہ شفقت بھری آواز اور

میرے کانوں میں" ...... عمران نے کہا اور سر عبدالرحمن ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

"دیکھو عمران۔ تم میرے بیٹے ہو اور ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا معاشرے میں باعزت مقام حاصل کرے۔اس کی شادی کسی اعلیٰ خاندان میں ہو۔یہی خواہش میری بھی ہے۔گو میری خواہش کا پہلا حصہ تو پورا نہیں ہو سکا لیکن مجھے امید تھی کہ دوسرا حصہ ضرور پورا ہو گا۔لیکن اب یہ سن کر کہ تم نے خفیہ شادی کر لی ہے۔مجھے یقیناً دلی دکھ ہوا ہے" ...... سر عبدالرحمن کا لہجہ واقعی دکھی سا ہو گیا تھا۔

"خفیہ شادی۔مگر ڈیڈی میں تو خفیہ شادی کو سرے سے شادی ہی نہیں سمجھتا۔پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں خفیہ شادی کروں۔میں جب بھی شادی کروں گا میرے سر پر سہرا آپ ہی باندھیں گے"۔ عمران نے کہا تو سر عبدالرحمن کا ستا ہوا چہرہ یکلخت چمک سا اٹھا۔

"اوہ۔اوہ۔لیکن نواب احسن نظام نے تو مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ تم نے انہیں کہا ہے کہ تم نے شادی کر لی ہے۔کیا تم نے ان کے ساتھ جھوٹ بولا تھا" ...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"نہیں ڈیڈی۔آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے مجھے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ میں جھوٹ نہ بولا کروں اور آپ کی اور کوئی بات مانوں یا نہ مانوں یہ بات میں نے ہمیشہ مانی ہے" ...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے شادی کر رکھی ہے"۔ سر عبدالرحمن

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے نواب صاحب سے کہا تھا کہ اگر انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے میرا رشتہ منظور کیا تو یہ دوسری شادی ہو گی۔جس پر وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا۔بس اتنی سی بات تھی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر۔اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے پہلی شادی نہیں کی" ...... سر عبدالرحمن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واقعی نہیں کی" ...... عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو نانسنس۔کیا تمہارا خیال ہے کہ میں بے وقوف ہوں" ...... سر عبدالرحمن نے یکلخت غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"حاشاوکلا میں ایسا نہیں سمجھتا اور سمجھ ہی نہیں سکتا۔ورنہ لوگ مجھے بھی تو ایسا ہی سمجھیں گے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔سیدھی طرح بتاؤ کہ کہاں شادی کی ہے تم نے اور کب" ...... سر عبدالرحمن نے غصے سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی۔اگر پہلی شادی نہ ہو تو کیا دوسری بھی نہیں ہو سکتی۔کیا میرے نصیب میں صرف غم ہی غم ہیں" ...... عمران نے بڑے دکھی سے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمن بے اختیار چونک پڑے۔وہ اب غور سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا مطلب۔یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔کیا تمہارا دماغ واقعی

خراب ہو گیا ہے"...... سر عبدالرحمن نے حیرت بھرے لیکن بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی بری طرح الجھ گئے ہیں۔

"ڈیڈی۔ میں نے اپنی زندگی میں اب تک ایک ہی خوشی دیکھی ہے کہ میرا تعلق ایک مہذب اور اعلیٰ خاندان سے ہے اس کے علاوہ اور کوئی سکھ مجھے نہیں ملا اور شادی کا تو مطلب ہی خوشی ہوتا ہے۔ میں نے تو نواب صاحب سے یہی کہا تھا کہ اگر انہوں نے اپنی بیٹی سے میرا رشتہ منظور کر لیا تو یہ میرے لئے دوسری شادی ہو گی۔ یعنی دوسری خوشی کہ میرا رشتہ ایک اعلیٰ خاندان میں ہو رہا ہے۔ لیکن انہوں نے میری بات سنتے ہی مجھے اس طرح گھر سے نکال دیا جیسے میں نے دوسری شادی کی بات کر کے کوئی جرم کر دیا ہو۔ شاید میرے نصیب میں ہی دوسری خوشی نہیں ہے"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمن کچھ دیر تک غور سے عمران کو دیکھتے رہے پھر انہوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ان کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے ان کے ذہن سے کوئی بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"تو یہ بات ہے۔ لیکن تم دوسری شادی کی بجائے دوسری خوشی کے الفاظ بھی تو استعمال کر سکتے تھے۔ تم نے خاص طور پر دوسری شادی کے الفاظ کیوں کہے"...... سر عبدالرحمن نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اماں بی نے کہا تھا کہ نواب صاحب بڑے رکھ رکھاؤ والے آدمی ہیں۔اس لئے میں ان سے بات کرتے ہوئے اچھے الفاظ ادا کروں"۔

عمران نے معصومیت سے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمن اپنے مزاج کے خلاف بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو یہ تمہارے نزدیک اچھے الفاظ تھے نانسنس۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں نواب صاحب کو فون کر کے وضاحت کر دیتا ہوں"...... سر عبدالرحمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تو وضاحت فضول ہی رہے گی ڈیڈی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول رہے گی۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر کہا۔

"اماں بی کو معلوم ہو گیا کہ ان کی بیٹی مارشل آرٹ میں چیمپئن ہے اور آپ تو مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہیں کہ اماں بی کو جب غصہ آ جائے تو پھر وہ فیلڈ مارشل آرٹ کی چیمپئن بن جاتی ہیں"...... عمران نے کہا اور سر عبدالرحمن بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تم دراصل شادی ہی نہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کیوں۔ کیا تمہارے خیال میں یہ رشتہ مناسب نہیں تھا"...... سر عبدالرحمن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"رشتہ تو مناسب تھا ڈیڈی۔ رانی شریف اور خاندانی لڑکی ہے لیکن ان کے پیچھے ہارڈ راک لگی ہوئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایسے لوگوں سے رشتہ کروں کہ شادی کے وقت بھی مقامی فلموں والے سین نظر آنے لگ جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو سر عبدالرحمن

بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہارڈراک۔ کیا مطلب۔ ہارڈراک کا نواب صاحب اور اس کی بیٹی سے کیا تعلق"...... سر عبدالرحمن کے چہرے پر شدید سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران نے انہیں مختصر طور پر ہوٹل میں ہونے والی ملاقات سے لے کر افضل خان کے قتل اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی تک کے واقعات سنا دیئے۔

"لیکن مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق تو ہارڈراک منشیات کا دھندہ کرنے والی تنظیم ہے۔ ایسی تنظیم کو جنگل خریدنے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... سر عبدالرحمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس جنگل کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہ ایک عام سا جنگل ہے۔ وہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ خیال کیا جائے کہ اس تنظیم کو اس جنگل سے آخر ایسی کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ یہ جنگل ناپال کی سرحد پر واقع ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں کوئی انڈر گراؤنڈ منشیات کا ذخیرہ کرنا چاہتے ہوں اور اس کے لئے جنگل خرید کر اسے محفوظ کر لینا چاہتے ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے اس سلسلے میں سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دی ہو گی"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"نہیں۔ یہ عام سے واقعات ہیں۔ ایسے واقعات میں سیکرٹ سروس کے چیف کے دلچسپی لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ فیاض کے پاس ہارڈراک کی فائل موجود ہے۔ تم اس کے ساتھ مل کر کام کرو اور سنو۔ میرا وعدہ کہ اگر تم اس تنظیم کو ٹریس کرنے اور اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس سلسلے میں سرکاری طور پر جو انعامات ملیں گے وہ تمہیں ملیں گے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"سرکاری طور پر انعامات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں ڈیڈی"۔ عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"اب نیا قانون بنایا گیا ہے کہ منشیات کا سٹاک پکڑنے والے کو حکومت بھاری انعامات دیتی ہے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی سکوپ بن جائے گا کہ میں سلیمان کی سابقہ تنخواہوں کا بل ادا کر سکوں اور کچھ قرض خواہوں کا منہ بھی بند کر سکوں۔ لیکن اس میں تو وقت لگے گا"...... عمران نے بات کرتے کرتے آخر میں قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ اب ہارڈراک والے ہاتھ باندھ کر تمہارے سامنے کھڑے ہونے سے تو رہے"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا۔

"ڈیڈی۔ کچھ پیشگی نہیں مل سکتا۔ بڑا حوصلہ آ جاتا ہے انسان میں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سرکاری انعامات سے پیشگی کا کیا تعلق"۔ سر عبدالرحمن نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ۔ آپ بھی تو سرکاری عہدیدار ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ

آپ ذاتی طور پر کچھ پیشگی دے دیں۔ وعدہ رہا۔ انعام ملنے پر واپس کر دوں گا بغیر کسی حیل وحجت کے"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس اس قدر رقم نہیں ہے۔ جاؤ کام کرو۔ کام کئے بغیر رقم کا تقاضا کرنا گھٹیا بات ہوتی ہے"...... سر عبدالرحمن بھلا اتنی آسانی سے کہاں ماننے والے تھے۔

"پھر ڈیڈی فیاض کو کام کرنے دیں۔ بیچارہ تنخواہ پر گزارہ کرتا ہے ایماندار آدمی ہے۔ اسے انعامات مل جائیں گے تو اس کے کچھ مسائل حل ہو جائیں گے۔ میرا کیا ہے۔ میں......" عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا اور آخر میں جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور بے بسی کے تاثرات پوری شدت سے نمایاں ہو گئے تھے۔

"نہیں۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد یہ کیس اکیلے فیاض کے بس کا روگ نہیں رہا"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"آپ اس کے ساتھ دو تین انسپکٹروں کی ڈیوٹی لگا دیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کتنی رقم چاہئے تمہیں"...... سر عبدالرحمن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"زیادہ نہیں ڈیڈی صرف پیشگی کے طور پر دس بارہ لاکھ روپے دے دیں"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس بارہ لاکھ۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں

ہو گیا"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کا بیٹا ہوں ڈیڈی۔ بھلا دس بارہ لاکھ جیسی حقیر رقم سے میرا دماغ کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ میں کسی ٹٹ پونجیے کا تو بیٹا نہیں ہوں کہ اتنی معمولی سی رقم دیکھ کر بگڑ جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ اتنا تو انعام بھی نہیں ملے گا۔ چلو میں تمہیں پانچ چھ ہزار دے دیتا ہوں"...... سر عبدالرحمن نے کوٹ کی جیب سے بٹوا نکالتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیں ڈیڈی۔ اب آپ کا بیٹا ہو کر میں خیرات لیتا ہوا اچھا تو نہیں لگتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"خیرات۔ کیا مطلب۔ یہ خیرات کا لفظ تم نے کیوں استعمال کیا ہے"...... سر عبدالرحمن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی۔ اس زمانے میں تو فقیر حضرات بھی لاکھ دو لاکھ روپے سے کم خیرات ہی نہیں لیتے۔ پانچ چھ ہزار تو ویسے ہی دروازے پر آنے والے گداگر کو دے دیئے جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ ان کے پاس حرام کی کمائی ہو گی۔ بہرحال چلو میں تمہیں ایک لاکھ کا چیک دے دیتا ہوں۔ لیکن سنو۔ تم نے بہرحال اس ہارڈ راک کے بارے میں کام کرنا ہے سمجھے۔ ورنہ جوتیاں مار کر سر توڑ دوں گا"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور بٹوے سے چیک بک نکال کر انہوں نے ایک چیک لکھا اور اسے بک سے علیحدہ کر کے عمران کی

طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ ڈیڈی ۔ چلو بشارت کے کچھ دن اچھے گزر جائیں گے"۔ عمران نے چیک لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا مطلب"...... سر عبدالرحمن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی ۔ آپ کو معلوم ہی نہیں ہے پچھلے دنوں بشارت کا بیٹا ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس لئے بشارت کافی مشکل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور بشارت کے بیٹے کا سرکاری طور پر علاج بھی ہو رہا ہے ۔ تمہیں ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ سر عبدالرحمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بیٹے کا علاج تو ہو رہا ہے ڈیڈی ۔ لیکن بیٹے کے بچوں کے اخراجات کے لئے وہ ٹیکسی چلاتا تھا ۔ ظاہر ہے اب آمدنی تو بند ہو گئی ہو گی ۔ ایک لاکھ کی رقم سے ان کے چند دن اچھے گزر جائیں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا بھی دے گا ۔ میرا کیا ہے میں اماں بی کی منت کر لوں گا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہی مصیبت ہے ۔ اس کو اس کی ماں نے بگاڑ رکھا ہے ۔ نانسنس"...... سر عبدالرحمن کی غصیلی آواز سنائی دی لیکن عمران تیزی سے قدم بڑھاتا دفتر سے باہر آ گیا۔

"یہ لو چیک رکھ لو ۔ اسے کیش کرا لینا اور اپنے پوتوں اور پوتیوں

پر خرچ کرنا ۔ ڈیڈی نے خاص طور پر تمہارے لئے دیا ہے"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چیک بشارت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ مگر بڑے صاحب نے تو کل مجھے پچاس ہزار روپے نقد دیئے ہیں بچوں کے لئے اور بڑی بیگم صاحبہ بھی مجھے دیتی رہتی ہیں ۔ وہ تو کل میرے گھر بھی آئی تھیں ۔ پھر"...... بشارت نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران اپنے ڈیڈی اور اماں بی کے اس ایثار پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کوئی بات نہیں ۔ یہ بھی رکھ لو ۔ ڈیڈی کا کوئی بھروسہ نہیں ۔ کسی وقت بھی انہیں غصہ آ گیا تو اگلا پچھلا سارا حساب دینا پڑ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا فیاض کے دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

رات کا وقت تھا۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ پاکیشیا کے دارالحکومت کے تقریباً وسط میں آٹھ منزلہ جدید تعمیر شدہ انتہائی شاندار میزو پلازہ کی عمارت اس وقت دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ پوری عمارت پر انتہائی خوبصورت روشنیوں کی سیٹنگ کی گئی تھی۔ آج پلازہ کا افتتاح تھا اور ایک مرکزی وزیر اس شاندار اور جدید پلازہ کا افتتاح کرنے والے تھے۔ پلازہ کی وسیع و عریض پارکنگ رنگ برنگی گاڑیوں سے تقریباً بھری ہوئی تھی۔ پلازہ کی عمارت بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ تقریب کا اہتمام انتہائی شاندار پیمانے پر کیا گیا تھا اور گذشتہ ایک ہفتے سے اس کی باقاعدہ اخبارات اور ٹیلی ویژن پر دلکش انداز میں مسلسل تشہیر بھی کی جا رہی تھی۔ اس پلازہ سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ایک اور رہائشی پلازہ کے ایک کمرے میں اس وقت پرنسز رشنی، اس کا سیکرٹری کھٹومل، اس کے دو باڈی گارڈز کے

علاوہ رانسن اور اس کے ساتھ دو اور آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے کی بڑی سی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور اس کھڑکی میں سے پلازہ کی شاندار اور سجی ہوئی عمارت صاف اور واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی لیکن رانسن، پرنسز رشنی اور کھٹومل تینوں نے آنکھوں سے دور بینیں لگائی ہوئی تھیں۔

"کیا اتنے فاصلے سے اس پلازہ پر اٹیک کیا جا سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی سب کچھ آپ کے سامنے ہو گا اور آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ تھراڈ کس قدر طاقتور ہے اور یہ بھی اس کی طاقت کا انتہائی معمولی سا مظاہرہ ہو گا"...... رانسن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن پرنسز۔ اس عمارت کی تباہی کے ساتھ ہی پاکیشیا حکومت اور اس کی ایجنسیاں پاگلوں کی طرح اسے تباہ کرنے والوں کی تلاش میں نکل پڑیں گی۔ ایسی صورت میں کیا ہم خطرے کی زد میں نہ ہوں گے"...... کھٹومل نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں کھٹومل صاحب۔ ہم اس عمارت سے اتنے فاصلے پر ہیں کہ کسی کے تصور میں بھی نہیں آسکے گا کہ اس قدر فاصلے سے اتنی بڑی عمارت کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر کوئی دھماکہ بھی نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی میزائل اڑ کر وہاں جاتا دکھائی دے گا۔ بس ایک سرخ رنگ کی لکیر پلک جھپکنے کے لئے نظر آئے گی اور اس کے بعد معاملہ ختم"...... رانسن نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"کٹھول کی بات درست بھی ہو سکتی ہے۔ اگر اس لکیر کو مارک کر لیا گیا تو وہ لوگ واقعی ہماری بوٹیاں اڑا دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناپال اور پاکیشیا کے درمیان تعلقات بھی شدید بحران کا شکار ہو جائیں گے"...... پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی اس عمارت کا انتخاب کیا ہے اور اس کا وقت بھی کہ جس وقت اس کا افتتاح ہو رہا ہو۔ اب آپ خود ہی پریشان ہو رہی ہیں"...... رانسن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب یہاں گہما گہمی دیکھ کر مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔ سینکڑوں افراد یہاں موجود ہیں۔ میرے ذہن میں اس قدر گہما گہمی نہ تھی"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اب کیا کہہ سکتا ہوں۔ جیسے آپ کہیں"...... رانسن نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ تجربہ اس وقت کرنا چاہئے جب تقریب ختم ہو جائے۔ اس طرح ہمیں مارک نہ کیا جا سکے گا"۔ کٹھول نے کہا۔

"اگر ایسی صورت ہے تو پھر کسی ویران عمارت پر بھی تو تجربہ کیا جا سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"میں نے تو آپ کو صرف تجربہ دکھانا ہے۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ عمارت ویران ہو یا آباد"...... رانسن نے جواب دیا۔

"مسٹر رانسن۔ تھراڈ کا انسانوں پر کیا اثر ہو گا"...... اچانک پرنسز رشنی نے کہا۔

"وہ پلک جھپکنے میں ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کی لاشیں کوئلہ بن جائیں گی۔ بالکل اس طرح جیسے آسمانی بجلی گرنے سے آدمی جل کر کوئلہ بن جاتا ہے"...... رانسن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آسمان پر گہرے بادل موجود ہیں۔ بجلی بھی چمک رہی ہے۔ ویری گڈ۔ اس صورت میں ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ میں صرف اس لئے خوفزدہ تھی کہ کہیں شک وشبہ کی ڈور کا سرا ہم تک نہ پہنچ جائے۔ اب تمہاری اس بات نے ساری صورت حال ہی تبدیل کر دی ہے کہ انسانی لاشیں اس طرح معلوم ہوں گی جیسے آسمانی بجلی گرنے سے ہوتی ہیں۔ اب تھراڈ کی لکیر کو بھی آسمانی بجلی ہی سمجھا جائے گا۔ اس طرح یہ سب کچھ قدرتی ہو گا اور ہم تک کسی قسم کا شبہ تک نہ ہو سکے گا۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو رانسن کے چہرے پر بے اختیار اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

"دوسری بات یہ ہے کہ اس واقعہ کی ظاہر ہے تفصیل سے خبریں شائع کی جائیں گی۔ پوری دنیا کے ٹیلی ویژن اس کی تشہیر کریں گے۔ اس طرح شاہ ناپال کو بھی اس ہتھیار کی اہمیت کا صحیح معنوں میں احساس ہو جائے گا"...... رانسن نے کہا اور اس بار پرنسز رشنی کے ساتھ ساتھ کٹھول نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ وہ طاقتور دوربینیں آنکھوں سے لگائے ہوئے تھے اس لئے پلازہ کے سامنے موجود لوگ انہیں بالکل اس طرح نظر آ رہے تھے جیسے وہ ان سے چند گز کے

فاصلے پر موجود ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد سائرن بجنے کی ہلکی سی آوازیں سنائی دیں اس کے ساتھ ہی بڑی بڑی اور جدید کاروں کا ایک پورا قافلہ پلازہ کے سامنے آکر رکا اور کاروں میں سے افراد نکل کر پلازہ کی عمارت میں داخل ہونے لگے ۔ ان میں ایک مرکزی وزیر تھا جو اس پلازہ کا افتتاح کرنے آرہا تھا جب سب لوگ اندر چلے گئے تو باہر صرف کاریں اور ڈرائیور قسم کے لوگ نظر آنے لگے تو پرنسز رشنی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دور بین آنکھوں سے ہٹادی ۔

" اب ٹارگٹ کو ہٹ کر دو" ...... پرنسز رشنی نے رانسن سے کہا تو رانسن نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دور بین کو آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکا لیا ۔ کھومل البتہ اسی طرح دور بین آنکھوں سے لگائے ہوئے تھا ۔ رانسن نے جیب سے ایک سرخ رنگ کا بھدا سا پستول نکالا جس کا دستہ بڑا اور نال بہت چھوٹی سی تھی ۔ نال کا آخری سرا نوکدار سا تھا جس کے درمیان سوئی جیسا باریک سوراخ تھا ۔ رانسن نے پستول کی نال کا رخ اس شاندار پلازہ کی طرف کیا اور عین اسی لمحے بجلی زور سے چمکی ۔ اس کے ساتھ ہی رانسن نے بھی ٹریگر دبا دیا ۔ پستول کی نال سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکلی اور لکیر کی طرح تیزی سے پلازہ کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے فضا میں کسی نے سرخ رنگ کا خط سا کھینچ دیا ہو ۔ چند لمحوں بعد لکیر کا آخری سرا اس پلازہ سے جا کر ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ پلازہ سے اتنی دور بیٹھے ہوئے وہ سب لوگ بے اختیار اچھل سے پڑے ۔ انہیں

ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی خوفناک زلزلہ آگیا ہو ۔ انہیں کھڑکیوں اور دروازوں پر لگے ہوئے شیشے ٹوٹنے کی آوازیں بھی سنائی دیں اور پوری عمارت ایک لمحے کے لئے اس طرح ہلی کہ جیسے ابھی دھڑام سے گر پڑے گی ۔ پرنسز رشنی کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا تھا لیکن دوسرے لمحے سامنے موجود پلازہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ انتہائی شاندار پلازہ اب واقعی ڈھیر کی صورت میں بکھرا ہوا نظر آرہا تھا ۔ نہ صرف پلازہ بلکہ اردگرد کی کئی عمارتیں بھی ملبے کا ڈھیر بن گئی تھیں ۔ ہر طرف گہرے سیاہ رنگ کے دھوئیں کے بادل سے پھیل گئے تھے ۔ چند لمحوں کے لئے تو اس خوفناک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی پھر اچانک چیخ وپکار اور شور کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس سارے علاقے میں اچانک قیامت آگئی ہو ۔ لوگ چیختے ہوئے عمارتوں سے نکل رہے تھے پھر ہر طرف تیز سائرن بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ڈھیر ہوئی عمارتوں کے گرد پولیس کی سائرن بجاتی ہوئی جیپیں اکٹھی ہونا شروع ہوگئیں ۔

" حیرت ہے ۔ اس قدر طاقتور اسلحے کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتی رانسن ۔ بے فکر رہو ۔ اب ناپال اپنے خزانے کا منہ تم پر کھول دے گا ۔ اب ناپال کو اس ہتھیار پر مناپلی ہوگی اور ناپال سپر پاور بن جائے گا ۔ ویری گڈ رانسن ۔ ویری گڈ" ...... پرنسز رشنی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رانسن کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی ۔

"ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ورنہ سارا علاقہ پولیس گھیر لے گی اور ایک ایک عمارت اور ایک ایک آدمی کی تلاشی شروع ہو جائے گی"...... کٹھومل نے اضطراب بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہمیں فوراً ناپال کے سفارت خانے پہنچ جانا چاہئے۔ میں وہاں سے ہاٹ لائن پر شاہ ناپال سے خود بات کرنا چاہتی ہوں۔ وہ میری کال کے منتظر ہوں گے"...... پرنسز رشنی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور رانسن جس نے وہ بھدا سا پستول واپس جیب میں ڈال لیا تھا۔ کرسی سے اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ باہر ہر طرف افراتفری کا سا عالم تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی کو دوسرے کا کوئی احساس نہیں اور لوگ شدید خوف کے عالم میں جدھر منہ اٹھتا تھا بغیر سوچے سمجھے بھاگے چلے جا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی ناپال کے سفارت خانے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کٹھومل بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر پرنسز رشنی تھی عقبی سیٹ پر رانسن موجود تھا۔ باڈی گارڈز عقب میں آنے والی دوسری کار میں تھے۔ ہر طرف پولیس کی گاڑیاں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"کوئی ہمیں روک نہ لے"...... پرنسز رشنی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس وقت کسی کو اپنا ہوش نہیں ہے۔ ہمیں کس نے روکنا ہے

ویسے بھی ہمارے پاس سفارت خانے کے مخصوص کارڈ ہیں"۔ کٹھومل نے جواب دیا۔

"مجھے خطرہ صرف تھراڈ پسٹل سے ہے۔ اگر یہ برآمد ہو گیا تو بہت برا ہو گا"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں پرنسز۔ یہ اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اسے مختلف پارٹس میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور میں نے اسے پارٹس میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب یہ کسی صورت بھی بطور پسٹل سمجھا نہیں جا سکتا"...... عقب میں بیٹھے ہوئے رانسن نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... پرنسز رشنی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی۔ رانسن نے جیب سے ایک ڈبہ نکال کر اسے کھولا تو رشنی یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ڈبے میں پائپ اور اس کا تمباکو وغیرہ رکھا ہوا تھا۔

"یہ تو پائپ اور اس کا تمباکو ہے"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو رانسن نے مسکراتے ہوئے ڈبے کی سائیڈ کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں دبایا تو پائپ اور تمباکو والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا۔ اب نیچے واقعی تھراڈ پسٹل مختلف پارٹس کی صورت میں رکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ویری گڈ رانسن۔ تم تو مجھے قدم قدم پر حیران کئے جا رہے ہو۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں پرنسز۔ اتنا بڑا پراجیکٹ بنانے والے احمق نہیں

ہوا کرتے"...... رانسن نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور پرنسز رشنی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے رانسن کی بات پر مکمل یقین آگیا ہو۔

عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی دارالحکومت کے مضافاتی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر فیاض بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آخر کچھ بتاؤ تو سہی کہ تم کہاں جا رہے ہو"...... فیاض نے اس بار خاصے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری فائل میں ایک آدمی نسپال کا ذکر موجود ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"نسپال۔ یہ نام تو اس اجمل نے اپنے بیان میں لیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے اس دھندے میں نسپال نے لگایا تھا۔ پھر نسپال ملک سے چلا گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہی بات تھی"...... فیاض نے جواب دیا۔

"تمہاری یادداشت واقعی حیرت انگیز ہے۔ کیا کھاتے رہتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم میری یادداشت کو گولی مارو۔ یہ بتاؤ کہ تم جا کہاں رہے ہو اور تم نے نسپال کا ذکر کیوں کیا ہے"...... فیاض نے کہا۔

"اس آدمی اجمل نے تو یہی بیان دیا ہے کہ نسپال ملک سے جا چکا ہے۔ لیکن تم نے خود بھی تو تحقیقات کی ہو گی کہ اس کا بیان سچ بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تو میں اس صورت میں کرتا جب اس کی کوئی اہمیت ہوتی منشیات کے دھندے میں تو ہزاروں افراد شامل ہوتے ہیں۔ میں کس کس کی تحقیقات کرتا پھروں۔ لیکن تم اس بات میں کیوں اس قدر دلچسپی لے رہے ہو۔ کیا تم نسپال کو جانتے ہو"...... فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اس وقت ہم نسپال سے ملنے ہی جا رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض بری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کون ہے وہ اور تم اسے کیسے جانتے ہو"...... فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"نسپال ناپالی باشندہ ہے لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں رہ رہا ہے۔ وہ ناپالی سفارت خانے میں کسی اہم عہدے پر بھی فائز رہا ہے لیکن پھر شاہ ناپال کے خلاف ایک سازش کے الزام میں اسے گرفتار کر لیا گیا لیکن اس پر جرم ثابت نہ ہو سکا تو اسے ملازمت سے نکال دیا

گیا اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ نسپال نے اب پاکیشیا کی شہریت حاصل کر رکھی ہے اور وہ ہوٹل بزنس سے منسلک ہے شہر کے کئی ہوٹلوں کی ملکیت اس کے پاس ہے۔ خاصا بااثر آدمی ہے۔ اس کا نام ہارڈ راک والی فائل میں پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ نسپال یقیناً اس ہارڈ راک میں خاص اہمیت رکھتا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خود اس تنظیم کا کوئی بڑا ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم پہلے اسے ٹٹول لیں"...... عمران نے کہا۔ تو فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اگر ایسا ہے تو واقعی یہ اہم کلیو ہے۔ مجھے تو خیال تک نہ تھا کہ یہ اس قدر اہم آدمی بھی ہو سکتا ہے لیکن تم اس کے بارے میں اس قدر تفصیل سے کیسے جانتے ہو"..... فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک دو بار اس سے ملاقات ہو چکی ہے۔ میرا ایک دوست بھی ہوٹل بزنس سے متعلق ہے اس کے ساتھ اور اس نے مجھے اس کے بارے میں یہ تفصیلات بتائی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جب میرے دوست نے ڈیڈی کے حوالے سے میرا تعارف کرایا تو نسپال نے مجھ میں خاصی دلچسپی لینا شروع کر دی اور اس نے مجھے اپنا کارڈ دیا تھا کہ میں اس کے گھر آؤں۔ وہ مجھے اپنی خوبصورت ناپالی بیوی سے ملانا چاہتا تھا لیکن تم جانتے ہو کہ مجھے اس بیوی ٹائپ کی مخلوق سے ملنے کا قطعاً شوق نہیں ہے۔ اس لئے میں نہ جا سکا۔ اب نسپال کا نام فائل میں پڑھتے ہی میرے ذہن میں اس کا پتہ بھی آ گیا اور ساری باتیں بھی"۔

عمران نے جواب دیا۔

" لیکن یہ ملاقاتیں کب ہوئی تھیں۔ تم نے تو آج تک اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کیا"...... فیاض نے کہا۔

" تم سے تو ذکر اس وقت کرتا جب میں اس کے گھر جا کر اس سے ملاقات کرتا۔ پھر ہی میں تمہیں بتا سکتا کہ بقول نسپال اس کی بیوی خوبصورت بھی ہے یا نہیں اور ظاہر ہے اس کے بغیر تم نے نسپال میں کیا دلچسپی لینی تھی"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" خواہ مخواہ کی بکواس مت کیا کرو۔ تمہیں اس سے کیا دلچسپی تھی کہ تم اس سے ملاقاتیں کرتے رہے ہو"...... فیاض نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مجھے نسپال سے زیادہ شاہ ناپال کے خلاف اس سازش سے دلچسپی تھی جس میں نسپال کو ملوث کیا گیا تھا۔ لیکن پھر میری دلچسپی اس لئے ختم ہو گئی کہ مجھے اس سلسلے میں جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق یہ محض الزام تھا۔ حقیقت میں کوئی سازش نہ ہوئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن اس اجمل نے تو بتایا ہے کہ وہ ملک سے باہر جا چکا ہے۔ تمہاری ملاقاتیں بھی کافی عرصہ پہلے ہوئی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے وہ اب وہاں نہ رہتا ہو"...... فیاض نے کہا۔

" نہیں۔ اجمل نے یا تو غلط بیانی سے کام لیا ہے یا پھر اسے یہی بتایا

لیا ہو گا۔ کیونکہ میں نے گذشتہ روز بھی اخبار میں نسپال کا نام پڑھا ہے دارالحکومت میں بننے والے ایک نئے سینما کے بارے میں خبر تھی اور نسپال کو اس کا مالک بتایا گیا تھا اور نسپال اس کے افتتاح میں بھی شامل تھا"...... عمران نے جواب دیا۔ تو فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ نسپال صاحب خاصے امیر آدمی ہوں گے۔ لیکن پھر ان کا ایک عام منشیات کے کیریئر اجمل سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... فیاض نے کہا۔

" ہو سکتا ہے اس ساری امارت کا اصل راز منشیات ہی ہو اور یہ لوگ کیریئرز کی تلاش میں رہتے ہوں کیونکہ کیریئرز یعنی منشیات سپلائی کرنے اور لے آنے اور لے جانے والے افراد کے سر پر ہی سارا دھندہ ہوتا ہے۔ ایک ایسے بااعتماد کیریئر کا مل جانا ان کے نزدیک انتہائی خوش نصیبی سمجھا جاتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اجمل سے نسپال نے ذاتی طور پر ملاقاتیں کی ہوں"...... عمران نے کہا اور فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہوئی۔ یہ کالونی ابھی حال ہی میں قائم ہوئی تھی۔ یہاں بہت بڑی بڑی اور عالیشان کوٹھیاں تھیں۔ عمران نے کافی آگے جا کر ایک عظیم الشان اور انتہائی وسیع و عریض کوٹھی کے گیٹ پر جا کر کار روک دی۔ گیٹ پر واقع نسپال کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ عمران کی کار رکتے ہی ان میں سے ایک مسلح آدمی آگے

بڑھ آیا۔

"نسپال صاحب سے کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا علی عمران اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض ان سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو فیاض کا پھولا ہوا سینہ چند انچ مزید پھول گیا اور اس کی گردن اس طرح اکڑ گئی جیسے اچانک گردن میں کسی نے لوہے کا راڈ لگا دیا ہو۔

"میں پھاٹک کھولتا ہوں جناب۔ آپ اندر تشریف لے جائیں"...... دربان نے مرعوب ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھول دیا گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی وسیع و عریض لان کو کراس کر کے اس نے کار پورچ میں روک دی جہاں پہلے ہی ایک جدید ماڈل کی مرسڈیز موجود تھی۔ کار روک کر عمران اور فیاض نیچے اترے تو برآمدے میں سے ایک نوجوان اتر کر ان کے قریب آیا۔

"میں صاحب کا سیکرٹری ہوں۔ میرا نام راحت ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے ایک بار پھر وہی تعارف دوہرا دیا جو اس سے پہلے اس نے دربان کو بتایا تھا۔

"اوہ۔ تشریف لائیے"...... سیکرٹری راحت نے بھی مرعوبانہ لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

"یہ تو واقعی بے حد امیر آدمی ہے"...... فیاض نے ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تمہارا اور ڈیڈی کا تعارف کرایا ہے۔ تم سے تو یہ لازماً ڈر جائے گا اور ملاقات کرے گا۔ اگر میں خالی اپنا نام لیتا تو شاید یہ ملنا بھی گوارا نہ کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض کا اکڑا ہوا جسم مزید اکڑ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد مگر بھاری جسم کا ادھیڑ عمر ناپالی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گو گھریلو لباس تھا لیکن پھر بھی یہ لباس بے حد قیمتی تھا۔ اس کا چہرہ لومڑی جیسا تھا۔ خاص طور پر اس کی گھومتی ہوئی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی اور چہرے اور آنکھوں کی بناوٹ سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص حد درجہ چالاک اور عیار ذہن کا مالک ہے۔

"عمران صاحب۔ اتنے طویل عرصے بعد آپ سے ملاقات پر بے حد خوشی ہوئی ہے"...... آنے والے نے جو نسپال تھا مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی دعوت مجھے یاد تھی لیکن فرصت ہی نہ مل رہی تھی۔ یہ فیاض صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو اور یہ ان کی مہربانی ہے کہ مجھ جیسے عام آدمی سے دوستی رکھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نسپال بے اختیار ہنس پڑا۔

"ان کی ذہانت اور کارکردگی کی میں نے بے حد تعریفیں سن رکھی ہیں۔ آج ملاقات بھی ہو گئی"...... نسپال نے کہا اور پھر مصافحے اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ چند

لمحوں بعد ہی ملازم نے کافی لگادی اور وہ سب کافی سپ کرنے لگے۔

"آج کیسے میرا غریب خانہ یاد آگیا عمران صاحب"...... نسپال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے دعوت دیتے ہوئے ایک وعدہ کیا تھا"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نسپال بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ اچھا۔ اچھا۔ مجھے یاد ہے۔ لیکن آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ وہ میری بیوی واقعی بہت خوبصورت تھی لیکن ایک سال پہلے وہ ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو گئی ہے"...... نسپال نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بے حد افسوس ہوا۔ پھر تو آپ اتنی بڑی کوٹھی میں اکیلے رہتے ہوں گے"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تو واقعی نوکروں کے ساتھ اکیلا رہتا ہوں لیکن جلد ہی یہ تنہائی ختم ہو جائے گی اور آپ کو یہ سن کر واقعی حیرت ہو گی کہ شاہ ناپال کے خلاف سازش کی بنا پر مجھے سفارت خانے سے نکالا گیا تھا اور اب میری شادی شاہ ناپال کی ایک رشتہ دار خاتون سے ہی طے پائی ہے۔ چند ماہ بعد شادی ہو جائے گی۔ وہ بھی بے حد خوبصورت خاتون ہے۔ آپ سے ضرور ملواؤں گا"...... نسپال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کی شادی ناپال کے شاہی خاندان میں ہو رہی ہے۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی بے حد خوش قسمت ہیں۔ آپ کی ہونے والی بیوی شاہ

ناپال کی کیا لگتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ شاہ ناپال کی رشتے میں بھتیجی ہے۔ پرنسز رشنی کی بڑی بہن۔ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھی اور اب تک اس نے شادی نہیں کی۔ اب اس سے میری شادی ہو رہی ہے"...... نسپال نے جواب دیا۔

"شہزادی رشنی کی بہن۔ یہ وہی شہزادی رشنی تو نہیں ہیں جو ناپال کی رائل سروس کی چیف ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ آپ کا اندازہ درست ہے"...... نسپال نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے"...... چند لمحوں بعد نسپال نے ایک بار پھر سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی اجمل نامی ہے۔ منشیات کے دھندے میں ملوث ہے۔ وہ پکڑا گیا ہے۔ اس نے بیان دیا ہے کہ آپ نے اسے اس دھندے میں ڈالا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض تو اصرار کر رہا تھا کہ آپ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر کے آپ کو گرفتار کر لیا جائے لیکن جب اس نے مجھ سے ذکر کیا تو میں نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے اور اسی لئے میں اسے آپ سے ملانے کے لئے لایا ہوں تاکہ آپ اس سلسلے میں وضاحت کر دیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو فیاض مزید اکڑ کر بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے عمران کی بات سے اس کی اہمیت کافی بڑھ گئی تھی۔

"اجمل۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی اجمل کو نہیں جانتا اور پھر میرا

منشیات سے کیا تعلق۔ میں نے تو کبھی ایسے مکروہ دھندے میں ملوث ہونے کے بارے میں سوچا تک نہیں"...... نسپال نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میں نے فیاض سے بھی کی ہے۔ لیکن اس کا اصرار ہے کہ اجمل کا بیان درست ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"فیاض صاحب۔ میں واقعی کسی اجمل کو نہیں جانتا۔ اس نے یقیناً غلط بیانی کی ہو گی۔ ویسے بھی میرے تعلقات انتہائی اعلیٰ سطح پر ہیں۔ صدر مملکت تک مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اپنی شرافت کا صدر مملکت سے ثبوت دلا دوں"...... نسپال نے درپردہ فیاض پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اجمل کو پھر آپ کا نام لینے کی کیا ضرورت تھی"...... فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فیاض ایسے معاملات میں گھاگ ہے۔ وہ بھلا اتنی آسانی سے رعب میں کہاں آنے والا تھا۔

"ضرور اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی"...... نسپال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ جہاں تک آپ کے اعلیٰ حکام یا صدر مملکت سے تعلقات کی بات ہے تو سنٹرل انٹیلی جنس کی انکوائری کی راہ میں یہ تعلقات رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ آپ کو بہرحال اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنی ہو گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ

میرے ساتھ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو چلیں تاکہ اجمل کو آپ کے سامنے لا کر مزید انکوائری کی جا سکے"...... فیاض کا لہجہ اب بے حد سرد ہو گیا تھا اور نسپال کے چہرے پر پہلی بار تشویش کے آثار نمودار ہوئے۔

"اس طرح تو میری بے حد بے عزتی ہو گی۔ آپ ایسا کریں کہ اس اجمل کو یہاں لے آئیں۔ اس سلسلے میں آپ جو خدمت کہیں میں کرنے کے لئے تیار ہوں"...... نسپال نے اس بار قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ آپ کو ہی وہاں چلنا ہو گا اور یہ بتا دوں کہ میں تو عمران کی وجہ سے آپ کو عزت دے رہا ہوں ورنہ آپ کا وارنٹ گرفتاری میری جیب میں ہے"...... فیاض اور زیادہ اکڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز۔ آپ فیاض صاحب کو سمجھائیں۔ آپ میری پوزیشن سمجھتے ہیں"...... نسپال نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نسپال صاحب۔ مسئلہ بہت سیریس ہے۔ آپ ڈیڈی کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ ان معاملات میں بے حد اصول پسند ہیں۔ ابھی بات ان تک نہیں پہنچی ورنہ صدر مملکت بھی انہیں کسی کی سفارش کرنے سے ڈرتے ہیں۔ پھر یہ مسئلہ ایک تنظیم کا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تنظیم۔ کون سی تنظیم۔ کس تنظیم کا"...... نسپال نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہارڈراک"...... عمران نے جواب دیا تو نسپال بری طرح چونک پڑا۔اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش بھرے تاثرات نمودار ہو گئے۔لیکن پھر فوراً ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"ٹھیک ہے۔پھر مجھے اپنے وکیل کو بلانا ہوگا۔وہ آپ سے خود ہی قانون کی زبان میں بات کر لیں گے"...... نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ تعلقات سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں۔آپ کا ردعمل بتا رہا ہے کہ آپ کا کوئی نہ کوئی تعلق ہارڈراک سے ہے حالانکہ میں اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ اجمل نے آپ کو صرف اس لئے ملوث کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ امیر آدمی ہیں۔آپ اسے چھڑوا لیں گے"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"عمران صاحب۔آپ یقین کریں۔میرا کوئی تعلق ہارڈراک سے نہیں ہے البتہ میں نے اس کا نام ضرور سنا ہوا ہے اور بس"...... نسپال نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو بیٹھ جائیں اور مجھے تفصیل بتائیں۔میرا وعدہ ہے کہ اگر آپ نے اس تنظیم کے بارے میں کوئی کلیو دے دیا تو آپ کا نام ان معاملات سے حذف کر دیا جائے گا۔ورنہ آپ انٹیلی جنس کے اختیارات سے تو بخوبی واقف ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا تو نسپال واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ یقین کریں کہ مجھے اس بارے میں قطعاً کوئی معلومات نہیں

ہیں اور نہ میرا تعلق منشیات کی کسی تنظیم سے ہے۔البتہ میں اس سلسلے میں ایک کلیو دے سکتا ہوں۔ہوٹل بزنس سے متعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اتنا معلوم ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر جام نگر میں ہے اور کوئی افضل خان نامی غنڈہ اس کا کرتا دھرتا ہے"...... نسپال نے جواب دیا۔

"افضل خان تو چند روز ہوئے ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو نسپال بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔وہ تو بہت بڑا غنڈہ تھا۔اس کے تعلقات تو براہ راست چیف سے تھے"...... نسپال نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ نسپال صاحب۔صرف ایک منٹ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری۔اب میں مزید وقت نہیں دے سکتا"...... نسپال نے دروازے کے قریب پہنچ کر مڑتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک منٹ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا تو نسپال ہونٹ بھینچے دروازے پر ہی رک گیا۔لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف قالین پر جا گرا۔عمران کا بازو اچانک گھوما تھا اور نسپال کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز اس قدر زور دار تھی کہ نسپال کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی اس

میں دب کر رہ گئی تھی۔ نسپال نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی
لیکن عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس
طرح اٹھا کر صوفے پر پٹخ دیا جیسے نسپال کے جسم میں گوشت اور ہڈیوں
کی بجائے صرف ہوا بھری ہوئی ہو۔ فیاض حیرت سے منہ کھولے
کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کی شاید سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ یہ سب کچھ
اچانک کیا ہو گیا ہے۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو ایک لمحے میں دل میں گولی اتار دوں
گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھاری
ریوالور نظر آرہا تھا۔ نسپال کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ وہ لمبے
لمبے سانس لے رہا تھا۔

"تت۔ تت۔ تم۔ یہ۔ یہ۔ یہ۔ مم۔ مم۔ میں"...... نسپال نے
کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ
بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا عمران۔ اس آدمی نے تو قیامت توڑ دینی
ہے"...... فیاض نے پہلی بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس ہتھکڑی تو ہو گی۔ اسے لگا دو"...... عمران نے مڑ
کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر کیوں"...... فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس اس وقت وارنٹ گرفتاری نہیں ہے۔ میں

اسے ہتھکڑی نہیں لگا سکتا۔ تمہارے ڈیڈی کھڑے کھڑے میری کھال
اتار دیں گے"...... فیاض نے عمران کے غصے کے باوجود صاف جواب
دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ چبائے اور پھر آگے بڑھ
کر اس نے ڈرائنگ روم کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا تاکہ فوری
طور پر کوئی مداخلت نہ ہو سکے۔

"تو تم ہارڈراک کا مشن خود مکمل نہیں کرنا چاہتے"۔ عمران نے
دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"کرنا تو چاہتا ہوں لیکن"...... فیاض نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"سنو۔ یہ ہارڈراک کا اہم مہرہ ہے۔ اگر اسے ذرا سی بھی ڈھیل مل
گئی تو پھر یہ آئندہ کسی صورت بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ ڈیڈی کو میں خود
جواب دے دوں گا۔ تم اس کی فکر مت کرو"...... عمران نے اسے
سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں وارنٹ گرفتاری کے بغیر اسے
ہتھکڑی نہیں لگا سکتا"...... فیاض نے ایک بار پھر صاف جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو
کہ تم واپس ہیڈ کوارٹر جاؤ اور اس کا وارنٹ گرفتاری بنوا کر لے آؤ۔
میں اس وقت تک یہیں رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں پھر اپنی جیپ منگوالوں"...... فیاض نے کہا اور آگے بڑھ کر

اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے انسپکٹر ہیڈ کوارٹر سے بات کی اور اسے یہاں کا پتہ بتا کر فوری طور پر جیپ لے آنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کتنی دیر میں جیپ یہاں پہنچے گی"...... عمران نے کہا۔

"بیس پچیس منٹ تو لگ ہی جائیں گے"...... فیاض نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اب بھی وقت ہے عمران۔ اچھی طرح سوچ لو۔ یہ آدمی ہوش میں آتے ہی قیامت برپا کر دے گا اور اس کے خلاف ہمارے پاس کوئی واضح ثبوت بھی موجود نہیں ہے"...... فیاض نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ فی الحال تم شک کی بنا پر عارضی وارنٹ گرفتاری بنوا کر لے آؤ۔ ثبوت میں خود مہیا کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور فیاض نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر جب کافی وقت گزر گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

"اب باہر جاؤ۔ تمہاری جیپ پہنچنے ہی والی ہو گی"...... عمران نے کہا اور فیاض سرہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران بھی فیاض کے پیچھے باہر آگیا۔ اس نے دیکھا کہ باہر پورچ اور لان میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ سیکرٹری بھی کہیں نظر نہ آرہا تھا۔ فیاض تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد وہ پھاٹک کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی

لمحے ایک راہداری سے وہ سیکرٹری برآمد ہوا۔

"جناب۔ آپ یہاں کھڑے ہیں۔ صاحب کہاں ہیں"۔ سیکرٹری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اندر ہیں۔ ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے۔ میں تمہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا تو سیکرٹری بوکھلائے ہوئے انداز میں ڈرائینگ روم کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ پھر جیسے ہی سیکرٹری کمرے میں داخل ہوا۔ عمران کا ہاتھ گھوما اور سیکرٹری چیخ مار کر اچھل کر قالین پر گرا اور پھر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران کی لات گھومی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اسے دنیا ومافیہا سے بے خبر کر دیا۔ عمران نے جھک کر صوفے پر پہلو کے بل بے ہوش پڑے ہوئے نسپال کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے اٹھا کر کمرے سے باہر آگیا۔ باہر اب کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے نسپال کو اپنی کار کی عقبی سیٹ کے درمیانی جگہ پر لٹایا اور پھر ڈگی کھول کر اس نے اس میں سے کار پر ڈالے جانے والا کپڑا نکالا اور نسپال کے جسم پر ڈال دیا۔ پھر اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار کو بیک کر کے اس نے موڑا اور تیزی سے واپس پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس نے ہارن دیا تو باہر موجود مسلح افراد نے پھاٹک کھول دیا اور عمران کار آگے بڑھا کر لے گیا۔

"سپرنٹنڈنٹ صاحب چلے گئے ہیں"...... عمران نے کار گیٹ سے باہر نکال کر روکتے ہوئے مسلح دربان سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ان کی آفس جیپ آئی تھی۔وہ اس میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں"...... دربان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے کار آگے بڑھا لے گیا۔کالونی سے باہر نکل کر اس نے کار ایک ریستوران کے پاس نصب پبلک فون بوتھ کے قریب جا کر روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔اس نے سکے ڈالے اور رسیور اٹھا کر اس نے فیاض کے نمبر ڈائل کر دیئے۔اسے اندازہ تھا کہ فیاض ابھی ہیڈ کوارٹر پہنچا ہو گا۔

"سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس فیاض بول رہا ہوں"۔رابطہ قائم ہوتے ہی فیاض کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں فیاض۔اب وارنٹ گرفتاری کی ضرورت نہیں ہے۔میں نسپال کو کوٹھی سے نکال لایا ہوں۔جلد ہی تمہیں دوبارہ فون کروں گا۔پھر تم اسے مع ثبوت آ کر لے جانا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے بات سنے بغیر ہی رسیور رکھا اور فون بوتھ سے نکل کر دوبارہ کار میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔رانا ہاؤس پہنچ کر عمران نے جوزف کو بلا کر اسے نسپال کو اٹھا کر بلیک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسی میں جکڑنے کا کہہ کر وہ خود اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔جس میں فون موجود تھا۔اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن پھر اس نے پورے نمبر ڈائل کیے بغیر ہی رسیور رکھ دیا۔اس کا خیال تھا کہ وہ ڈیڈی کو فون کر کے

انہیں تفصیل بتا دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ وہ اپنے ڈیڈی کی طبیعت سے واقف تھا۔وہ بغیر کسی وارنٹ گرفتاری کے کسی آدمی کے اغوا کو بہت بڑا جرم سمجھتے تھے اور اس لحاظ سے الٹا ڈیڈی بھی ان کے گلے پڑ سکتے تھے۔اس نے سوچا کہ پہلے نسپال سے تفصیلی بات چیت کر لے پھر جیسی پوزیشن ہو گی ویسے ہی کرے گا۔چنانچہ وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکلا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک روم میں نسپال کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن اس کی گردن بدستور ڈھلکی ہوئی تھی۔جوزف اور جوانا دونوں وہیں موجود تھے۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔عمران نے نسپال کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے نسپال کا سر پکڑ کر اسے سیدھا کیا اور دوسرا ہاتھ اس کی ناک اور منہ پر رکھ کر دبا دیا۔چند لمحوں بعد جب نسپال کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹا لیا اور پیچھے ہٹ کر جوانا کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔چند لمحوں بعد نسپال نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"مم۔مم۔میں کہاں ہوں۔یہ۔یہ۔اوہ۔تم۔تم۔مگر یہ کیا ہے یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... نسپال نے ہوش میں آتے

ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ مسٹر نسپال ۔ ورنہ یہ دونوں دیو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالیں گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو نسپال کے جسم نے بے اختیار جھٹکا لیا اور اس کی چندھی چندھی آنکھیں پوری طرح پھیل گئیں۔

"تم ۔ تم عمران ۔ مگر یہ تم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے"۔ نسپال نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت جس جگہ ہو یہاں تمہاری چیخیں ان دیواروں سے ہی ٹکرا کر رہ جائیں گی ۔ تمہاری سلامتی اسی میں ہے کہ تم ہارڈ راک کے بارے میں تمام تفصیلات مجھے بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا

"مم ۔ میں تو کچھ بھی نہیں جانتا"...... نسپال نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوانا"...... عمران نے گردن موڑ کر ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے مستعد لہجے میں جواب دیا۔

"نسپال کے بازو کی ہڈی توڑ دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا سرہلاتا ہوا نسپال کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ پلیز رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ"...... نسپال نے جب جوانا کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے

ہوئے دیکھا تو وہ خوف کے مارے ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔

"آخری وارننگ ہے نسپال تمہارے لئے ۔ اس کے بعد اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالی جائے گی ۔ سمجھے"...... عمران کا لہجہ اور بھی سرد ہو گیا۔

"پلیز ۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے کچھ نہ کہو گے ۔ مجھے زندہ چھوڑ دو گے ۔ میں جو کچھ جانتا ہوں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... نسپال نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کی ساری اکڑ اس طرح غائب ہو چکی تھی جیسے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے ۔

"تمہاری تسلی کے لئے وعدہ کر لیتا ہوں جبکہ میں پہلے بھی تم سے کہہ چکا ہوں کہ اگر تم نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تو تمہیں آزاد کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ وعدہ بھی کر لیا۔

"ہارڈ راک منشیات کی بہت بڑی تنظیم ہے ۔ اس کا چیف رانسن ہے جو ناپال میں رہتا ہے ۔ ناپال میں اس کا ہوٹل ہے اس ہوٹل کا نام ریڈ ماؤنٹین ہے یہاں پاکیشیا میں اس تنظیم کا چیف افضل خان ہے ۔ میں پہلے اس تنظیم سے متعلق تھا لیکن پھر میں نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ میری شادی ناپال کے شاہی خاندان میں طے پا گئی تھی اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا تھا ۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ شاہ ناپال تک یہ بات پہنچ جائے کہ میرا تعلق منشیات سے ہے ۔ مجھے اس تنظیم کو چھوڑے ایک سال ہو گیا ہے ۔ افضل خان میری جگہ یہاں کا چیف بنا

تھا اور اس نے چیف بننے کے بعد سارا سیٹ اپ نیا بنا لیا تھا۔ میرے زمانے کے تمام آدمیوں کو یا تو اس نے ہلاک کر دیا تھا یا انہیں پاکیشیا سے باہر بھجوا دیا تھا۔ اجمل میرا نائب تھا۔ بہرحال جب سے میں نے اسے چھوڑا ہے پھر میں نے اس سے کوئی تعلق نہیں رکھا"...... نسپال نے جواب دیا۔

"لیکن ایسی تنظیمیں چھوڑ جانے والوں کو زندہ نہیں چھوڑا کرتیں۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تم اسے چھوڑ دو اور پھر زندہ بھی رہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن میرے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ اس کی بھی ایک وجہ ہے۔ رانسن میری بدولت ناپال کے شاہ سے تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ منشیات کے ساتھ ساتھ کوئی خاص دفاعی ہتھیار بنانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک بار رانسن سے میری تفصیلی بات ہوئی تھی۔ وہ اس ہتھیار کو تھراڈ کہتے ہیں ان کے مطابق اس تھراڈ میں اتنی طاقت ہے کہ اس کا ایک مائیکرو گرام انتہائی طاقتور بارود سے بھی ہزاروں گنا زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ ان ہتھیاروں کو شاہ ناپال کی سرپرستی میں باقاعدہ تیار کر کے پوری دنیا کی سپر پاورز کو فروخت کیا جائے۔ وہ اس سلسلے میں سرکاری سرپرستی کے خواہش مند تھے تاکہ سپر پاور دنیا کوئی اور حکومت ان پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ میں نے اس سلسلے میں انہیں بتایا کہ اگر وہ رائل سروس کی چیف پرنسز رشنی کو کسی طرح قائل کر لیں تو تب ہی

ان کا کام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ تیار ہو گئے لیکن میں براہ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا۔ پرنسز رشنی کا پرسنل سیکرٹری کھٹول میرا گہرا دوست ہے۔ میں نے اسے رانسن سے بھاری رقم دلوا کر اسے اس کام پر آمادہ کر لیا کہ وہ پرنسز رشنی کو اس کام پر آمادہ کرے اور رانسن سے ملوا دے۔ پرنسز رشنی سرکاری کام سے دو ہفتوں کے لئے ایکریمیا گئی ہوئی تھی۔ کھٹول نے رانسن سے وعدہ کر لیا کہ جیسے ہی پرنسز رشنی ایکریمیا سے واپس آئیں گی وہ رانسن سے ان کی ملاقات کرا دے گا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس لئے جب تم نے بتایا کہ افضل خان ہلاک ہو چکا ہے تو میں حیران رہ گیا کیونکہ افضل خان تو رانسن کا خاص آدمی تھا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ چیف کا آدمی اس طرح چیف کی مرضی کے بغیر ہلاک کر دیا جائے۔ اس لئے میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا"...... نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس ہتھیار کا تم ذکر کر رہے ہو۔ یہ ہتھیار کہاں بنایا جا رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو رانسن نے بتایا تھا۔ ویسے وہ ناپال میں ہی رہتا ہے۔ اس لئے وہیں کام کر رہا ہو گا"...... نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم رانسن سے میرے سامنے بات کر سکتے ہو۔ اس سے معلوم کرو کہ پرنسز رشنی اس سے ملی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ انتہائی عیار اور چالاک آدمی ہے۔ اگر اسے ذرا بھی شبہ

ہو گیا تو پھر میں بھی اپنی رہائش گاہ سمیت جل کر راکھ ہو جاؤں گا"۔ نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے دوبارہ انکار کیا تو اس کا مطلب یہی ہو گا کہ تم تعاون نہیں کرنا چاہتے اور تعاون نہ کرنے کی صورت میں میرا وعدہ بھی ختم ہو جائے گا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"پلیز مجھے کچھ نہ کہو۔ چلو ٹھیک ہے۔ میں بات کر لیتا ہوں"۔ نسپال نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران نے جوزف کو کہہ کر کارڈلیس فون منگوایا اور ناپال کے رابطہ نمبر پریس کر کے اس نے نسپال کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کئے اور فون نسپال کی گردن سے لگا دیا۔

"ریڈ ماؤنٹین ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بھی بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"میں پاکیشیا سے نسپال بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"۔ نسپال نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف تو موجود نہیں ہیں۔ آپ مینجر راٹھور سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ راٹھور بول رہا ہوں۔ مینجر ریڈ ماؤنٹین ہوٹل"...... بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"نسپال بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ چیف سے بات کراؤ"۔ نسپال نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ لیکن چیف تو پاکیشیا گئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب اور کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... نسپال نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ پرنسز رشنی کے ساتھ گئے ہیں۔ آج صبح ہی روانہ ہوئے ہیں۔ ان کا وہاں کا پتہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا"...... نسپال نے کہا اور عمران نے فون پیس ہٹا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"کیسے معلوم کرو گے کہ رانسن کہاں ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"پرنسز رشنی ساتھ آئی ہے تو لامحالہ وہ مجھے فون کرے گی کیونکہ اس کی بہن کے ساتھ میری شادی ہونے والی ہے۔ وہ جب بھی پاکیشیا آتی ہے مجھے فون ضرور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ تو میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے"...... نسپال نے جواب دیا اور عمران نے محسوس کیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"او۔ کے۔ میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ لیکن ایک بات کا وعدہ تمہیں بھی کرنا ہو گا کہ اگر پرنسز رشنی تمہیں فون کرے تو تم نے اس سے رانسن کے بارے میں ضرور پوچھنا ہے۔ میں خود ہی تمہیں فون کر

کے تم سے معلوم کرلوں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پلیز عمران ۔ پرنسز رشنی کو یہ معلوم نہ ہو کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے ورنہ میری شادی خطرے میں پڑجائے گی اور میں شاہ ناپال کے شاہی خاندان میں ہر صورت میں شادی کرنا چاہتا ہوں ۔اس طرح میری انا کو تسکین ملے گی کہ جس شاہ ناپال نے مجھے ملازمت سے نکالا تھا اب میں اس کا ہی داماد ہوں"...... تسپال نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے تمہارے وعدے پر مکمل اعتماد ہے ۔ میں تم سے پورا پورا تعاون کروں گا"...... تسپال نے جواب دیا۔

"جوزف ۔ مسٹر تسپال کو آزاد کر کے انہیں عمارت سے باہر چھوڑ آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا اور اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

ہوٹل لالہ زار کے وسیع وعریض لان میں ہر طرف کرسیاں اور میزیں لگی ہوئی تھی ۔چونکہ گرمیوں کا موسم تھا اس لئے اس وقت لان کی تمام میزیں شہر کی اعلیٰ سوسائٹی کے افراد سے بھری ہوئی تھیں ۔ ایک کونے میں موجود میز کے گرد کیپٹن شکیل صفدر اور نعمانی بھی موجود تھے چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے وہ روزانہ ہی رات کو ہوٹل لالہ زار میں آکر بیٹھ جاتے اور رات کا کھانا وہیں کھاتے تھے اور پھر رات گئے تک ان کے درمیان گپ شپ ہوتی رہتی ۔لالہ زار ہوٹل کے اس لان سے نو تعمیر شدہ پلازہ کی عالیشان اور اونچی عمارت صاف نظر آرہی تھی ۔ عمارت کو انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا اور اس وقت ان کے درمیان اس پلازہ کے سلسلے میں ہی باتیں ہو رہی تھیں ۔

"پاکیشیا میں پلازہ بزنس کافی کامیاب جا رہا ہے ۔ ہر جگہ ایک سے

ایک نیا پلازہ تعمیر ہو رہا ہے مجھے تو یوں لگتا ہے کہ کچھ عرصے بعد یہاں ہر طرف پلازے ہی پلازے نظر آئیں گے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ اب اس نو تعمیر شدہ پلازہ کو دیکھو۔ کس قدر شاندار عمارت تعمیر کی گئی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ایسے پلازہ میں چونکہ ہر قسم کے سامان کی دکانیں ایک ہی جگہ اکٹھی مل جاتی ہیں۔ پھر ان میں شاپنگ کرنے والوں کو خاصی سہولتیں بھی مہیا ہوتی ہیں اس لئے لوگ ایسے پلازوں میں خریداری کرنے کو ترجیح دیتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صفدر اور نعمانی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران آج کل نجانے کیا کرتا پھر رہا ہے۔ میں نے جب بھی اس کے فلیٹ فون کیا وہ فلیٹ پر ملا ہی نہیں"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"وہ سیلانی آدمی ہے۔ ایک جگہ ٹک کر کیسے بیٹھ سکتا تھا اور ویسے بھی فارغ دنوں میں اس کی آوارہ گردی عروج پر ہوتی ہے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ گذشتہ کچھ عرصے سے میں ایک بات بڑی شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے کئی بار سوچا کہ سب ساتھیوں سے اس بارے میں بات کی جائے لیکن پھر میں اس کو ٹال گیا کہ اسے دوسروں کے ذاتی معاملات میں مداخلت بھی سمجھا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا تو نعمانی اور کیپٹن شکیل دونوں چونک

کر صفدر کی طرف دیکھنے لگے۔

"کون سی بات"...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ مس جولیا عمران کے سلسلے میں اپنے جذبات کی انتہا پر پہنچ چکی ہے لیکن عمران صاحب اسے کبھی سنجیدگی سے لیتے ہی نہیں۔ اگر یہی حال رہا تو مجھے خطرہ ہے کہ کسی روز جولیا کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے اور ہم ایک اچھی ساتھی سے ہاتھ دھو سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران کو اس بارے میں سنجیدہ کیا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح عمران اور مس جولیا کی شادی کرا دی جائے تو بہتر رہے گی"...... صفدر نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غلط نہیں بلکہ بچگانہ بات کی ہے۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو۔ ایسا ہونا ہی ناممکن ہے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا تم اپنی بات کی وضاحت کر سکتے ہو"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کی پابندیاں تو اپنی جگہ۔ اصل مسئلہ عمران کی اماں بی ہیں۔ عمران کی اماں بی پرانے خیالات کی خاتون ہیں۔ وہ کسی

قیمت پر بھی کسی غیر ملکی لڑکی کو بہو بنانے پر تیار نہ ہوں گی اور مجھے
یقین ہے کہ عمران اسی وجہ سے جولیا کو مسلسل ٹالتا چلا آرہا ہے۔ اگر
جولیا پاکیشیائی ہوتی تو اب تک شاید یہ شادی ہو چکی ہوتی"۔ نعمانی
نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نعمانی کی بات بھی درست ہے۔ واقعی یہ بھی ایک بنیادی وجہ
ہے لیکن ایک اور بات بھی اس رشتے کے درمیان حائل ہے اور وہ ہے
تنویر کی جذباتیت"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو مطلب یہ ہوا کہ میری یہ سوچ احمقانہ ہے۔ یہ دونوں اسی
طرح بوڑھے ہو جائیں گے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

"تم نے کبھی اپنے بارے میں بھی سوچا ہے"...... اچانک نعمانی
نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ مجھے کیا ہوا ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ صرف اتنا ہوا ہے کہ تم ابھی تک کنوارے ہو اور
بڑھاپا تیزی سے آرہا ہے"...... نعمانی نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس
پڑا۔

"ہم نے تو سیکرٹ سروس سے شادی کر لی ہے۔ میں تو جولیا کی وجہ
سے ایسا سوچ رہا تھا۔ بہرحال چھوڑو۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"...... صفدر
نے موضوع بدلنے کی خاطر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان

مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک وہ تینوں بری طرح چونک پڑے۔
کیونکہ فضا میں ایک سرخ رنگ کی لکیر دور سے اس طرح تیرتی ہوئی
نظر آئی جیسے کوئی روشن تیر اڑا چلا جارہا ہو۔ یہ نظارہ صرف پلک جھپکنے
کی حد تک ہی تھا دوسرے لمحے اس قدر خوفناک اور دل ہلا دینے والا
دھماکہ ہوا کہ وہ سب اچھل کر کرسیوں سمیت نیچے جا گرے۔ ایک
لمحے کے لئے تو اس خوفناک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔ پھر
جیسے ہی یہ بازگشت ختم ہوئی۔ ہر طرف انتہائی شور اور چیخ وپکار کی
آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر کیپٹن شکیل اور نعمانی بھی بجلی کی سی
تیزی سے اٹھے مگر دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے
پھیلتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار ان تینوں کے منہ سے
بھی خوف کی شدت سے چیخیں نکل گئیں کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں
کے سامنے آٹھ منزلہ بلند و بالا اور نو تعمیر شدہ پلازہ کی عمارت کو اس
طرح بکھر کر زمین پر ڈھیر ہوتے دیکھا جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے
بورے ڈھیر ہوتے ہیں۔ اس پلازہ کے ساتھ والی عمارتیں بھی دھماکے
سے تباہ ہو رہی تھیں اور چند لمحوں بعد اس قدر چیخ وپکار اور شور ہر طرف
پھیل گیا جیسے قیامت برپا ہو گئی ہو۔ لان کی حالت تباہ ہو چکی تھی اور
لوگ پاگلوں کے سے انداز میں ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا"...... صفدر کی حیرت بھری
آواز سنائی دی۔

"تخریب کاری ہے۔ یہ صریحاً تخریب کاری ہے"...... کیپٹن شکیل

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں دور سے سنائی دینے لگیں اور پھر وہ تینوں تیزی سے دوڑتے ہوئے ہوٹل کے لان سے باہر نکلے اور سڑک پر دوڑتے ہوئے اس پلازہ کی طرف بڑھنے لگے۔ سڑک پر مرد عورتیں اور بچے اس طرح چیختے ہوئے دوڑ رہے تھے جیسے ان سب کے پیچھے پاگل کتے لگے ہوئے ہوں۔ پلازہ ہوٹل سے تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر تھا اس لئے جب وہ وہاں پہنچے تو پولیس کی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ ایک فلاحی تنظیم کی ایمبولینس گاڑیاں بھی وہاں پہنچ چکی تھیں۔ پلازہ کا ملبہ وسیع علاقے میں پھیل گیا تھا لیکن یہ ملبہ اس طرح سیاہ تھا جیسے کسی نے اس مضبوط عمارت کو جلا کر راکھ کر دیا ہو۔ عمارت کا ملبہ کوئلے کی طرح سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔ پولیس نے چاروں طرف سرچ لائٹیں نصب کر دی تھیں اور اب ملبہ اٹھانے اور اس کے اندر سے لاشیں نکالنے کا کام شروع ہو گیا تھا۔ جب پہلی لاش باہر لائی گئی تو صفدر نعمانی اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ لاش بالکل راکھ ہو رہی تھی اور اس کی صرف ہڈیاں بچ گئی تھیں۔ جسم راکھ کی طرح بکھر گیا تھا۔ جب وہاں اعلیٰ افسران کی کاریں پہنچنا شروع ہوئیں تو صفدر نے سب کو واپس چلنے کے لئے کہا اور وہ سب اس افسوسناک واقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے واپس ہوٹل کی طرف چل پڑے۔ وہاں ان کی کار موجود تھی۔

"یوں لگتا ہے جیسے اس عمارت پر بجلی گری ہو"...... اچانک

نعمانی نے کہا۔

"ایک سرخ رنگ کی لکیر تو میں نے فضا میں تیرتی ہوئی پلازہ کی طرف جاتی دیکھی تھی۔ شاید وہ بجلی کی لہر ہی ہو گی"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میں نے بھی اسے دیکھا تھا لیکن یہ بجلی کی لہر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بجلی آسمان سے گرتی ہے اور اس کا رخ اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے جبکہ یہ لہر زمین سے متوازی صورت میں آگے بڑھ رہی تھی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صفدر اور نعمانی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ انہوں نے بھی اسے اس پوزیشن میں ہی دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے اپنے فلیٹس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ ان تینوں کے فلیٹ ایک ہی بلڈنگ میں تھے اس لئے وہ ایک ہی کار میں آئے تھے۔ صفدر نے اپنے فلیٹ میں پہنچتے ہی رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ میٹرو پلازہ کی پراسرار تباہی کی خبر یقیناً آپ تک پہنچ چکی ہو گی۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے دوں"۔ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں

پوچھا گیا تو صفدر نے نعمانی اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ہوٹل جانے سے لے کر وہاں سے واپس آنے تک پوری تفصیل بتادی۔

"تم نے معلوم کیا کہ اس سرخ لکیر کا منبع کہاں تھا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر خودبخود انتہائی شرمندگی کے تاثرات نمودار ہوگئے کیونکہ یہ خیال تو اس کے ذہن میں ہی نہ آیا تھا۔

"سوری سر۔ میرا ذہن ہی اس طرف نہ کیا گیا تھا"...... صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"حالانکہ تمہارا ذہن سب سے پہلے اس طرف ہی جانا چاہئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران تمہارے پاس پہنچے گا۔ تم نے اسے تفصیل بتانی ہے"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم آن"...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ وہ دستک کا انداز پہچانتا تھا۔ یہ کیپٹن شکیل کی مخصوص دستک تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر آگیا۔

"میں اس خوفناک وقوعہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ایک بدترین واردات ہے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی گئی ہے۔ تم نے ریڈیو پر خبریں سنی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں چیف کو رپورٹ دینے میں مصروف تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا ردعمل تھا چیف کا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے اسے ساری بات بتادی۔

"چیف کی بات درست ہے۔ ہمیں واقعی اس سلسلے میں سوچنا اور کام کرنا چاہئے تھا جبکہ ہمارا ردعمل بھی عام تماشائیوں جیسا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"واقعی حماقت ہو گئی ہے۔ تم بتاؤ۔ تم خبروں کی بات کر رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"خصوصی نیوز بلیٹن نشر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق پوری عمارت راکھ کا ڈھیر بن گئی ہے اور مرکزی وزیر اور شہر کے بے شمار اعلیٰ طبقے کے افراد جن میں زیادہ تعداد کاروباری افراد کی تھی جل کر راکھ ہوگئے ہیں۔ ابھی ملبے سے لاشیں نکالی جارہی ہیں۔ ابھی تک ستر لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ تعداد بڑھ کر دو ڈھائی سو کے قریب ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دھماکے سے ارد گرد کی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا ہے وہاں بھی کافی جانی نقصان ہوا ہے۔ دارالحکومت میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے خبروں کے اہم پوائنٹس بتاتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"کیا خیال ہے۔ کیا یہ واقعی تخریب کاری کی واردات ہو سکتی

ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں یہ تخریب کاری نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اور کیا ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تخریب کاری تو اس انداز میں ہو سکتی ہے کہ وہاں بم کا دھماکہ کیا جاتا۔ لیکن یہ روشن لکیر پھر اس طرح ایسی مضبوط عمارت کا راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جانا۔ انسانی لاشوں کا راکھ ہو جانا۔ مجھے تو یہ سب کچھ کوئی سائنسی تجربہ لگتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی اس انداز میں بھی سوچا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"عمران بول رہا ہوں صفدر۔ مجھے چیف نے بتایا ہے کہ تم نے اس خوفناک واردات کو اپنی آنکھوں سے وقوع پذیر ہوتے دیکھا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ہاں۔ میرے ساتھ کیپٹن شکیل اور نعمانی بھی تھے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ موقع پر آجاؤ۔ میں وہیں موجود ہوں۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا۔

"آؤ کیپٹن"...... صفدر نے رسیور رکھ کر کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ نعمانی کو بھی ساتھ لے لیں"...... کیپٹن شکیل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے رانسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رانسن بول رہا ہوں"...... رانسن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راڈرک بول رہا ہوں رانسن ۔ تم نے ابھی تک تفصیلی رپورٹ نہیں دی"...... دوسری طرف سے چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"معاملات ابھی فائنل نہیں ہوئے ہیں چیف ۔ اس لئے میں نے رپورٹ نہیں دی ۔ میرا خیال تھا کہ معاملات مکمل ہونے کے بعد آپ کو رپورٹ دوں گا"...... رانسن نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ اب تک ہوا ہے اس بارے میں رپورٹ دو"...... راڈرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"شاہ ناپال نے تھراڈ ہتھیاروں کی خریداری کا معاہدہ تو کر لیا تھا

لیکن اسے تجربے کے ساتھ مشروط کر دیا تھا چنانچہ میں پرنسز رشنی کے ساتھ پاکیشیا گیا اور وہاں ایک نو تعمیر شدہ آٹھ منزلہ پلازہ پر میں نے تھراڈ فائر کیا ۔ اس کے بارے میں تفصیلات آپ نے بھی پڑھ لی ہوں گی ۔ شاہ ناپال تک بھی اس کی تفصیلات پہنچ چکی ہیں اور پرنسز رشنی نے بھی انہیں تفصیلات بتا دی ہیں ۔ وہ اس تجربے کی کامیابی سے بے حد خوش ہیں لیکن وہ تھراڈ پسٹلز کی قیمت سے تو مطمئن ہیں لیکن تھراڈ میزائل کی قیمت کے سلسلے میں وہ رعایت مانگ رہے ہیں مگر میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ یہ میزائل انہیں مطلوبہ قیمت پر ہی مل سکتے ہیں ۔ اس کے ساتھ انہوں نے ایک اور شرط لگا دی ہے کہ سوائے ناپال کے تھراڈ ہتھیار اور کسی ملک کو فروخت نہ کئے جائیں گے ۔ میں نے فی الحال تو ان کی یہ شرط منظور کر لی ہے کیونکہ جتنا بڑا آرڈر انہوں نے دینا ہے اس کی سپلائی میں ہمیں ایک سال لگ جائے گا ۔ اس کے بعد ہم درپردہ اسے دوسرے ملکوں کو بھی فروخت کر دیں گے ۔ وہ ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے انہیں بتا دیا ہے کہ یہ رقم کہاں جمع ہونی ہے"۔ راڈرک نے کہا۔

"ہاں ۔ ساری تفصیلات آپ کے حکم کے مطابق طے ہو گئی ہیں ۔ آپ فکر نہ کریں"...... رانسن نے جواب دیا۔

"فکر کی بات تو ہے رانسن ۔ تمہیں یہ تجربہ پاکیشیا میں نہ کرنا چاہئے تھا ۔ کسی دور دراز کے ملک میں بھی یہ تجربہ کیا جا سکتا تھا ۔

پاکیشیا کی سیکرٹ سروس حد درجہ تیز اور فعال ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری راہ پر لگ جائے تو پھر ہماری لیبارٹری بھی تباہ ہو سکتی ہے اور ہم بھی مارے جا سکتے ہیں"...... راڈرک نے جواب دیا۔

"کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا باس کہ یہ سب کس طرح ہوا ہے تھراڈ خالصتاً ہماری ایجاد ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے اور شاہ ناپال اور پرنسز رشنی تک تو وہ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو ظاہر ہے وہ انہیں کچھ بتانے سے رہے۔ اس طرح وہ خود بین الاقوامی طور پر دباؤ کا شکار ہو جائیں گے اور ہم اسلحہ انہیں سپلائی کرنے کے بعد یہاں سے خاموشی سے شفٹ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس کیا کرتی ہے اور کیا نہیں۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کوشش کرو کہ جلد از جلد رقم سوئٹزرلینڈ کے بنک میں جمع کرا دی جائے تاکہ اس کی طرف سے تو اطمینان ہو جائے"۔ راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر مت کریں۔ زیادہ سے زیادہ شام تک یہ کام ہو جائے گا"...... رانسن نے جواب دیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم پرنسز رشنی کے ساتھ اسلحے کے سٹور میں بھی گئے تھے۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے"...... راڈرک نے پوچھا۔

"یس باس۔ وہ انتہائی تیز عورت ہے۔ اس نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ خود اس سٹور کو دیکھنا چاہتی ہے تاکہ یہ اطمینان کر سکے کہ ہم فوری

طور پر ایک میزائل اور ایک ہزار پسٹل سپلائی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں اسے سٹور میں لے گیا تھا"...... رانسن نے جواب دیا۔

"تم نے اسے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات تو نہیں بتائیں"۔ راڈرک نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے اسے صرف سٹور تک ہی محدود رکھا ہے"۔ رانسن نے جواب دیا۔

"او کے۔ معاملات فائنل ہوتے ہی تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے میں چند روز کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں۔ واپسی پر مجھے کامیابی کی خبر ملنی چاہئے۔ ہاں اگر مجھ سے فوری کسی معاملے پر بات کی ضرورت ہو تو ایکریمیا کے سپیشل نمبر پر کر سکتے ہو"...... راڈرک نے کہا۔

"یس باس"...... رانسن نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ رانسن نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رانسن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔ پرنسز رشنی اپنے سیکرٹری اور باڈی گارڈز کے ساتھ ہیڈ کوارٹر تشریف لائی ہیں اور آپ سے فوری ملاقات کی خواہشمند ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر میں۔ مگر یہاں کا پتہ انہیں کس نے بتایا ہے"۔ رانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں باس ۔ بہرحال وہ یہاں موجود ہیں"....... راجر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ انہیں میرے دفتر بھجوا دو"....... رانسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اس نے اپنے اس خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ابھی تک نہ ہی پرنسز رشنی کو کچھ بتایا تھا اور نہ ان کے سیکرٹری کنٹوپل کو اس بارے میں علم تھا ۔ اس کے باوجود ان کی یہاں اس طرح اچانک آمد انتہائی حیرت انگیز بھی تھی اور قابل تشویش بھی ۔ رانسن نے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا تھرا ڈ پسٹل نکال کر اس نے کوٹ کی سائیڈ جیب میں رکھ لیا ۔ اب اسے پرنسز رشنی اور اس کے سیکرٹری کا انتظار تھا ۔ لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے ۔

عمران جیسے ہی دفتر میں داخل ہوا ۔ سرداور اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

"ارے ارے آپ کیوں مجھے گناہ گار کرتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے گناہ تو جھڑ جائیں گے"....... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس عمر میں گناہ نہیں بال جھڑتے ہیں اور آپ کے سر پر اب بالوں کو تلاش کرنے کے لئے خصوصی سروے کروانا پڑتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سرداور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔ عمران نے ہاتھ میں ایک بیگ تھاما ہوا تھا اور پھر رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد عمران سرداور کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ بھی میز پر رکھ دیا۔

"تم نے میٹرو پلازہ کے بارے میں کہا تھا کہ تمہیں شک ہے کہ اس پر کوئی سائنسی ہتھیار آزمایا گیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے"۔ سرداور نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ماہرین نے تو یہی رپورٹ دی ہے کہ میٹرو پلازہ پر آسمانی بجلی گری ہے لیکن میری تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی اخبار میں ماہرین کی رپورٹ پڑھی ہے۔ بظاہر تو ان کی رپورٹ درست لگتی ہے۔ جو حالت عمارت کی اور وہاں سے ملنے والی لاشوں کی بتائی گئی ہے اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے"۔ سرداور نے جواب دیا۔

"ہاں۔ عام حالات میں تو واقعی ایسا ہی لگتا ہے اور اس رپورٹ کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ عوام کی طرف سے کسی ہنگامے کا خدشہ باقی نہیں رہا۔ ظاہر ہے آسمانی بجلی کو گرنے سے حکومت کسی طرح روک نہ سکتی تھی لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہیں اس کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے بتاؤ کہ تمہارے ذہن میں کون سے اختلافی پوائنٹ موجود ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جدید تعمیر شدہ پلازہ میں آسمانی بجلی سے بچاؤ کا باقاعدہ انتہائی جدید حفاظتی نظام موجود تھا۔ اس نظام کی موجودگی میں آسمانی بجلی سے اس قدر تباہی نہیں ہو سکتی۔ دوسری

بات یہ کہ میں نے محکمہ موسمیات کے ایک ماہر سے جو تفصیلی گفتگو کی ہے اس کے مطابق اس رات آسمان پر موجود بادلوں کی سائنسی پوزیشن ایسی نہ تھی کہ ان سے اس قدر طاقتور بجلی ڈسچارج ہو سکے جس قدر طاقت اس عمارت کی ایسی تباہی کے لئے مطلوب تھی اور تیسری بات یہ کہ میرے تین ساتھیوں نے اس عمارت کو اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ وہ اس وقت پلازہ سے تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ایک ہوٹل کے لان میں موجود تھے چونکہ ہوٹل کے اس لان اور تباہ ہونے والے پلازہ کے درمیان کوئی ایسی بڑی عمارت موجود نہ تھی جو رکاوٹ بنتی۔ اس لئے انہوں نے سب کچھ براہ راست دیکھا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق انہوں نے پلازہ کی مخالف سمت سے سرخ روشنی کی ایک لکیر کو کسی تیر کی طرح زمین سے بالکل متوازی پلازہ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور پھر یہ لکیر جیسے ہی پلازہ سے ٹکرائی ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور پورا پلازہ راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔ آسمانی بجلی اگر گرتی تو بجلی کی لہر کا رخ اوپر سے نیچے کی طرف ہو سکتا تھا جبکہ میرے ساتھیوں کے مطابق وہ لکیر زمین سے متوازی چل رہی تھی۔ بالکل اس طرح جیسے وہ لہر کسی اونچی عمارت سے نکل کر پلازہ کی طرف گئی ہو۔ میں نے اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ اس ہوٹل کے لان میں جا کر پوری طرح چیکنگ کی ہے۔ اس چیکنگ کی نتیجے میں یہی محسوس ہوتا ہے کہ پلازہ سے تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر دور اس کی مخالف سمت میں ایک رہائشی پلازہ کی سب سے اوپر

والی منزل سے یہ بم پھینکی گئی ہو۔ اس کے علاوہ آسمانی بجلی گرنے سے دھماکہ ضرور ہوتا ہے لیکن جس انداز کا دھماکہ میرے ساتھیوں نے محسوس کیا ہے وہ آسمانی بجلی گرنے کے دھماکے سے قطعی مختلف تھا اور سب سے آخری بات یہ ہے کہ اگر عمارت پر آسمانی بجلی گرتی تو عمارت کے ملبے اور انسانی لاشوں کی راکھ میں ایک خاص قسم کی چمک کسی صورت بھی پیدا نہ ہو سکتی تھی۔ ایسی چمک جیسے فاسفورس کی چمک ہوتی ہے۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس عمارت پر آسمانی بجلی نہیں گری بلکہ اس پر کوئی ہتھیار استعمال کیا گیا ہے"۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس ملبے سے بارود کے ذرات ملے ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"نہیں قطعی نہیں۔ اور یہی بات مجھے حیران کئے ہوئے ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی انتہائی طاقتور شعاع استعمال کی گئی ہو۔ لیکن اگر شعاع استعمال کی جاتی تو اس کا نتیجہ قطعی مختلف نکلتا۔ عمارت تباہ ضرور ہوتی لیکن اس طرح مکمل طور پر راکھ کا ڈھیر نہ بن جاتی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس عمارت کی راکھ کا سائنسی تجزیہ تو کرایا ہوگا۔ اس کی کیا رپورٹ ہے"...... سرداور نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن یہ رپورٹ میرے نظریے کے خلاف ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ سب کچھ انتہائی شدید حدت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے تو آسمانی بجلی والا نظریہ ہی ثابت ہوتا ہے لیکن میرا خیال ہے

کہ عام سائنسی تجزیہ اصل حقائق کو سامنے نہیں لا سکتا۔ اس کے لئے خصوصی تجزیہ ضروری ہے۔ اس لئے میں نے آپ سے رابطہ کیا تھا۔ اس بیگ میں عمارت کا ملبہ اور انسانی لاشوں کی راکھ موجود ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا ڈرس تجزیہ کریں"...... عمران نے کہا۔

"ڈرس تجزیہ۔ ہاں تمہارا خیال درست ہے۔ صرف اس طرح ہی حتمی نتیجہ سامنے آسکتا ہے۔ لیکن اس میں کافی وقت لگ جائے گا"۔ سرداور نے کہا۔

"اندازاً کتنا وقت"...... عمران نے کہا۔

"کم از کم دو گھنٹے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ اتنا وقت یہاں بیٹھ کر کوئی سائنسی مقالہ پڑھنے میں گزارا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے مواد دو"...... سرداور نے کہا تو عمران نے بیگ کھولا اور اس میں سے دو بڑے پیکٹ نکال کر سرداور کے سامنے رکھ دیئے۔

"اس پیکٹ میں عمارت کا ملبہ اور اس دوسرے پیکٹ میں ایک انسانی لاش کی راکھ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ تم الماری سے اپنے مطلب کی کتاب یا مقالہ نکال لو۔ میں کام شروع کرتا ہوں"...... سرداور نے دونوں پیکٹ اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سرداور

پیکٹ لے کر دفتر سے باہر چلے گئے تو عمران نے اٹھ کر الماری کھولی اور پھر ریک سے ایک کتاب اٹھا کر وہ دوبارہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے کتاب کھولی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اس نے نصف کتاب ہی پڑھی تھی کہ سرداور واپس دفتر میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ایک ملازم تھا جس نے ہاٹ کافی کا سامان اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے ایک ایک پیالی میز پر رکھی اور پھر واپس چلا گیا۔

"کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اس تجزیے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس مواد میں فونیم کی کافی مقدار موجود ہے"...... سرداور نے کہا۔

"فونیم۔ آپ کا مطلب اس انتہائی قیمتی دھات سے ہے جو تقریباً نایاب ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی فونیم کی بات کر رہا ہوں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"لیکن فونیم کی موجودگی سے آپ کیا نتیجہ نکالتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آج سے چار سال قبل ایک سائنس کانفرنس میں یونائیٹڈ کارمن کے ایک سائنس دان تھراڈ نے فونیم پر ایک تحقیقاتی مقالہ پیش کیا تھا۔ اس مقالے میں اس نے فونیم سے ایک انتہائی طاقتور ترین ہتھیار تیار کرنے کا ایک انقلابی فارمولا پیش کیا تھا۔ اس تجزیے کی رپورٹ پڑھنے سے مجھے تھراڈ کے اس مقالے کا خیال آگیا۔ اس نے جو تفصیلات ہتھیار کے بارے میں بتائی تھیں اس سے بھی ایسا ہی نتیجہ

نکلتا تھا جیسا اس عمارت کا اس دھماکے سے نکلا ہے۔ اس وقت یہ فارمولا اپنی ابتدائی شکل میں تھا اور چونکہ یہ فونیم انتہائی نایاب اور انتہائی قیمتی دھات ہے اس لئے میں نے اس پر توجہ نہ دی تھی لیکن مجھے اس مقالے نے متاثر ضرور کیا تھا۔ چنانچہ میں نے تھراڈ سے نجی ملاقات میں اس پر تفصیل سے بات کی تھی اور اب اس تجزیے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس پلازہ پر تھراڈ کے اس فارمولے کی جدید ترین شکل کو آزمایا گیا ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میٹرو پلازہ پر تھراڈ ہتھیار استعمال کیا گیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ذرس تجزیے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ تھراڈ ہتھیار صرف ایک فارمولے کی حد تک تو درست ہو سکتا ہے لیکن ایک بات تو یہ ہے کہ ایسے نایاب اور قیمتی عنصر کا حصول ہی بہت مشکل ہے اور پھر اتنی جلدی اسے اس قدر ترقی بھی نہیں دی جا سکتی کہ اسے اس طرح کھلے عام استعمال بھی کیا جا سکے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اس سائنسدان تھراڈ سے کسی طرح رابطہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کوشش کی جا سکتی ہے"...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ان کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"راحت۔ تیسری الماری سے فارن سائنسدانوں کے پتوں اور فون نمبرز کی ڈائری نکالو۔ اس میں سے یونائیٹڈ کارمن کے معروف سائنس دان تھراڈ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس سے رابطہ قائم کر کے میری بات کراؤ"...... سرداور نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اسسٹنٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور سرداور نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تجربہ یہاں پاکیشیا میں کیوں کیا گیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے"...... سرداور نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ تھراڈ سائنسدان یہودی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے پوری طرح علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ایسا ہو۔ تو تم یہ سوچ رہے ہو کہ تھراڈ یہودی ہو گا۔ اس لئے اس نے مسلم دشمنی کی بنا پر اس کا یہ ہولناک تجربہ یہاں پاکیشیا میں کیا ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سرداور نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سرداور نے کہا۔

"راحت بول رہا ہوں جناب۔ میں نے یونائیٹڈ کارمن سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ سائنسدان تھراڈ آج سے تقریباً ایک سال قبل اپنی رہائش گاہ میں ڈکیتی کے دوران ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ ان کی رہائش گاہ کا سارا سامان بکھرا ہوا ملا اور ان کے سیف وغیرہ بھی ٹوٹی ہوئی حالت میں ملے اور تمام قیمتی چیزیں بھی غائب تھیں۔ وہاں کی پولیس نے مجرموں کو پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا"...... دوسری طرف سے راحت نے جواب دیا۔

"مجھے دیجئے رسیور۔ میں بات کرتا ہوں"...... عمران نے سرداور سے کہا۔

"راحت۔ عمران سے بات کرو"...... سرداور نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو راحت۔ یہ معلوم کیا ہے کہ تھراڈ کی رہائش گاہ یونائیٹڈ کارمن میں کہاں تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یونائیٹڈ کارمن کے دارالحکومت میں روز کالونی میں ان کی رہائش گاہ ہے اور ان کی لیبارٹری بھی ان کی رہائش گاہ کے اندر ہی تھی"...... راحت نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے۔ اب میں خود اس بارے میں ساری تفصیلات حاصل کر لوں گا۔ آپ کے تعاون کا شکریہ"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سرداور سے اجازت لے کر وہ دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا رانسن اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے سے پرنسز رشنی اور اس کا سیکرٹری کنھومل اندر داخل ہو رہے تھے۔ان کے پیچھے حسب دستور پرنسز رشنی کے دو مسلح باڈی گارڈز بھی تھی۔

"آپ کی اس طرح اچانک آمد نے مجھے حیران کر دیا ہے"۔ رانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچانک ہی آپ سے چند باتیں کرنے کی ضرورت پڑ گئی تھی"۔ پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ اور کنھومل ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ رانسن ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔پرنسز رشنی کے باڈی گارڈز پرنسز رشنی کے صوفے کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"آپ کو میرے اس ہیڈ کوارٹر کا علم کیسے ہو گیا"...... رانسن نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ناپال ہے مسٹر رانسن "...... اور میں ناپال کی رائل سروس کی چیف ہوں ۔ اس لئے تمہاری حیرت بے جا ہے ۔ میری نظروں سے یہاں کی کوئی عمارت یا کوئی آدمی چھپا نہیں رہ سکتا"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رانسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" بہرحال فرمایئے ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گی ۔ آپ پہلی بار میرے ہیڈ کوارٹر تشریف لائی ہیں ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی شاندار انداز میں خدمت کی جائے"...... رانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ۔ فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر فرمایئے ۔ کیسے آپ کو یہاں آنے کی تکلیف کرنا پڑی"۔ رانسن نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پہلے تو یہ بتایئے کہ ہاڈراک تنظیم کے چیف آپ ہی ہیں یا آپ کے علاوہ کوئی اور بھی ہے"...... پرنسز رشنی نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں ناپال کا چیف ہوں ۔ چیف باس تو اور ہیں اور ہارڈراک کوئی چھوٹی سی تنظیم نہیں ہے ۔ دنیا کے ہر ملک میں اس کے ہیڈ کوارٹر موجود ہیں"...... رانسن نے پرنسز رشنی پر رعب ڈالنے کے لئے کہا۔

" میرا بھی یہی خیال تھا اور اسی لئے میں یہاں آئی ہوں ۔ آپ میری

بات اپنے چیف باس سے کرا دیں"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

" وہ کیوں ۔ اس کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے"...... رانسن کے لہجے میں تلخی تھی۔

" اس لئے کہ ہم نے انتہائی خطیر رقم ادا کرنی ہے اور معاملہ بھی حکومت ناپال کا ہے ۔ اس کے علاوہ ان ہتھیاروں کو ہم نے ناپال کے دفاع میں بھی استعمال کرنا ہے ۔ اس لئے ہم ہر قسم کی ضمانت چاہتے ہیں"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں بات کرا دیتا ہوں وہ ایکریمیا میں ہیں" ۔ رانسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی ۔

" رانسن بول رہا ہوں چیف باس"...... رانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی نمایاں تھی اور رانسن نے پرنسز رشنی کی اچانک ہیڈ کوارٹر میں آمد اور پھر اس سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" رسیور پرنسز رشنی کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رانسن نے پرنسز رشنی کی طرف دیکھا تو پرنسز رشنی صوفے سے اٹھ کر میز کے

قریب آگئی۔

"یس ۔ پرنسز رشنی بول رہی ہوں"...... پرنسز رشنی نے رسیور رانسن کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز ۔ میں چیف باس بول رہا ہوں ۔ آپ مطمئن رہیں ۔ آپ سے جو معاہدہ ہوا ہے اس پر عمل کیا جائے گا ۔ رانسن کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ میرا سمجھا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ اب ہمیں مکمل اطمینان ہو گیا ہے ۔ لیکن مسٹر چیف ۔ آپ یہ بتائیں کہ ہمیں مطلوبہ میزائل کب تک مل سکیں گے" پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی آپ کا آرڈر تو مجھ تک نہیں پہنچا ۔ جب پہنچے گا تو پھر ہی یہ بتایا جا سکے گا کہ مطلوبہ مال کب تک تیار ہو سکتا ہے ۔ بہرحال یہ انتہائی پیچیدہ سائنسی کام ہے اس لئے اس میں بہرحال کچھ وقت تو لگے گا" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔ شکریہ"...... پرنسز رشنی نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ مڑی اور دوبارہ صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

"اب تو آپ کو اطمینان ہو گیا ہے ۔ اب آپ کارروائی مکمل کریں ہم فوری طور پر اس مشن کو مکمل کرنا چاہتے ہیں"...... رانسن نے بھی دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر رانسن ۔ آپ نے بتایا تھا کہ ان ہتھیاروں کی لیبارٹری ہا ہے اور پاکیشیا سے سٹور تک کوئی خصوصی سرنگ بھی آپ

نے بنائی ہوئی ہے"...... پرنسز رشنی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے دوسری بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن دوبارہ یہ بات کرنے کی وجہ"...... رانسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مسٹر رانسن ۔ آپ کو آرڈر اس وقت دیا جا سکتا ہے اور رقم بھی اس وقت آپ کے بتائے ہوئے بنک اکاؤنٹ میں جمع کرائی جا سکتی ہے جب آپ مجھے اپنی لیبارٹری کا وزٹ کرا دیں ورنہ نہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ فیصلہ شاہ ناپال کا ہے ۔ وہ اس معاملے میں پوری تسلی کرنا چاہتے ہیں"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"سوری ۔ ایسا ناممکن ہے ۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے ۔ آپ کو مال چاہئے اور آپ کو مال مل جائے گا"...... رانسن نے جواب دیا۔

"نہیں مسٹر رانسن ۔ ہم اس لیبارٹری کا وزٹ کئے بغیر آرڈر نہیں دے سکتے ۔ یہ ضروری ہے"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"اگر یہ ضروری ہے تو پھر آپ کا ہمارے ساتھ سودا نہیں ہو سکتا ۔ بہرحال لیبارٹری کا وزٹ آپ کو کسی قیمت پر بھی نہیں کرایا جا سکتا ۔ اس بات کو ذہن میں رکھ لیں"...... رانسن نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر رانسن ۔ آپ اس قدر سخت رویہ اختیار نہ کریں ۔ آپ صرف پرنسز کو وزٹ کرا دیں ۔ شاہ ناپال کو آپ جانتے نہیں ہیں ۔ وہ بے حد وہمی ہیں ۔ اس لئے ایسا کرنا بے حد ضروری ہے اور پرنسز رشنی آپ سے

وعدہ کر سکتی ہیں کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتائیں گی"...... اس بار پرنسز رشنی کے سیکرٹری کھوسل نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... رانسن نے جواب دیا۔

"مسٹر رانسن۔ یہ ناپال ہے۔ اس لئے آپ سوچ سمجھ کر مجھ سے بات کریں۔ چلیں میں اس معاملے میں اس حد تک نرمی کر سکتی ہوں کہ آپ مجھے لیبارٹری کی لوکیشن۔ اس کے اندر موجود مشینری اور وہاں کام کرنے والے افراد کے بارے میں تفصیلات بتادیں تاکہ میرا پوری طرح اطمینان ہو جائے۔ میں شاہ ناپال کو مطمئن کر دوں گی"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"سوری پرنسز۔ ایسا بھی ممکن نہیں ہے۔ یہ سب ٹاپ سیکرٹ ہے"...... رانسن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر سودا منسوخ کر دیا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے"۔ پرنسز رشنی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ کی مرضی"...... رانسن نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آخری بار کہہ رہی ہوں مسٹر رانسن کہ آپ صورت حال کو نہ بگاڑیں"...... پرنسز رشنی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صورت حال کو میں نہیں آپ خود بگاڑ رہی ہیں پرنسز۔ آپ کو مال

چاہئے۔ مال مل جائے گا اور بس"...... رانسن نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ اچانک پرنسز رشنی کا ہاتھ گھوما اور رانسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک پر کوئی غبارہ سا پھٹا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس اس کے ذہن پر یکلخت تاریکی چھا گئی۔ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے پھر جیسے انتہائی گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی ایک کرن سی نمودار ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی رانسن کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ اپنی جگہ پر بری طرح کسمسا کر رہ گیا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک اجنبی سے کمرے میں دیوار کے ساتھ بھاری زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں گذشتہ واقعات کسی فلم کی طرح گھوم گئے اور اس کے ہونٹ بھینچ گئے وہ سمجھ گیا تھا کہ پرنسز رشنی نے اسے بے ہوش کیا تھا اور اب وہ اسی کی قید میں ہے۔ اس کمرے کا سامنے ایک ہی دروازہ تھا۔ جو بند تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہاں سے آزادی کے لئے کس انداز میں جدوجہد کرے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور پرنسز رشنی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک خار دار کوڑا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے پرنسز"...... رانسن نے غصیلے لہجے میں کہا تو

پرنسز رشنی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے تمہیں کہا تھا ناں کہ یہ ناپال ہے اور میں ناپال کی رائل سروس کی چیف ہوں۔ اس کے باوجود تم نے مجھے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ ویسے مجھے تمہاری طرف سے ایسے ہی رویے کی توقع تھی اسی لئے میں سارا انتظام کر کے ہی تمہارے پاس پہنچی تھی۔ میرے آدمیوں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر کو گھیر رکھا تھا اور میری جیب میں فوری طور پر بے ہوش کر دینے والا مخصوص کیپسول موجود تھا۔ جو میں نے اچانک تمہاری ناک پر مارا تو وہ پھٹ گیا اور تم بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد ہیڈ کوارٹر میں موجود تمہارے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا گیا اور تمہیں وہاں سے اٹھوا کر میں یہاں اپنے ایک خاص اڈے پر لے آئی ہوں۔ اب یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ جو میرے ساتھ آدمی ہے اس کا نام راکم ہے اور راکم کو پورے ناپال میں درندہ کہا جاتا ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم لیبارٹری کے بارے میں تمام تفصیلات مجھے بتا دو۔ ایسی صورت میں تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور جسم بھی"۔ پرنسز رشنی نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اب اس نے آپ کہنے کا تکلف بھی ختم کر دیا تھا۔

"لیکن تمہیں اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ تم ایسا کیوں چاہتی ہو"۔ رانسن نے بھی آپ کہنا چھوڑ کر براہ راست اسے تم کہنا شروع کر دیا۔

"ایسا ضروری ہے۔ ہم نے انتہائی کثیر دولت اس مشن پر خرچ

کرنی ہے۔ اب اگر تم رقم لے کر غائب ہو جاؤ تو پھر ہم کیا کریں گے۔ اس لئے ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کیا واقعی ایسی لیبارٹری ہے بھی ہی یا نہیں اور اگر ہے تو کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے ہم اس کی نگرانی کریں جب تک مطلوبہ مال ہمیں نہیں مل جاتا"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نگرانی کس طرح کرا سکو گی۔ لیبارٹری تو پاکیشیا میں ہے"...... رانسن نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کہیں بھی ہو"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بہت فرق پڑتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور خطرناک سروس ہے۔ پہلے بھی تم نے پاکیشیا میں تجربہ کرایا ہے اور چیف باس نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس ہولناک تجربے کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کا کھوج لگانے میں مصروف ہے۔ گو ہمیں معلوم ہے کہ انہیں کسی قیمت پر بھی اس کی اصل وجہ کا علم نہ ہو سکے گا لیکن اگر تم نے نگرانی کرائی تو وہ فوراً چونک پڑیں گے اور پھر نہ لیبارٹری رہے گی اور نہ ہارڈ راک اور نہ تم۔ وہ سب کچھ تہس نہس کر کے رکھ دیں گے"...... رانسن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ یہ سوچنا ہمارا کام ہے کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا نہیں"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں ۔ بہر حال تمہیں یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ اگر میں سب کچھ تفصیل سے بتا دوں تو تم نے مجھے زندہ چھوڑ دینا ہے"...... رانسن نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں ہلاک کرنے کی میں نے تو اپنا کام کرنا ہے ۔ اگر تم وہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں سب کچھ بتا دیتے تو یہاں تک نوبت ہی نہ آتی"...... پرنسز رشنی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو رانسن نے اسے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ لیبارٹری کا اصل انچارج ڈاکٹر تھراڈ ہے اور فارمولا بھی اسی کی ایجاد ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"ہاں"...... رانسن نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا جبکہ بقول تمہارے وہ بین الاقوامی شہرت کا مالک سائنس دان ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"ہماری اس کے ساتھ باقاعدہ حصہ داری ہے ۔ لیبارٹری میں کام وہ کرتا ہے ۔ لیبارٹری کی حفاظت کا کام ہمارے ذمہ ہے اور ناپال میں سارا کام میں کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ منشیات کا دھندہ بھی میری ذمہ داری میں ہے"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے پہلے تم نے اور کس کس ملک سے ان ہتھیاروں کا سودا کیا ہے"...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔

"کسی سے بھی نہیں ۔ ہمارا پروگرام تو یہی تھا کہ ہم کثیر تعداد میں مال تیار کرنے کے بعد براہ راست کسی سپر پاور سے سودا بازی کریں

گے لیکن پھر اچانک ہمیں ایسی مشینری کی ضرورت پڑ گئی جس پر انتہائی کثیر دولت خرچ آتی تھی چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ شاہ ناپال سے بات کی جائے ۔ اس طرح ہم یہاں محفوظ بھی ہو جاتے اور ہمیں مطلوبہ دولت بھی مل جاتی اور اس دولت سے ہم کام بھی مکمل کر لیتے"۔ رانسن نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میزائل تیار کرنے کے لئے تمہیں مشینری کی ضرورت تھی پسٹل تو تم نے تیار کر رکھے ہیں"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"ہاں ۔ پہلے پروفیسر تھراڈ کا پروگرام صرف ان پسٹلز کی تیاری تک ہی محدود تھا لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ تھراڈ میزائل تیار کئے جائیں ۔ کیونکہ پسٹلز کی اس قدر اہمیت نہیں ہو سکتی جس قدر میزائلوں کی ہوتی ہے اور میزائلوں کی تیاری ایک بہت بڑا پروجیکٹ ہے اس لئے ہمیں انتہائی کثیر دولت کی ضرورت تھی"...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ چونکہ تم نے سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے تم زندہ رہو گے لیکن پہلے میں تمہاری باتوں کی تصدیق کروں گی ۔ اس کے بعد تمہیں رہا کیا جائے گا"...... پرنسز رشنی نے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گئی اور رانسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ اسے پرنسز رشنی کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آگئے تھے جس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ پرنسز رشنی کسی بھی قیمت پر اسے زندہ نہ چھوڑے گی ۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہاں سے آزاد ہونے کی بھرپور

جدوجہد کرے گا اور اس کے بعد اس کا مشن سب سے پہلے اس پرنسز رشنی کا ہی خاتمہ ہوگا۔ پرنسز رشنی اور اس کے ساتھ آنے والا کوڑا بردار جب کمرے سے باہر چلے گئے تو رانسن نے اپنے آپ کو چھڑوانے کے لئے زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن زنجیریں اس انداز کی تھیں کہ بظاہر ان سے رہائی ناممکن تھی۔ اس نے جدوجہد بھی کی لیکن اس کی ساری جدوجہد رائیگاں گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور پرنسز رشنی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم نے درست تفصیلات بتائی تھیں رانسن۔ اب تمہیں یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تمہارے سارے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر تھراڈ سے ہماری براہ راست بات ہو چکی ہے۔ شاہ ناپال نے اس سے فون پر بات کی ہے اور وہ ہارڈراک کی بجائے براہ راست شاہ ناپال کے ساتھ مل کر کام کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب لیبارٹری اور سٹور روم پر ہمارا قبضہ ہے۔ اب ہم خود ہی میزائل بنائیں گے اور پھر خود ہی اسے استعمال کریں گے"۔ پرنسز رشنی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے اور وہ بھی اتنی جلدی"...... رانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ابھی رائل سروس کی کارکردگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تفصیلات مل جانے کے بعد یہ سب کچھ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں

تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم نے پروفیسر تھراڈ سے یہ بات بھی طے کر لی ہے کہ لیبارٹری کو پاکیشیا سے ختم کر کے مکمل طور پر ناپال میں شفٹ کر دیا جائے تاکہ وہ پوری طرح محفوظ رہ سکے۔ چنانچہ ہنگامی طور پر اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ یہاں ہمارے پاس پہلے سے ہی ایک جدید لیبارٹری موجود ہے اور اس کا محل وقوع اور اس کا ڈیزائن۔ سب ڈاکٹر تھراڈ نے اوکے کر دیا ہے۔ اب وہاں سے مشینری اٹھا کر اس لیبارٹری میں لے جائی جائے گی اور اسے وہاں نصب کر کے کام کو آگے بڑھایا جائے گا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ شفٹنگ مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد پاکیشیا والی لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے گا"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کیا سمجھتی ہو۔ کیا چیف باس یہ سب کچھ بھول جائے گا۔ وہ کوئی اقدام نہ کرے گا"...... رانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایکریمیا میں اپنے ایجنٹوں سے کہہ رکھا ہے۔ وہ اسے وہیں تلاش کر کے گولی مار دیں گے اور یہاں بھی اس کے خلاف احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی اس نے ناپال میں قدم رکھا وہ دوسرا سانس نہ لے سکے گا۔ اس لئے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب میرے متعلق تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سوچ لو کہ تم نے میری رہائی کا وعدہ کیا تھا"...... رانسن نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے اپنا وعدہ یاد ہے اور میں تمہیں رہا کرنے کے لئے ہی آئی ہوں ۔ زنجیروں سے رہائی نہیں بلکہ زندگی سے رہائی ۔ کیونکہ یہ ضروری ہے ۔ میں نہیں چاہتی کہ تم زندہ رہو اور اس طرح لیبارٹری سے ہارڈراک کا واسطہ باقی رہ جائے"...... پرنسز رشنی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔ رک جاؤ"۔ رانسن نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی پرنسز رشنی کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے یکے بعد دیگر دو شعلے ابھرے اور رانسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے میں اچانک یکے بعد دیگرے دو گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں ۔ اس کے ساتھ ہی اس کا سانس جیسے حلق میں ہی رک گیا۔ اس نے سانس باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

عمران نے کار نسپال کی شاندار رہائش گاہ کے گیٹ پر روکی تو گیٹ پر موجود مسلح دربان تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"اپنے صاحب سے کہو کہ علی عمران آیا ہے"...... عمران نے مسلح محافظ سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے کیبن میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا اور اس نے چھوٹا گیٹ کھولا اور اندر چلا گیا۔ اس کے بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار جیسے ہی پورچ میں روکی ۔ نسپال خود برآمدے سے اتر کر نیچے پورچ کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"آپ نے مجھے بلوا لیا ہوتا جناب"...... نسپال نے کہا۔

"نہیں ۔ اس طرح تفصیل سے بات نہ ہو سکتی"...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آئیے"...... نسپال نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے

کر اسی ڈرائینگ روم میں پہنچ گیا جہاں پہلے اس سے عمران کی ملاقات ہوئی تھی۔

"پرنسز کی کال نہیں آئی"...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں انتظار کر رہا ہوں"...... نسپال نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلوم کرو کہ وہ واپس ناپال پہنچ گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور نسپال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر ڈائل کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"یس۔ پرنسز رشنی مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے نسپال بول رہا ہوں۔ پرنسز سے بات کراؤ"۔ نسپال نے باوقار لہجے میں کہا۔

"پرنسز مینشن میں موجود نہیں ہیں جناب۔ کوئی پیغام ہو تو دے دیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پرنسز ناپال میں ہیں یا ناپال سے باہر گئی ہوئی ہیں"...... نسپال نے پوچھا۔

"وہ ناپال میں ہی ہیں اور شاہ سے ملنے گئی ہوئی ہیں ان کی واپسی کا کچھ پتہ نہیں کہ کس وقت ہو"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا

اور نسپال نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"شاہی محل میں فون کر کے معلوم کرو"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ واپس ناپال پہنچ گئی ہے۔ اب آپ مزید کیا چاہتے ہیں"...... نسپال نے کہا۔

"میں اس رانسن کے بارے میں کوئی کلیو چاہتا ہوں اور بس"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ بتائے۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے۔ انتہائی پراسرار سی"...... نسپال نے کہا۔

"تم اس سے رابطہ تو کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بتا دے"...... عمران نے کہا تو نسپال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راج محل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے نسپال بول رہا ہوں۔ پرنسز رشنی یہاں تشریف لائی ہوئی ہیں۔ ان سے میں نے فوری اور انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ کیا آپ ان سے رابطہ کرا سکتی ہیں"...... نسپال نے کہا۔

"ابھی دس منٹ پہلے وہ راج محل سے واپس جا چکی ہیں۔ اب وہ یہاں نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئی ہیں۔ کیا اس بارے میں کسی سے معلوم ہو سکے گا"۔ نسپال نے پوچھا۔

"وہ شاہ ناپال سے خصوصی ملاقات کرنے تشریف لائی تھیں۔ پھر چلی گئیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ کہاں گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نسپال نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس رانسن کو ٹریس کرنے کا کوئی اور ذریعہ بتاؤ۔ پرنسز روشنی تو بے حد متحرک خاتون ثابت ہو رہی ہیں۔ انہیں تو کچھ کرنا ہی مشکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نسپال بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ وہ واقعی بے حد متحرک لڑکی ہے۔ ہر وقت پارے کی طرح ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر آتی جاتی رہتی ہے جہاں تک رانسن کو ٹریس کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ایک اور ٹپ استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ ٹپ واقعی فائدہ مند ثابت ہو گی یا نہیں"...... نسپال نے جواب دیا۔

"تم بتاؤ تو سہی"...... عمران نے کہا۔

"رانسن کی ناپال میں ایک دوست لڑکی ہے لزا۔ وہ ناپال کے دارالحکومت کے رائل کلب کی ڈانسر ہے۔ انتہائی خوبصورت لڑکی ہے رانسن سے اس کے بے حد گہرے تعلقات ہیں۔ ہو سکتا ہے اسے معلوم ہو کہ رانسن سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کلب کا نمبر ڈائل کرو اور لزا کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ وہاں موجود ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو تو اس کی رہائش گاہ

کا فون نمبر معلوم کرو۔ بات میں خود کروں گا"...... عمران نے کہا تو نسپال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ مس لزا سے بات کراؤ"۔ نسپال نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر نسپال سے رسیور لے لیا۔

"مس لزا میرا نام نہیں جانتیں۔ لیکن میں انہیں ان کے دوست رانسن کا ایک ضروری پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ ویسے میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے نسپال کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس لزا اپنی رہائش گاہ پر ہوں گی۔ یہاں کلب میں وہ گذشتہ دو روز سے نہیں آ رہیں۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آپ وہاں فون کر لیں"...... لڑکی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا۔

"اب یہ نمبر ڈائل کرو"...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے کہا اور نسپال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پہلے ناپال کا پھر ناپال کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس لڑکی کا بتایا ہوا نمبر

ڈائل کر دیا۔

"لزاہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے۔ مس لزا سے بات کرائیں ان سے کہیں کہ رانسن کے بارے میں چند باتیں کرنی ہیں"۔ عمران نے اس بار گریٹ لینڈ کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو نسپال حیرت سے عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے عمران کوئی مافوق الفطرت ہو جو اس قدر جلد اور اس قدر کامیابی سے لہجے اور آوازیں بدلنے میں ماہر ہو۔

"یس۔ لزا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مائیکل بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے مس لزا۔ رانسن سے اس کے مفاد میں انتہائی ضروری بات کرنی ہے لیکن وہ کہیں ٹریس نہیں ہو رہا۔ رانسن نے مجھے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ اگر کسی وقت وہ ٹریس نہ ہو سکے تو میں آپ کو فون کر کے اسے ٹریس کر سکتا ہوں"...... عمران نے گریٹ لینڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن پہلے تو کبھی تم نے بات نہیں کی اور رانسن نے بھی کبھی تمہارے متعلق کچھ نہیں کہا"...... لزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے اس کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی مس لزا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے اس کے ہیڈ کوارٹر فون کیا تھا۔ وہ وہیں ہو گا"...... لزا نے جواب دیا۔

"ہاں۔ میں نے فون کیا تھا۔ لیکن وہاں سے کوئی جواب ہی نہیں دے رہا۔ فون اٹنڈ ہی نہیں کیا جا رہا"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نمبر پر فون کیا تھا تم نے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رائل کلب کے نمبروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک فرضی نمبر بتا دیا۔

"اوہ نہیں۔ یہ نمبر تو اس کے ہیڈ کوارٹر کا نہیں ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر تو اور ہے"...... لزا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر وہ نمبر بھی دوہرا دیا۔

"لیکن مجھے تو اس نے یہی نمبر بتایا تھا اور اس نمبر پر پہلے اس سے بات ہوتی رہی ہے"...... عمران نے لہجے میں بے پناہ حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ اس کے کسی اور اڈے کا نمبر ہو۔ بہرحال جو نمبر میں نے بتایا ہے وہاں فون کر لیں۔ وہ مل جائے گا"...... لزا نے جواب دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر خود ہی اس نے ناپال کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ نسپال کو نمبر ڈائل کرتے ہوئے وہ غور سے دیکھ چکا تھا۔ لیکن دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی۔ کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔ عمران نے بار بار

نمبر ڈائل کئے لیکن ہر بار صرف گھنٹی کی آواز ہی سنائی دی۔

"کیا مطلب۔ کیا لزا نے غلط نمبر بتایا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اس نے لزا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو مس لزا۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ آپ نے جو نمبر بتایا ہے اس پر بھی کوئی اٹنڈ نہیں کر رہا"...... عمران نے لزا سے رابطہ ہوتے ہی کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ ایسا کریں دس منٹ بعد دوبارہ فون کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے لزا نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"لزا غلط نمبر نہیں بتا سکتی۔ ضرور کوئی گڑبڑ ہے"...... نسپال نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے پھر لزا سے رابطہ قائم کیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں مس لزا۔ رانسن سے رابطہ ہوا آپ کا"۔ عمران نے کہا۔

"رانسن غائب ہے مسٹر مائیکل اور اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اسے یقیناً اغوا کر لیا گیا ہے۔ میں نے پہلے خود فون کیا۔ لیکن جب وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو پھر میں نے رانسن کے ہیڈ کوارٹر میں اپنا آدمی بھیجا اس آدمی نے وہاں سے فون کر کے مجھے یہ تفصیل بتائی ہے"...... دوسری طرف سے لزا نے

انتہائی دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے مس لزا۔ رانسن اتنا کمزور آدمی تو نہ تھا کہ اس طرح اغوا ہو جاتا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو اصل حقائق معلوم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ میرے آدمی جلد ہی اسے بھی تلاش کر لیں گے اور ان آدمیوں کو بھی جنہوں نے یہ حرکت کی ہے"...... لزا نے کہا۔

"کب تک معلومات مل جائیں گی آپ کو۔ تاکہ میں پھر آپ کو فون کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ آدھے گھنٹے بعد فون کریں۔ تب تک یقیناً کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے گا۔ لیکن آپ اس معاملے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں"...... لزا نے کہا۔

"آپ کو معلوم نہیں ہے۔ رانسن کا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ میں اس کا گریٹ لینڈ آفس کا انچارج ہوں۔ اب مجھے حالات کے بارے میں چیف کو اطلاع دینی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آپ نصف گھنٹے بعد پھر فون کر لیں"...... دوسری طرف سے لزا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر کافی تعداد میں شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"یہ سب کیا ہو گیا۔ ایسا کس نے کیا ہو گا"...... نسپال نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے۔ دیکھو شاید کچھ معلوم ہو جائے"۔ عمران نے کہا اور نسپال نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر نصف گھنٹے کے بعد عمران نے ایک بار پھر لزا کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"مائیکل بول رہا ہوں مس لزا۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پہلے والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے۔ انتہائی حیرت انگیز رانسن کو ناپال کی رائل سروس کی چیف پرنسز رشنی نے اغوا کرایا ہے اور اب تم بھی رانسن کو بھول جاؤ۔ کیونکہ یہاں کی رائل سروس اس قدر بااختیار ہے کہ اگر اسے ذرا بھی شک ہو جائے کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے تو وہ پورے ناپال کو گولیوں سے اڑا سکتی ہے اور کوئی اس کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہو گا اور سنو۔ اب تم نے مجھے بھی فون نہیں کرنا۔ اس لمحے کے بعد میرا رانسن سے کوئی تعلق نہ ہو گا بلکہ میں کسی رانسن کو جانتی ہی نہیں ہوں"...... دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"پرنسز رشنی نے اسے اغوا کیا ہے۔ کیوں۔ کیا وہ غدار تھا۔ کیا وہ شاہی خاندان کے خلاف کام کر رہا تھا۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ رانسن تو منشیات سپلائی کرتا تھا۔ وہ کیسے غدار ہو سکتا ہے"...... عمران کے رسیور رکھتے ہی نسپال نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا رائل سروس صرف غداروں کے خلاف کام کرتی ہے"۔ عمران

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اسے قائم ہی اسی مقصد کے لئے کیا گیا ہے وہ اور کسی معاملے میں قطعی مداخلت نہیں کرتی"...... نسپال نے جواب دیا۔

"پھر واقعی ایسا ہی ہو گا۔ رانسن یقیناً شاہی خاندان کے خلاف کسی غیر ملک کے اشارے پر کام کر رہا ہو گا اور ایسی صورت میں اب مجھے بھی اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اب اجازت دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور نسپال بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

پرنسز رشنی بڑے بااعتماد انداز میں چلتی ہوئی ناپال کے شاہی محل کی راہداری میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے خوبصورت اور دلکش چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔ راہداری میں موجود مسلح سپاہی اسے دیکھتے ہی رکوع کے بل جھک جاتے لیکن پرنسز رشنی ان کی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک شاندار اور انتہائی مرصع دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ دروازے کے باہر دو باوردی مسلح دربان موجود تھے۔

"ہمیں شاہ ناپال نے طلب فرمایا ہے"...... پرنسز رشنی نے دربانوں سے مخاطب ہو کر انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں حکم دے دیا گیا ہے پرنسز کہ آپ جیسے ہی تشریف لائیں آپ کو شاہ کے حضور پہنچا دیا جائے۔ آیئے"...... ایک دربان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور پھر سر

جھکا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ پرنسز رشنی اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں شاندار انداز کی کرسیاں موجود تھیں۔ کمرے کی سجاوٹ واقعی شاہانہ انداز کی گئی تھی۔ پرنسز رشنی دروازے کے اندر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد کمرے کے ایک کونے میں موجود بند دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور درمیانی جسامت کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ اس کے سر پر انتہائی قیمتی موتیوں کا ایک چھوٹا سا تاج بھی موجود تھا۔ یہ شاہ ناپال تھے ناپال کے بادشاہ۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی پرنسز رشنی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس نے شاہ کے سامنے پہنچ کر سر کو نیچے جھکا دیا۔

"شاہ کی خدمت میں پرنسز رشنی سلام عرض کرتی ہے"...... پرنسز رشنی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم پرنسز کی کارکردگی سے بے حد خوش ہیں"...... شاہ ناپال نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ پرنسز رشنی کے جھکے ہوئے سر پر رکھ دیا۔

"ہم شاہ کی اس نوازش پر ہمیشہ فخر کرتے رہیں گے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"بیٹھو"...... شاہ ناپال نے ایک مرصع کرسی پر بیٹھتے ہوئے پرنسز رشنی سے کہا اور پرنسز رشنی ان کے سامنے ایک کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"اب بتاؤ کہ اس مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے"۔ شاہ ناپال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کامیابی۔ مکمل کامیابی"...... پرنسز رشنی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے رانسن کو اغوا کرنے سے لے کر اس سے معلومات حاصل کرنے تک تمام تفصیل بتا دی۔

"تم نے اچھا کیا پرنسز کہ تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں لیکن کیا یہ تنظیم خاموش رہے گی۔ کیا اس کی طرف سے کوئی رد عمل نہ ہوگا"...... شاہ نے جواب دیا۔

"اعلیٰ حضرت۔ میں نے تمام معاملات کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر یہ اقدام کیا ہے۔ ہارڈراک ایک چھوٹی سی تنظیم ہے۔ اس کا سارا سرمایہ وہ لیبارٹری اور ڈاکٹر تھراڈ کے ساتھ شراکت کاری تھی۔ میں نے رانسن سے معلومات حاصل کر کے لیبارٹری پر ریڈ کیا۔ رانسن کا چیف باس راڈرک ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں سب کو ختم کر دیا گیا ہے۔ راڈرک کی ہلاکت کے بھی احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ وہ جیسے ہی واپس ناپال آیا اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر تھراڈ سے میں نے بات کی اور جب اسے تمام حالات کا علم ہوا تو ڈاکٹر تھراڈ نے اس جرائم پیشہ تنظیم کی بجائے شاہ ناپال کے تحت کام کرنے پر نہ صرف رضامندی کا اظہار کر دیا بلکہ اس نے اس پر بے پناہ مسرت کا اظہار کیا۔ اس نے کہا کہ یہ اس کے حق میں بے حد اچھا ہوا ہے ورنہ اسے ہر لمحے یہی خطرہ رہتا تھا کہ یہ جرائم پیشہ افراد کسی بھی وقت اس

سے اس کا فارمولا حاصل کر کے اسے ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔ ہارڈراک میں اس کا حصہ چوتھائی تھا۔ میں نے اسے نصف کر دیا۔ اس طرح تمام معاملات ہماری مرضی سے طے ہو گئے اس کے بعد میں نے ڈاکٹر تھراڈ کی مدد سے پاکیشیا میں موجود تمام لیبارٹری کو خفیہ طور پر وہاں سے ناپال شفٹ کرا دیا ہے اور اب ڈاکٹر تھراڈ ناپال کی لیبارٹری میں ان مشینوں کی تنصیب میں مصروف ہے۔ وہاں رائل سروس کے ارکان تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی وہاں مشینوں کی تنصیب کا کام مکمل ہو گا تھراڈ میزائلوں کی تیاری شروع ہو جائے گی۔ پھر ان میزائلوں کو ناپال کے دفاع میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس طرح ناپال دنیا میں جنگی طور پر ایک سپر پاور بن کر ابھرے گا"...... پرنسز رشنی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ واقعی انتہائی اچھی خبر ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا پرنسز۔ ہمارے ہمسایہ ملکوں خاص طور پر کافرستان پاکیشیا اور شوگران کسی قیمت پر بھی یہ نہ چاہیں گے کہ ناپال جیسا چھوٹا سا اور کمزور ملک اس طرح سپر پاور بن جائے"...... شاہ ناپال نے کہا۔

"اعلیٰ حضرت۔ میں نے اس سلسلے میں بھی ایک پلان بنایا ہے اور یہی پلان لے کر میں حاضر ہوئی ہوں۔ اگر آپ اس کی منظوری دے دیں گے تو ہم اس پلان پر عمل درآمد شروع کر دیں گے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"کیسا پلان"...... شاہ ناپال نے چونک کر پوچھا۔

"اعلیٰ حضرت ۔ میں نے ایک پلان بنایا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ کافرستان ایک بہت بڑا ملک ہے ۔ اسی طرح شوگران بھی ایک بڑا ملک ہے جبکہ پاکیشیا ان دونوں ملکوں کی نسبت چھوٹا ملک ہے ۔ اگر ہم پاکیشیا پر اچانک تھراڈ میزائلوں کا حملہ کر دیں تو ہم آسانی سے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور پھر ہماری فوجیں آسانی سے اس پر قبضہ کر لیں گی ۔ اس طرح پاکیشیا کا نام ونشان ہی ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا اور پاکیشیا کے سارے علاقے کو ہم ناپال میں شامل کر لیں گے ۔ اس طرح ناپال جو اب ایک چھوٹا اور کمزور ملک ہے وہ بھی کافرستان اور شوگران کی طرح ایک بڑا ملک بن جائے گا ۔ پھر تھراڈ میزائلوں کی وجہ سے کافرستان اور شوگران بھی کوئی مزاحمت نہیں کریں گے ۔ انہیں اپنی سلامتی کی فکر پڑ جائے گی اور پھر ناپال ایک سپر پاور ہو گی ۔ اس سارے براعظم ایشیا کی سپر پاور اور آپ اس کے شاہ ہوں گے"...... پرنسز رشنی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"پرنسز ۔ تمہارا پلان تو درست ہے لیکن تم اسے جس قدر آسان سمجھ رہی ہو ۔ یہ اتنا آسان نہیں ہے ۔ پاکیشیا پر اچانک تھراڈ میزائلوں کی بارش کر کے اسے تباہ کر دینا تو آسان ہے لیکن اس پر مستقل قبضہ کر لینا انتہائی مشکل ہے ۔ پاکیشیا کے لوگ حد درجہ بہادر ہیں ۔ ان کا ایک ایک بچہ ہمارے خلاف لڑے گا ۔ تم نے بہادرستان کے لوگوں کو تو دیکھا ہی ہے ۔ وہ پاکیشیا سے بھی پسماندہ ملک ہے لیکن جب روسیاہ نے اس پر قبضہ کیا تو ان لوگوں نے کیا ردعمل ظاہر کیا ۔ کس

طرح روسیاہ جیسی سپر پاور کے خلاف جنگ کی اور تم جانتی ہو کہ کیا انجام ہوا ۔ روسیاہ تباہ و برباد ہو گیا ۔ پاکیشیا نے کھل کر اس جنگ میں بہادرستان کی مدد کی ہے ۔ اس لئے جیسے ہی ہم اس پر قبضہ کریں گے نہ صرف پاکیشیا کے عوام بلکہ بہادرستان کے لوگ بھی ان کے شانہ بشانہ ہمارے مقابلے پر آ کھڑے ہوں گے ۔ اور تمہارا کیا خیال ہے کہ کافرستان اور شوگران خاموش رہیں گے شوگران اور پاکیشیا کے درمیان بے حد دوستانہ تعلقات ہیں اور خفیہ دفاعی معاہدہ بھی ۔ اس لئے لامحالہ شوگران ہمارے خلاف میدان میں اترے گا اور وہ اگر سپر پاور نہیں تو بہرحال منی سپر پاور ضرور ہے ۔ باقی رہا کافرستان ۔ تو اس نے دوسرا کھیل کھیلنا ہے ۔ اس نے کوشش کرنی ہے کہ ناپال پر ہی قبضہ کر لے اور پھر اقوام متحدہ اور دوسرے ممالک اس کھلی جنگ کو کیسے برداشت کر لیں گے ۔ نہیں پرنسز ۔ یہ پلان جذباتی بھی ہے اور احمقانہ بھی ۔ تم بس ناپال کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے تھراڈ میزائل تیار کراؤ ۔ باقی باتوں کو ذہن سے نکال دو"...... شاہ ناپال نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیسے آپ کا حکم اعلیٰ حضرت ۔ فی الحال تو یہ صرف پلان ہی تھا ۔ جب وقت آئے گا تو ہو سکتا ہے کہ آپ قائل ہو جائیں ۔ ابھی تو ویسے بھی وہ وقت بے حد دور ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"اوکے ۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ۔ ہو سکتا ہے کہ چند ضروری ترامیم کے ساتھ تمہارا منصوبہ منظور کر لیا جائے"...... شاہ

ناپال نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"بے حد شکریہ اعلیٰ حضرت۔ یہ میری عزت افزائی ہے"...... پرنسز رشنی نے سر جھکاتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میزائل کب تک تیار ہو سکیں گے"...... شاہ ناپال نے پوچھا۔

"چند ماہ تو لگ ہی جائیں گے اعلیٰ حضرت"...... پرنسز رشنی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تمہاری رائل سروس اور اس لیبارٹری کے خلاف ایک خوفناک خطرے کا علم ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمہیں اس خطرے سے پوری طرح آگاہ کر دیا جائے"...... اچانک شاہ ناپال نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار چونک پڑی

"خطرہ۔ کیسا خطرہ اعلیٰ حضرت۔ ہارڈراک تو ختم ہو چکی ہے اور ڈاکٹر تھراڈ ہمارے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ لیبارٹری بھی شفٹ ہو گئی ہے۔ اب تو کسی خطرے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہا"...... پرنسز رشنی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نسپال کو جانتی ہو۔ جس سے تمہاری بڑی بہن کی شادی ہونے والی ہے"...... شاہ ناپال نے کہا۔ تو پرنسز رشنی ایک بار پھر چونک پڑی۔

"نسپال۔ ہاں۔ مگر"...... پرنسز رشنی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاہ ناپال نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے وہی کونے والا دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم اندر داخل ہوا

اور رکوع کے بل جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"نسپال کو پیش کرو"...... شاہ ناپال نے کہا تو ملازم تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"نسپال نے ہمیں فون کر کے ہم سے بات کی تھی۔ ہم نے اسے یہاں طلب کر لیا ہے تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے"...... شاہ ناپال نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور نسپال اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے رکوع کے بل جھک کر شاہ ناپال کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو نسپال۔ اب تم شاہی خاندان کے فرد بننے والے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں اپنے ساتھ بیٹھنے کی عزت دے رہے ہیں"...... شاہ ناپال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمام عمر شاہ ناپال اور شاہی خاندان کی غلامی کروں گا اور مجھے اپنی اس غلامی پر ہمیشہ فخر رہے گا"...... نسپال نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر پرنسز رشنی کو سلام کر کے وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"اب جو کچھ تم نے ہمیں بتایا ہے وہ پوری تفصیل سے پرنسز رشنی کو بتا دو"...... شاہ ناپال نے کہا تو نسپال نے علی عمران اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے اس کی رہائش گاہ پر آنے۔ اس کو اغوا کر کے اپنی کسی عمارت میں لے جانے پھر وہاں ہونے والی تمام کارروائی۔ اس کے بعد عمران کا اکیلے اس کی رہائش گاہ پر آنے اور وہاں فون پر لڑاسے ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔

"پھر اس سے خطرہ کیا نمودار ہوا ہے"...... پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے علی عمران کے بارے میں تفصیلات اکٹھی کی ہیں پرنسز رشنی اور ان معلومات کے مطابق عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ روسیاہ اور ایکریمیا تک اس سے دبتے ہیں۔ عمران اگر آپ کی راہ پر چل نکلا اور یقیناً وہ ایسا کرے گا تو پھر رائل سروس کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا"...... نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق اس کا اصل ٹارگٹ تو رانسن ہی تھا"...... پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پرنسز۔ وہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ اسے دراصل یہ شک ہے کہ میٹرو پلازہ کی تباہی میں رانسن اور آپ کا ہاتھ ہے۔ اس لئے وہ رانسن کے پیچھے بھاگ رہا تھا تاکہ اس سے اصل حالات معلوم کر سکے اور اب جبکہ اسے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ رانسن کو آپ نے اغوا کر لیا ہے تو اب اس کی تمام تر توجہ آپ پر مبذول ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ساتھ یہاں ناپال میں پہنچ جائے۔ اس لئے میں فوری طور پر یہاں آیا ہوں اور میں نے اعلیٰ حضرت سے براہ راست رابطہ کرنے کی جرأت کی ہے تاکہ معاملات کو اس کے صحیح تناظر میں دیکھا جا سکے"...... نسپال نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی تمام تر ذمہ داری بھی تم پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر تم اسے لزا کے بارے میں نہ بتاتے تو اسے یہ اطلاع نہ ملتی"...... پرنسز رشنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس وقت تک میرا یہی خیال تھا کہ رانسن کا تعلق صرف منشیات کی تنظیم ہارڈ راک سے ہے۔ مجھے لزا کے فون سے پہلی بار معلوم ہوا کہ آپ اس میں براہ راست ملوث ہو چکی ہیں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا کوئی تعلق منشیات سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی اور چکر ہوگا اور چونکہ اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی کہ آپ رانسن کے ساتھ پاکیشیا آئی ہوئی ہیں اور پھر میٹرو پلازہ انتہائی پراسرار انداز میں تباہ ہو گیا۔ اس سے میں نے یہی نتیجہ نکالا کہ آپ اور رانسن صرف منشیات کے سلسلے میں کام نہیں کر رہے بلکہ یہ کوئی دوسرا مشن ہے"۔ نسپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عمران کا حلیہ قد و قامت اور اس کی خاص نشانیاں مجھے بتا دو اس کے بعد میں دیکھوں گی کہ وہ یہاں آکر کیا کرتا ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"وہ تو میں بتا دوں گا پرنسز۔ لیکن میرا ایک مشورہ ہے۔ اگر آپ اس مشورے پر عمل کریں تو مجھے یقین ہے کہ عمران آپ کے خلاف کوئی اقدام نہ کر سکے گا"...... نسپال نے کہا۔

"کیا مشورہ ہے۔ بتاؤ"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کسی قسم کی کوئی

کارروائی نہ کریں ۔وہ اگر آپ سے ملے تو آپ نارمل انداز میں اس سے
ملیں بلکہ ہو سکے تو اسے اعلیٰ حضرت سے بھی ملوا دیں ۔ رانسن کے
بارے میں آپ اسے یقین دلا دیں کہ رانسن کا تعلق منشیات سے تھا اور
آپ اعلیٰ حضرت کے خصوصی حکم پر اس تنظیم کے خلاف کام کر رہی
تھیں تاکہ ناپال میں منشیات کے اس ریکٹ کا خاتمہ کر سکیں ۔اس کے
لئے آپ نے رانسن سے قریبی تعلقات قائم کئے ۔ اس کے ساتھ آپ
پاکیشیا گئیں تاکہ اس کی تنظیم کے مکمل سیٹ اپ سے آگاہ ہو سکیں
اور اس کے بعد آپ نے اس پر ہاتھ ڈال دیا۔اس سلسلے میں آپ شاہی
فرمان بھی حاصل کر سکتی ہیں اور رانسن کو خصوصی عدالت کے حکم پر
موت کی سزا کا حکم بھی کرایا جا سکتا ہے ۔میرا مطلب ہے کہ سب کچھ
اس نارمل انداز میں کیا جائے کہ اسے کسی طرح کا بھی کوئی شک نہ پڑ
سکے اور وہ آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ آپ نے صرف منشیات کی تنظیم ہارڈ
راک کے خلاف کام کیا ہے ۔اس طرح وہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے
گا اور یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔لیکن اس سلسلے میں اصل
بات اس کو اطمینان دلانے کی ہے ۔میں نے پہلے بتایا ہے کہ وہ حد
درجہ شاطر آدمی ہے ۔اگر اسے معمولی سا بھی شک ہو گیا تو پھر وہ اصل
حقائق کو کھوج لے گا اور اس کے بعد خطرہ پوری قوت سے ٹوٹ پڑے
گا"...... نسپال نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری تجویز اچھی ہے نسپال ۔ تم نے انتہائی ذہانت بھرا مشورہ
دیا ہے ۔میں ایسا ہی کروں گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی اس

انداز میں نگرانی بھی کراؤں گی کہ اسے معمولی سا شک بھی نہ پڑ سکے اور
اگر وہ ہمارے مفادات کے خلاف کام کرنے لگے تو اسے اچانک
گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... پرنسز رشنی نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

" تمہاری تجویز بالکل مناسب ہے پرنسز اور ہم اس لائحہ عمل کی
منظوری دیتے ہیں"...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے شاہ ناپال نے
اچانک کہا تو پرنسز رشنی کرسی سے اٹھی اور شاہ ناپال کے سامنے جھک
گئی۔

"آپ کا یہ فرمان میرے لئے انتہائی عزت افزائی ہے اعلیٰ حضرت"۔
پرنسز رشنی نے کہا۔

" ہمیں تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے پرنسز۔اسی لئے ہم نے
تمہیں رائل سروس کا چیف بنایا ہے اور ہمیں بے حد مسرت ہے کہ تم
اب تک ہمارے اعتماد پر ہر لحاظ سے پوری اتری ہو اور ہمیں یقین ہے
کہ آئندہ بھی تم ہمارے اعتماد پر پوری اترو گی"...... شاہ ناپال نے کہا
اور پرنسز رشنی کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگانے لگا۔

ناپال کے دارالحکومت کے انتہائی جدید ایئرپورٹ پر عمران ٹائیگر جوزف اور جوانا کے ساتھ موجود تھا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی پاکیشیا سے آنے والی فلائیٹ سے اترے تھے۔ وہ چاروں اپنے اصل حلیوں میں تھے اور ان کے کاغذات بھی اصل تھے۔ چیکنگ کے مرحلے سے گزرنے کے بعد وہ جب ایئرپورٹ کے بیرونی حصے میں پہنچے تو ایک نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"آپ علی عمران صاحب ہیں"...... اس نوجوان نے عمران سے ہی مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صاحب تو نہیں البتہ علی عمران ضرور ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا نام روتھم ہے جناب اور میں پرنسز رشنی کا پی اے ہوں۔ انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے یہاں بھجوایا ہے آپ کا حلیہ

انہوں نے مجھے بتا دیا تھا اس لئے میں آپ کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم پرنسز رشنی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم جیسے بدصورت آدمی کا حلیہ اس تفصیل سے یاد رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور روتھم بے اختیار ہنس پڑا۔

"تشریف لایئے۔ پرنسز اپنے آفس میں آپ سے ملاقات کی منتظر ہیں"...... روتھم نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور اس کی رہنمائی میں وہ سب باہر موجود ایک شاندار لیموسین کار میں بیٹھ گئے جس پر ناپال کا شاہی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ روتھم خود کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ عمران اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ جوزف جوانا اور ٹائیگر عقبی سیٹ پر پھنس کر بیٹھ گئے تھے۔ لیموسین کار چونکہ خاصی بڑی اور کشادہ باڈی کی ہوتی ہے اس لئے وہ تینوں بہرحال عقبی سیٹ پر بیٹھنے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے ورنہ اگر عام کار ہوتی تو شاید جوزف اور جوانا بھی ایک سیٹ پر بمشکل بیٹھ سکتے۔ ٹائیگر کے ساتھ بیٹھنے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ پرنسز رشنی مارشل آرٹ کی بھی ماہر ہیں" عمران نے کہا۔

"یس سر۔ پرنسز واقعی اس آرٹ میں انتہائی مہارت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اس میں باقاعدہ بیلٹس حاصل کی ہوئی ہیں"...... روتھم نے جواب دیا۔

"پھر تو ان کی شادی کا سکوپ انتہائی محدود ہو گیا ہوگا۔ اب بھلا کون صاحب اس دل گردے کے مالک ہوں گے جو ان کے اس آرٹ کی مہارت کے باوجود اپنی ہڈیاں تڑوانا پسند کریں گے"....... عمران نے جواب دیا تو روتھم اس بار بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑا۔

"پرنسز اتنی خوبصورت ہیں جناب کہ ناپال کے تمام نوجوان ان کی ایک جھلک دیکھنے کو ہی اعزاز سمجھتے ہیں"....... روتھم نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک وسیع و عریض اور شاندار بلڈنگ کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ کے باہر دو باوردی مسلح دربان موجود تھے۔ جنہوں نے کار دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا اور روتھم کار کو اندر لے گیا۔ عمران نے دیکھا کہ پوری عمارت میں مشین گنوں سے مسلح افراد جگہ جگہ پر کھڑے ہوئے چوکنا انداز میں ڈیوٹی دے رہے تھے۔ کار ایک وسیع و عریض پورچ میں جا کر رک گئی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

"اگر آپ کے پاس اسلحہ ہو تو برائے کرم مجھے دے دیں۔ واپسی پر آپ کو مل جائے گا۔ کیونکہ پرنسز تک پہنچنے سے پہلے آپ کو سائنسی طور پر چیک کیا جائے گا اور اگر آپ کے پاس اسلحہ ہوا تو پھر آپ آگے نہ جا سکیں گے"....... روتھم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر روتھم کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف جوانا اور ٹائیگر نے بھی ریوالور اور پسٹل

نکال کر اسے دے دیئے۔

"شکریہ۔ اب آپ سامنے والی راہداری سے چلے جائیں۔ اس کے اختتام پر دروازہ ہے جو آپ کے وہاں پہنچنے پر خود بخود کھل جائے گا اور آپ کی ملاقات پرنسز رشنی سے ہو جائے گی"....... روتھم نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کی چھت میں مختلف رنگوں کے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے لیکن وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا جو ان کے قریب پہنچتے ہی خود بخود کھل گیا اور عمران اسے کراس کرتا ہوا دوسری طرف ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ خالی تھا۔ ان سب کے اندر آتے ہی اس کمرے کی ایک سائیڈ پر موجود دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اندر تشریف لے آئیں جناب"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس دروازے کو کراس کر کے وہ ایک اور کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن یہاں کا فرنیچر اور سجاوٹ شاہانہ انداز کی تھی۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر مشین گنوں سے مسلح چار افراد خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگی۔

"میں پرنسز رشنی ہوں"....... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور

ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ یہ میرا ساتھی ہے عبدالعلی اور یہ میرے باڈی گارڈز ہیں جوزف اور جوانا"...... عمران نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ پرنسز رشنی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے شدید ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کے تاثرات بھی نارمل ہو گئے۔

"تشریف رکھیں"...... پرنسز رشنی نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران اور ٹائیگر ایک صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ جوزف اور جوانا اس صوفے کے عقب میں کھڑے ہو گئے۔ پرنسز رشنی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... پرنسز رشنی نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سوائے شراب کے باقی ہر وہ چیز جو آپ پلانا چاہیں حتیٰ کہ اگر آپ اپنے ہاتھ سے زہر بھی پلا دیں تو وہ بھی مجھے قبول ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"مسٹر علی عمران۔ میں پرنسز ہوں۔ اس بات کو ذہن میں رکھیں"...... پرنسز رشنی نے درشت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشروب لے آؤ"...... پرنسز رشنی نے عمران سے بات کر کے اپنے ایک طرف کھڑے ہوئے مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پرنسز رشنی۔ آپ نے صرف ایک طلسم بنانے پر کیوں اکتفا کر لیا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ ہمیں سات طلسم طے کرنے پڑیں گے۔ پھر جا کر گوہر مقصود نظر آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے پرنسز رشنی کا پہلا فقرہ سرے سے سنا ہی نہ ہو۔

"سات طلسم۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"۔ پرنسز رشنی نے چونک کر کہا۔

"بچپن میں جو کہانیاں میں نے پڑھی ہیں ان میں تو یہی لکھا ہوا تھا کہ خوبصورت اور حسین شہزادیوں سے ملاقات کے لئے سات طلسم طے کرنے پڑتے ہیں۔ آپ کی راہداری کو اگر جدید دور کا طلسم سمجھ لیا جائے تو یہ ایک طلسم ہوا حالانکہ آپ جس قدر خوبصورت اور حسین شہزادی ہیں آپ سے ملاقات تو سات کی بجائے چودہ طلسموں کے بعد ہونی چاہئے تھی"...... عمران نے اسی طرح ڈھٹائی سے کہا تو اس بار پرنسز رشنی کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کا شکریہ۔ لیکن آپ نے تو مجھے کہا تھا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور آپ ایک سرکاری کام کے سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں"...... پرنسز رشنی نے

اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"سرکاری کام تو میں نے اس لئے کہا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ مجھے جب معلوم ہوا کہ ناپال کی رائل سروس کی چیف ایک شہزادی ہے اور مجھے دراصل شہزادیوں سے ملاقات کا بے حد شوق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار پرنسز رشنی بھی واضح طور پر مسکرا دی۔

"آپ خاصی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ ویسے آپ کے فون کے بعد میں نے آپ کے متعلق جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق آپ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور بحیثیت سیکرٹ ایجنٹ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"میرے متعلق جن صاحب نے بھی آپ کو معلومات مہیا کی ہیں ان صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ اس نے میرے متعلق خاصے حسن ظن سے کام لیا ہے۔ لیکن اگر آپ بتا دیں کہ یہ کون صاحب ہیں تو میں انہیں کم از کم شکریئے کا خط لکھ دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں رائل سروس کی چیف ہوں۔ ایسی معلومات حاصل کرنا میرے لئے مشکل کام نہیں ہوتا"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے وہی آدمی جسے پرنسز رشنی نے مشروبات لانے کے لئے کہا تھا اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں

مشروبات کے تین گلاس رکھے ہوئے تھے۔

"جن صاحب نے آپ کو میرے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں اس نے یقیناً میرا حلیہ بھی آپ کو بتایا ہو گا"...... عمران نے مشروب کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"حلیہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔ پرنسز رشنی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے آدمی نے ایئرپورٹ پر مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے یہاں داخل ہوتے ہی براہ راست مجھ سے مخاطب ہوئیں۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا حلیہ آپ کو معلوم تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے تو اتنی پریشانی کی کیا بات ہے"۔ پرنسز رشنی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے پرنسز رشنی کہ میں تو میک اپ میں ہوں اور یہ میک اپ میں نے پہلی بار کیا ہے"...... عمران نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ میک اپ میں ہیں۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے نسپال نے جو حلیہ بتایا تھا آپ تو اسی حلیے میں ہیں پھر۔ پھر"...... پرنسز رشنی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گھبرایئے نہیں۔ یہ شفاف میک اپ کہلاتا ہے۔ اس سے چہرے کے خدوخال تبدیل نہیں ہوتے۔ البتہ چہرہ ذرا خوبصورت ہو جاتا

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ آپ کوئی بات چھپا رہے ہیں۔ اگر آپ واقعی میک اپ میں ہیں تو یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"آپ میرے متعلق اپنی معلومات کا ماخذ چھپا رہی تھیں اس لئے مجھے میک اپ کی بات کرنا پڑی اور آپ نے خود ہی نسپال کا نام لے دیا بس اتنی سی بات تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تو پرنسز رشنی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ لیکن اب وہ اس طرح غور سے عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ عمران اس حد تک ذہین بھی ہو سکتا ہے۔

"آپ شکل سے تو ذہین نہیں لگتے لیکن آپ نے جس طرح مجھ سے نام معلوم کر لیا ہے اس سے مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ واقعی ذہین آدمی ہیں"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"اس تعریف کے لئے مشکور ہوں پرنسز رشنی۔ آپ پچھلے دنوں پاکیشیا گئی تھیں آپ کے ساتھ ہارڈراک کا چیف رانسن بھی تھا۔ آپ کی وہاں کیا مصروفیات رہی ہیں"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو آپ کی یہاں آمد کا مقصد یہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں رائل سروس کی چیف ہوں۔ مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ ناپال میں ایسی تنظیم کام کر رہی ہے جو منشیات کا دھندہ وسیع پیمانے پر کر رہی ہے اور ناپال کے ساتھ ساتھ کافرستان اور پاکیشیا میں بھی اس کے

ہیڈ کوارٹر اور شاخیں موجود ہیں۔ آپ کو یقیناً معلوم ہوگا کہ ناپال میں منشیات کے خلاف انتہائی سخت ترین قوانین موجود ہیں۔ ایسے لوگوں کو سزائے موت دی جاتی ہے جو اس دھندے میں کسی بھی حیثیت سے ملوث ہوں۔ جب مجھے ہارڈراک کے بارے میں اطلاعات ملیں تو میں نے اس کے خلاف کام شروع کر دیا اور میرا طریقہ کار ذرا مختلف ہوتا ہے میں نے رانسن سے جو ہارڈراک کا چیف تھا۔ دوستی بڑھائی۔ اسے یقین دلایا کہ میں اس کی شریک کار بننا چاہتی ہوں۔ میں دولت حاصل کرنے کی خواہشمند ہوں اور اس طرح وہ ناپال میں کھل کر کام کر سکتا ہے۔ وہ میرے ٹریپ میں آگیا اور مجھے ہارڈراک میں حصہ دینے پر رضامند ہو گیا۔ چنانچہ مجھے اپنا یہ روپ پوری طرح نبھانے کے لئے اس کے ساتھ کافرستان کا اور پاکیشیا کا خفیہ دورہ کرنا پڑا۔ اس طرح میں نے ان کے تمام اڈوں اور آدمیوں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں۔ پھر میں نے رانسن اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ ان پر شاہی عدالت میں مقدمہ چلا اور انہیں موت کی سزا دے دی گئی اور کل رات فائرنگ اسکواڈ نے اس سزا پر عملدرآمد بھی کر دیا ہے"۔ پرنسز رشنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا پاکیشیا میں بھی ان کے آدمیوں کو آپ نے گرفتار کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ دوسرے ملک میں ہم کیسے یہ کارروائی کر سکتے تھے البتہ ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات میں نے اپنے آدمیوں کو مہیا کر

دی ہیں ۔ ان میں سے جب بھی کوئی ناپال میں داخل ہوا تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"کیا ہارڈ راک کا تعلق صرف منشیات سے ہے یا یہ کسی اور سرگرمی میں بھی ملوث تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"اور سرگرمی کیسی ۔ میں سمجھی نہیں"...... پرنسز رشنی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مثلاً کسی سائنسی ہتھیار کی تیاری میں"...... عمران نے غور سے پرنسز رشنی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سائنسی ہتھیار ۔ کیا مطلب ۔ منشیات فروشوں کا کسی سائنسی ہتھیار سے کیا تعلق"...... پرنسز رشنی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے ابھر آنے والے تاثرات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ معاملات وہ نہیں ہیں جو پرنسز رشنی بتا رہی ہے۔

"دیکھئے پرنسز رشنی ۔ یہ درست ہے کہ آپ کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور آپ ناپال کی رائل سروس کی چیف بھی ہیں اور ان دونوں حیثیتوں سے ہمارے دلوں میں آپ کے لئے بے پناہ احترام موجود ہے لیکن پچھلے دنوں پاکیشیا کی ایک آٹھ منزلہ جدید تعمیر شدہ عمارت میٹرو پلازہ کو کسی پراسرار سائنسی ہتھیار سے تباہ کیا گیا ہے اور نہ صرف عمارت تباہ ہوئی ہے بلکہ وہاں بے شمار افراد بھی ساتھ ہی جل کر راکھ ہوئے ہیں جن میں پاکیشیا کے ایک مرکزی وزیر بھی ہلاک ہوئے اور

اس کے ساتھ ساتھ کئی اعلیٰ سرکاری افسر بھی اور جس وقت یہ سانحہ ہوا ۔ اس وقت آپ اور رانسن پاکیشیا میں تھے ۔ میں آپ پر کسی قسم کا الزام نہیں لگا رہا ۔ لیکن اس قتل عام کے خلاف تحقیقات کرنا میری ڈیوٹی میں شامل ہے اور آج کی ملاقات کا مقصد بھی یہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے میں مجھ سے مکمل تعاون کریں گی"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی اخبارات میں اس واقعہ کے بارے میں پڑھا تھا لیکن رانسن تو منشیات فروش تھا ۔ اس قسم کے واقعات سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"یہ بتائیے کہ آپ رانسن کے ساتھ پاکیشیا میں کہاں ٹھہری تھیں"...... عمران نے پوچھا تو پرنسز رشنی بے اختیار چونک پڑی ۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"تو آپ یہاں میری انکوائری کرنے آئے ہیں ۔ آئی ۔ ایم ۔ سوری ۔ اب میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گی اور اس ملاقات کو بھی ختم سمجھیئے ۔ میں آپ کی عزت کر رہی ہوں ورنہ مجھ پر الزام لگانے والے دوسرا سانس بھی نہیں لیا کرتے ۔ آپ جا سکتے ہیں"...... پرنسز رشنی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ۔ ایم ۔ سوری ۔ میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا لیکن"...... عمران نے کچھ کہنا چاہا۔

"جب میں نے کہہ دیا کہ آپ جائیں تو آپ چلے جائیں"...... پرنسز

رشنی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کا چہرہ اس وقت شدید غصے سے کسی بھوکی بلی کی طرح بگڑ سا گیا تھا ۔

"اوکے ۔ شکریہ" ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

"ایک بات یاد رکھیئے پرنسز رشنی ۔ اگر آپ میرے ملک میں ہونے والے اس قتل عام میں کسی طرح بھی ملوث ثابت ہوئیں تو آپ کے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہ رہے گا" ...... عمران نے دروازے کے قریب رک کر مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا ۔ اس کے چہرے پر سختی موجود تھی ۔ عمران کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے عقب میں اس کمرے میں آئے اور پھر وہ پہلے کی طرح راہداری میں سے گزرتے ہوئے باہر آ گئے ۔ یہاں پورچ میں روتھم موجود تھا ۔

"آیئے جناب ۔ پرنسز نے آپ کے متعلق مجھے ہدایات دے دی ہیں آپ جہاں ٹھہرنا چاہیں میں وہاں آپ کو ڈراپ کر دوں گا" ...... روتھم نے آگے بڑھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان سے لیا ہوا اسلحہ بھی انہیں واپس کر دیا ۔

"شکریہ مسٹر روتھم ۔ آپ کو یا آپ کی پرنسز کو میں مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا ۔ ہمیں ٹیکسی مل جائے گی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اس کے چہرے پر چند لمحے پہلے جو شدید سنجیدگی

طاری تھی وہ یکلخت جیسے دھواں بن کر غائب ہو گئی تھی ۔ وہ اب پہلے کی طرح نارمل اور شگفتہ لہجے میں بات کر رہا تھا ۔ جبکہ ٹائیگر جوزف اور جوانا تینوں کے چہرے اسی طرح ستے ہوئے تھے ۔ ان تینوں کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں میں غصے کے شعلے باقاعدہ بھڑکتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے ۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ صرف عمران کی وجہ سے اپنے غصے کو دبائے ہوئے ہیں ورنہ شاید اب تک یہ عمارت کسی شدید بھونچال کی زد میں آ چکی ہوتی ۔

"اوہ نہیں جناب ۔ ایسا ناممکن ہے ۔ پرنسز اپنے احکامات کی ہر صورت میں تعمیل چاہتی ہیں ۔ اگر میں نے ان کے احکامات کی تعمیل نہ کی تو میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا" ...... روتھم نے کہا ۔

"اوکے ۔ پھر آپ ہمیں ویسٹرن ہوٹل ڈراپ کر دیجئے" ...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور روتھم نے اطمینان بھرے انداز میں سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پورچ میں کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھ گیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی کار میں بیٹھ گئے اور چند لمحوں بعد کار اس عمارت سے نکل کر ایک بار پھر سڑکوں پر دوڑنے لگی ۔

"مسٹر روتھم ۔ کیا رائل سروس کا ہیڈ کوارٹر یہی عمارت ہے جس میں آپ ہمیں لے گئے تھے" ...... عمران نے روتھم سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"اوہ نہیں جناب ۔ یہ عمارت تو پرنسز آفس کہلاتی ہے ۔ یہاں تو پرنسز کبھی کبھار آتی ہیں" ...... روتھم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تو پھر رائل سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ...... عمران نے پوچھا ۔

"اس کا علم صرف پرنسز کو ہے یا رائل سروس کے اراکین کو ہو گا اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے ۔ یہ سروس انتہائی خفیہ ہے جناب"...... روتھم نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے ہی اندازہ لگا لیا کہ روتھم سچ بول رہا ہے ۔ اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد کار ناپال کے دارالحکومت کے مشہور ہوٹل ویسٹرن کے کپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی ۔ یہ دس منزلہ عمارت تھی اس کا طرز تعمیر گو خاصا قدیم تھا لیکن اس کے باوجود اس کی عمارت پرشکوہ اور خوبصورت تھی ۔ کہا جاتا تھا کہ ویسٹرن ہوٹل دارالحکومت میں بننے والا پہلا غیر ملکی ہوٹل تھا ۔ ورنہ اس سے پہلے یہاں عام سے مقامی ہوٹل تھے جہاں غیر ملکی سیاح جاتے ہوئے گھبراتے تھے کیونکہ ان مقامی ہوٹلوں کا معیار انتہائی گھٹیا اور غیر معیاری ہوتا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ ویسٹرن ہوٹل غیر ملکی سیاحوں اور کاروباری افراد کا گڑھ بن گیا تھا اور گو اب دارالحکومت میں اس سے بھی جدید اور اعلیٰ کئی ہوٹل بن چکے تھے لیکن غیر ملکی سیاح آج بھی ویسٹرن ہوٹل کو ہی ترجیح دیتے تھے کیونکہ اس کا معیار آج بھی پہلے کی طرح اچھا تھا ۔ روتھم نے کار وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی کار سے نیچے اتر آیا ۔

"آیئے ۔ میں آپ کو آپ کے کمروں تک پہنچا دوں"...... روتھم نے کار لاک کرتے ہوئے کہا ۔

"اوہ شکریہ مسٹر روتھم ۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا ۔

"نہیں جناب ۔ میرا آپ کے ساتھ جانا ضروری ہے ۔ کیونکہ پرنسز کے حکم پر ویسٹرن ہوٹل میں آپ کے لئے کمرے بک ہو چکے ہوں گے اور انہوں نے ہوٹل کی انتظامیہ کو بتا دیا ہو گا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں گا"...... روتھم نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"کیا مطلب ۔ پرنسز کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم ویسٹرن ہوٹل جائیں گے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"اس عمارت میں جو لفظ بھی جہاں بھی بولا جائے وہ لفظ پرنسز تک بہرحال پہنچ جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ اس کار میں بھی ایسے آلات موجود ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ پرنسز تک پہنچ جاتا ہے اور مسٹر عمران میرے کوٹ کی جیب میں بھی آلہ موجود ہے ۔ کار سے باہر بھی جو بات چیت ہو گی وہ بھی ان تک پہنچ جائے گی"...... روتھم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ پرنسز اسم بامسمیٰ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"جی ۔ کیا فرمایا آپ نے"...... روتھم نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"مطلب ہے کہ صرف نام کی ہی پرنسز نہیں ہیں بلکہ واقعی پرنسز ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"وہ واقعی پرنسز ہیں ۔ ان کا ہر موڈ پرنسز جیسا ہی ہوتا ہے"۔ روتھم

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پرنسز نے ہمارے ساتھ جو شاندار سلوک کیا ہے اس کا علم تمہیں بھی ساتھ ساتھ ہو گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ کمرے میں جو کچھ ہوتا رہا اور جو گفتگو بھی ہوئی وہ میں باہر پورچ میں کھڑا دیکھتا اور سنتا رہا اور جناب۔ آپ واقعی خوش قسمت ہیں کہ آپ نے غصے میں آکر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا ورنہ اب تک آپ کی لاشیں کسی گٹر میں تیر رہی ہوتیں۔ اس پوری عمارت میں ایسے ایسے انتظامات ہیں کہ شاید آپ کے تصور میں بھی نہ ہوں۔ ویسے میں نے آپ کے ساتھیوں کے چہروں پر شدید غصے کے تاثرات دیکھے تھے۔ میری گذارش ہے کہ جب تک آپ ناپال میں رہیں پلیز پرنسز کے خلاف ایسے تاثرات چہرے پر لانے سے گریز کریں"...... روتھم نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہوٹل کا مین گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"آؤ بھئی۔ یہ لوگ تو مارتے بھی ہیں اور رونے بھی نہیں دیتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ روتھم کے پیچھے ہوٹل کے وسیع وعریض اور انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ہال میں داخل ہو گیا۔ روتھم ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جس پر چار غیر ملکی لڑکیاں موجود تھیں۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے روتھم کے قریب آنے پر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے روتھم کسی ملک کا بادشاہ ہو اور وہ لڑکی اس کی ادنیٰ کنیز۔

"پرنسز کے مہمانوں کے لئے کمرے بک ہو چکے ہیں"...... روتھم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے ایک نوجوان کی طرف اشارہ کیا۔

"پرنسز کے مہمانوں کو ان کے کمروں تک پہنچا آؤ"...... لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس مس"...... اس نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ میں بنی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آیئے جناب"...... روتھم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن رجسٹر پر اندراجات وغیرہ تو ہوں گے۔ ہم بہرحال یہاں غیر ملکی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جناب۔ جہاں پرنسز کا نام آ جائے وہاں باقی سب باتیں ختم ہو جاتی ہیں"...... روتھم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم سے یہاں چارجز وغیرہ بھی نہیں لئے جائیں گے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر بے حد مسرت ہو رہی ہو۔

"بالکل جناب ۔ آپ پرنسز کے مہمان ہیں"...... روتھم نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے جہاں ان کے لئے برابر برابر چار کمرے بک تھے ۔ کمروں کے باہر کارڈ پر گیسٹ آف پرنسز رشنی کا نام درج تھا ۔ کمرے بے حد شاندار اور انتہائی پرتکلف انداز میں سجے ہوئے تھے ۔

" میں پہلے بھی اس ہوٹل میں کئی بار ٹھہر چکا ہوں لیکن کمروں کی یہ سجاوٹ پہلے تو نہیں تھی "...... عمران نے کمرے میں داخل ہو کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔

"اس ہوٹل کی چوتھی منزل مکمل طور پر پرنسز کے مہمانوں کے لئے مخصوص ہے جناب اور ظاہر ہے پرنسز بہرحال پرنسز ہی ہیں "۔ روتھم نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" اب مجھے اجازت دیجئے جناب اور ہاں ۔ صرف ایک گذارش آپ سے کرنی ہے کہ آپ برائے کرم پرنسز کے خلاف کوئی خیال تک ذہن میں نہ لائیں کیونکہ آپ کے الفاظ تو ایک طرف آپ کے ذہن میں ابھرنے والے خیالات تک کا علم پرنسز کو ہو جائے گا اور اگر ان کا موڈ بگڑ گیا تو پھر...... بہرحال میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔ آپ خود سمجھدار ہیں ۔ گڈ بائی "...... روتھم نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ۔

" حیرت ہے ۔ پرنسز تو واقعی پرنسز ہی ثابت ہوئی ہیں ۔ میرے ذہن میں تو یہ تصور تک نہ تھا کہ یہاں پرنسز کا اس قدر ہولڈ بھی ہو سکتا ہے

بہرحال ٹھیک ہے ۔ ہمارا کام تو ختم ہو گیا ہے ۔ رانسن کا خاتمہ ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی تنظیم ہارڈراک کا بھی ۔ باقی رہی اس میٹرو پلازہ کی تباہی تو ابھی اس سلسلے میں کوئی حتمی بات سامنے نہیں آئی ۔ جب آئے گی تو دیکھا جائے گا "...... عمران نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا ۔

" آپ نے درست کہا ہے باس "...... ٹائیگر نے جواب دیا جبکہ جوزف اور جوانا خاموش کھڑے رہے تھے ۔

" تم لوگ اپنے اپنے کمروں میں جاؤ ۔ میں کچھ دیر آرام کروں گا ۔ پھر ہم نا پال کی سیر کا کوئی پروگرام بنائیں گے "...... عمران نے کہا اور ٹائیگر جوزف اور جوانا تینوں سر ہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے ۔ عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ باتھ روم میں داخل ہو گیا ۔ اسے بہرحال یہ بات تو معلوم ہو گئی تھی کہ یہ کمرے خصوصی کمرے ہیں اس لئے یقیناً یہاں ایسے انتظامات موجود ہوں گے کہ ان کی باتیں اور شاید ان کی تصویریں بھی پرنسز رشنی تک پہنچ رہی ہوں گی ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے جان بوجھ کر اپنے ساتھیوں سے ایسی باتیں کی تھیں کہ پرنسز رشنی اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے ۔ باتھ روم سے نکل کر وہ بیڈ کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اب کافی دیر تک سونے کا پروگرام بنا چکا ہو ۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی پرنسز رشنی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بھوانم بول رہا ہوں پرنسز"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... پرنسز نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا چلا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب کی بات ہے"...... پرنسز نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ پہلے ان کی فلائٹ گئی ہے۔ میں نے پاکیشیا میں اپنے آدمیوں کو خصوصی ہدایات دے کر الرٹ کر دیا تھا۔ انہوں نے ابھی

مجھے رپورٹ دی ہے کہ وہ پاکیشیا پہنچ گئے ہیں"...... بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ لیکن تم نے اب مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا۔ عمران جس ٹائپ کا آدمی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ صرف ہمیں مطمئن کرنے کی غرض سے واپس گیا ہے اور اب میک اپ کر کے اور روپ بدل کر واپس آئے گا۔ اس لئے تم نے کم از کم ایک ماہ تک ناپال دارالحکومت میں داخل ہونے والے ہر راستے کی انتہائی سخت نگرانی کرانی ہے"۔ پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز۔ میرے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا اس لئے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ٹرانس تصویریں خصوصی کیمرے سے حاصل کر لی ہیں۔ اب اگر عمران اور اس کے ساتھی چاہے کسی بھی میک اپ میں دارالحکومت میں آئے تو ان تصویروں کی مدد سے ہم انہیں چیک کر لیں گے"...... بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو بھوانم۔ تم نے واقعی عقلمندی سے کام لیا ہے"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی اس حوصلہ افزائی پر میں بے حد ممنون ہوں"...... دوسری طرف سے بھوانم نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"جیسے ہی عمران دوبارہ آئے۔ تم نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے۔ بغیر کوئی وقت ضائع کئے"...... پرنسز نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ ہی پڑے ہوئے

انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کھومل کو میرے پاس بھیجو"...... پرنسز نے کہا اور رسیور رکھ دیا

چند منٹ بعد دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... پرنسز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور کھومل اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"...... پرنسز نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کھومل کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران واپس چلا گیا ہے اور بھوانم نے ایسا سیٹ اپ کر لیا ہے کہ اگر وہ دوبارہ واپس یہاں آیا تو ہمیں فوراً اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے فی الحال اس کی طرف سے ہمیں کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا"...... پرنسز نے کھومل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنسز"...... کھومل نے جواب دیا۔

"اب ہمیں اپنی پوری توجہ تھراڈ میزائل کی تیاری کی طرف مرکوز کرنی ہے۔ اس کے لئے انتہائی قیمتی مشینری کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر تھراڈ نے اس سلسلے میں تمام انتظامات کر لئے ہیں اور شاہ ناپال نے بھی اس کی خریداری کے لئے مطلوبہ رقم کی منظوری دے دی ہے۔ ڈاکٹر تھراڈ میک اپ میں اس مشینری کی خریداری کے لئے ایکریمیا جائے گا۔ لیکن میں اسے اکیلا نہیں بھیجنا چاہتی۔ تم اس کے ساتھ جاؤ گے اور سائے کی طرح اس کے ساتھ رہو گے تاکہ ڈاکٹر تھراڈ کوئی ایسی

حرکت نہ کر سکے جو ہمارے مفادات کے خلاف ہو۔ اس کے لئے اگر تم چاہو تو گروپ کے خفیہ آدمیوں کو بھی ساتھ لے جا سکتے ہو"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"یہ ٹور کتنے دنوں کا ہو گا پرنسز"...... کھومل نے پوچھا۔

"بقول ڈاکٹر تھراڈ۔ ایک ہفتے کا۔ لیکن زیادہ دن بھی لگ سکتے ہیں بہرحال پندرہ دنوں سے زیادہ نہیں لگیں گے"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے پرنسز۔ آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی۔ ہم نے کب روانہ ہونا ہے"...... کھومل نے پوچھا۔

"جب ڈاکٹر تھراڈ روانہ ہو گا تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گی۔ ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ تمہارے کاغذات بھی تیار ہو جائیں گے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے بتایا ہے کہ تم ذہنی طور پر اس کے لئے تیار رہو"...... پرنسز رشنی نے کہا تو کھومل کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

جب وہ باہر چلا گیا تو پرنسز رشنی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن اس نے پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈومر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"پرنسز بول رہی ہوں۔ ڈومر سے بات کراؤ"...... پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈومر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک گھمبیر مردانہ آواز سنائی دی۔

"رشنی بول رہی ہوں ڈومر۔ کیا کر رہے ہو"...... اس بار پرنسز کا لہجہ بے حد بے تکلفانہ تھا۔ اس نے پرنسز کا لفظ بھی اپنے نام کے ساتھ نہ بولا تھا۔

"اوہ رشنی ڈیئر تم۔ بڑے عرصے بعد میری یاد آئی ہے تمہیں۔ جبکہ میرا یہ حال ہے کہ ایک ایک لمحہ مشکل سے گزر رہا ہے"...... اس بار ڈومر نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے شب و روز کیسی مصروفیات میں گزرتے ہیں"...... رشنی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ تو دنیا کے دھندے ہیں ڈیئر۔ وہ تو بہرحال کرنے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن میرا دل تو تمہارے لئے دھڑکتا ہے۔ صرف تمہارے لئے"...... دوسری طرف سے ڈومر نے کہا اور رشنی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہاری یہی باتیں تو مجھے تمہارا گرویدہ کئے ہوئے ہیں"۔ پرنسز رشنی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم ہے کہ آج کتنے روز ہو گئے ہیں۔ تم نے سرے

رابطہ ہی نہیں کیا۔ اگر تم نے خاص طور پر منع نہ کیا ہوتا کہ تم سے رابطہ نہ کیا جائے تو نجانے میں اب تک کتنی بار رابطہ کر چکا ہوتا"...... ڈومر نے کہا۔

"بس میں ایک سرکاری کام میں مصروف رہی تھی۔ اس لئے رابطہ نہ کر سکی۔ اب فارغ ہوتے ہی تمہیں فون کیا ہے۔ کیا پروگرام ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"ایسا کون سا کام پڑ گیا تھا تمہیں کہ اتنی مصروف رہی ہو۔ تم نے جو سیٹ اپ کر رکھا ہے اس میں تو بڑے سے بڑا پرابلم بھی تمہارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا"..... ڈومر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"بس تھا ایک بڑا کام۔ وہ مکمل ہوا تو ایک پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ سے ٹکراؤ ہو گیا۔ اب اس سے پیچھا چھوٹا ہے تو میں ذہنی طور پر فارغ ہوئی ہوں"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا تمہارا مطلب علی عمران سے تو نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ڈومر نے کہا تو پرنسز رشنی بری طرح اچھل پڑی۔

"ہاں۔ میں اسی کے متعلق بات کر رہی تھی۔ لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں آیا تھا"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے دیکھا تھا یہاں دارالحکومت میں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تمہارے لئے آیا ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ تو

دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے"...... ڈومر نے کہا۔

"ہاں۔ کہا تو یہی جاتا ہے۔ لیکن میرے مقابلے میں وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا"...... پرنسز رشنی نے بڑا با اعتماد لہجے میں کہا۔

"پلیز رشنی۔ اسے ایزی ٹیک نہ کرو۔ وہ ایسا زہریلا ناگ ہے جو بظاہر انتہائی معصوم اور بے ضرر نظر آتا ہے۔ تمہیں اس کے متعلق یقیناً کچھ معلوم نہیں ہے۔ ورنہ تم اس لہجے میں اس کے بارے میں بات نہ کرتی۔ جبکہ میں اسے جانتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے ناپال آنے سے پہلے دس سال تک ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے ساتھ کام کیا ہے۔ یہ تنظیم بے پناہ با وسائل اور طاقتور تھی لیکن پھر عمران سے ٹکرا گئی اور اس کے بعد یہ تنظیم تنکوں کی طرح بکھر کر رہ گئی۔ پورا سیٹ اپ ہی ختم ہو گیا اور میں جان بچا کر یہاں ناپال آگیا۔ ویسے اس تنظیم میں میری کوئی خاص اہمیت بھی نہ تھی ورنہ شاید عمران مجھے اتنی آسانی سے یہاں بھی نہ آنے دیتا۔ لیکن اس خوفناک ٹکراؤ کے دوران میں نے اسے قریب سے دیکھا ہے۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے"...... ڈومر نے کہا۔

"ہو گا خطرناک۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ میں جب چاہوں اسے کسی چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں اور سنو۔ اب تم نے میرے سامنے اس کی تعریف کی تو پھر میں آئندہ تم سے کوئی تعلق نہ رکھوں گی"...... پرنسز رشنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ ناراض نہ ہو۔ میں اب کوئی بات نہ

کروں گا۔ آج رات کیوں نہ ہوٹل بھوامی میں خصوصی جشن منایا جائے۔ کیا خیال ہے"...... ڈومر نے کہا۔

"بھوامی۔ اوہ۔ گڈ آئیڈیا۔ واقعی شاندار جشن منایا جائے گا۔ او کے رات دس بجے وہاں پہنچ جانا۔ میں بھی آجاؤں گی"...... پرنسز رشنی نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ جسے دیکھو اس عمران سے مرعوب نظر آتا ہے۔ اب اگر یہ دوبارہ ناپال آیا تو پھر میں اسے بتاؤں گی کہ رشنی کے مقابلے میں وہ کیا حیثیت رکھتا ہے"...... پرنسز رشنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس وقت کون آگیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر رسالہ اس نے میز پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سلیمان سودا سلف خریدنے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا تھا اور ظاہر ہے اب دروازہ کھولنے کے لئے اسے خود جانا پڑ رہا تھا۔ عمران اور سلیمان کی عادت تھی کہ وہ جب بھی فلیٹ میں اکیلے ہوتے تھے تو دروازے اندر سے بند رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سلیمان کے جانے کے بعد اس نے دروازے کی اندر سے کنڈی لگا دی تھی۔ سلیمان کے کال بیل بجانے کا مخصوص انداز تھا اس لئے عمران جانتا تھا کہ دروازے پر سلیمان نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی لمحے دوسری بار گھنٹی بجی اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے کنڈی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"دروازہ کھولو۔ گھنٹے بھر سے کھڑا سوکھ رہا ہوں۔ کیا سوئے ہوئے تھے"...... باہر سے فیاض کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

"وہ تمہارا باورچی کہاں گیا ہوا ہے۔ جو تم خود دروازہ کھولنے آئے ہو"...... فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی چھٹی حس انتہائی طاقتور ہو گئی ہے۔ اسے شاید پہلے ہی تمہاری آمد کا احساس ہو گیا تھا اس لئے وہ مارکیٹ چلا گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ چھٹی حس۔ اس کی ایک ہی حس کام کرتی ہے رقم لینے والی"۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اور تمہاری کون سی حس زیادہ کام کرتی ہے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے واپس ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تمہیں جوتیاں مارنے والی حس۔ پتہ ہے تمہیں۔ کیا وعدہ کیا تھا تم نے وہ ہارڈ راک والے کیس کے سلسلے میں اور اس کے بعد تم اس طرح غائب ہو گئے جس طرح گدھے کے سر سے سینگ اور وہ تمہارے ڈیڈی ہیں وہ پیر تسمہ پا کی طرح ہر وقت میری گردن پر سوار رہتے ہیں"...... فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"ماشاء اللہ۔ بڑی بامحاورہ گفتگو کرنے لگ گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"محاورے کو گولی مارو۔ سیدھی طرح جواب دو کہ اس ہارڈ راک کے سلسلے میں تم نے کچھ کیا ہے یا نہیں۔ تمہارے ڈیڈی نے آج مجھے لاسٹ وارننگ دی ہے کہ اگر ایک ہفتے کے اندر میں نے ہارڈ راک کا سراغ لگا کر اس کا خاتمہ نہ کیا تو وہ میرا خاتمہ کر دیں گے"...... فیاض نے ڈرائینگ روم کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ تو میرے لئے خوشخبری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسی خوشخبری"...... فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی تمہارے خاتمہ بالخیر ہونے کی۔ اس کے بعد کم از کم تم مجھے فلیٹ خالی کرنے کی تو دھمکی نہ دے سکو گے۔ اب تو ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ نجانے کب تمہارا موڈ بگڑ جائے اور تم مجھے اور سلیمان کو کانوں سے پکڑ کر فلیٹ سے باہر نکال دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ میں اس وقت بے حد پریشان ہوں"۔ فیاض نے اور زیادہ جھلا کر کہا۔

"اللہ اللہ کیا کرو۔ سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے۔ یہی بات ہے ناں"...... فیاض نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل مدد کروں گا۔ کیوں نہ کروں گا۔ آخر تم میرے اکلوتے دوست ہو"...... عمران نے کہا تو فیاض کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اوہ۔ تو پھر کچھ کرو۔ یہاں بیٹھے یہ مشکل سے رسالے پڑھنے سے تو میری پریشانی دور نہیں ہو سکتی"...... فیاض نے میز پر رکھے ہوئے رسالے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چند اچھی کتابوں کے نام بتا دیتا ہوں۔ انہیں بازار سے خرید کر پڑھو۔ تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کتابیں۔ یہ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ان کتابوں میں وضو کرنے کا طریقہ۔ غسل کرنے کا شرعی طریقہ اور ذکر الہیٰ کے لئے بڑے اچھے اچھے طریقے لکھے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا تو فیاض کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"تو مدد سے تمہارا یہ مطلب تھا۔ کیوں"...... فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ مدد کیا کم ہے۔ دیکھو فیاض۔ دنیا میں کیا رکھا ہے۔ چند روزہ زندگی ہے۔ اصل تو آخرت ہے۔ اس کے لئے آدمی کو ہر وقت سوچنا

بھی چاہئے اور عملی اقدامات بھی کرنا چاہئیں اور جہاں تک ذکر الہیٰ کا تعلق ہے تو اس سے تو دوگنا فائدہ ہے۔ دنیا کی پریشانیاں بھی دور ہو جاتی ہیں اور آخرت کا زادراہ بھی بن جاتا ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی بے بسی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم ذکر الہیٰ کر کے تو دیکھو۔ پھر دیکھنا تمہاری پریشانیاں کیسے دور ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ میں چلتا ہوں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تمہارے ڈیڈی زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دیں گے۔ مار دیں۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر میری موت اسی طرح لکھی گئی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... فیاض نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑنے لگا۔

"کمال ہے۔ اس قدر پریشان ہو ٹھیک ہے۔ بیٹھو میں ابھی تمہارا مسئلہ حل کر دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو فیاض ایک جھٹکے سے مڑا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اچھا۔ کیا واقعی۔ کیا تمہیں اس ہارڈ راک کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں"...... فیاض نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہارڈ راک۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ چلو ذکر الہیٰ تمہاری جگہ میں کرنا شروع کر دوں گا اور دعا تمہارے لئے مانگوں گا۔

اس طرح تمہاری پریشانی دور ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض کے نتھنے تیزی سے پھولنے پچکنے لگے۔

"تو تم باز نہیں آؤ گے۔ نہیں آؤ گے باز"...... فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"یار تم بھی عجیب آدمی ہو۔ نہ خود کچھ کرتے ہو اور نہ مجھے کرنے دیتے ہو۔ پھر کیسے دور ہو گی تمہاری پریشانی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے۔ میں تمہیں گولی مار کر خودکشی کر لوں گا۔ سمجھے"...... فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح تو تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا جبکہ میں جنت میں پہنچ جاؤں گا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ بے گناہ مارا جانے والا شہید ہوتا ہے اور شہید جنت میں جاتے ہیں جبکہ خودکشی حرام ہے اور ظاہر ہے حرام موت مرنے والے کے حصے میں جہنم ہی آئے گی"...... عمران نے کہا تو فیاض ایک جھٹکے سے اٹھا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا وہ کمرے سے نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے قدموں کی آواز سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ غصے اور جھلاہٹ کی عروج پر پہنچ چکا ہے۔

"آہستہ آہستہ کیوں چل رہے ہو۔ فکر مت کرو فلیٹ بڑا مضبوط ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا تو دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز یکلخت رک گئی اور ایک لمحہ رکنے کے بعد قدموں کی آواز

واپس آتی سنائی دی۔ عمران نے جلدی سے میز پر رکھا ہوا رسالہ اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تو تم مجھے فلیٹ سے فوراً نکالنا چاہتے تھے۔ کیوں۔ بولو کیوں۔ کس نے آنا ہے یہاں۔ بولو"...... اچانک فیاض کی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"ارے تم پھر آگئے۔ بڑی مشکل سے تمہیں تیار کیا تھا کہ تم غصے میں آکر چلے جاؤ۔ لیکن پتہ نہیں تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو کہ راہداری بھی کراس نہیں ہوئی اور تمہارا غصہ ختم ہو گیا"...... عمران نے رسالہ ایک طرف رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"اب میں نہیں جاؤں گا۔ سمجھے۔ تم چاہے کچھ بھی کر لو"۔ فیاض نے دھم سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پلیز فیاض۔ دیکھو تم میرے بہت اچھے دوست ہو۔ دیکھو پلیز۔ اس وقت چلے جاؤ۔ پھر کبھی آجانا"...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو میرا خیال درست تھا۔ کون آرہا ہے فلیٹ پر"...... فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں۔ تم ڈیڈی کو بتا دو گے اور ڈیڈی کو تم جانتے ہو۔ جب انہیں غصہ آتا ہے تو پھر اماں بی بھی ان کے غصے سے ڈر جاتی ہیں میری تو کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہ بات ایسی ہے کہ ڈیڈی کو لامحالہ غصہ آجائے ہے"...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو وعدہ۔ تمہارے ڈیڈی کو نہیں بتاؤں گا"...... فیاض نے کہا۔

"تمہارے وعدے کا کوئی اعتبار نہیں۔ پلیز۔ تم بس چلے جاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"دیکھو عمران۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب میں وعدہ کرتا ہوں تو اسے بہر حال پورا بھی کرتا ہوں۔ اس لئے جب میں نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہارے ڈیڈی کو نہیں بتاؤں گا تو تمہیں مجھ پر اعتبار کرنا چاہئے"۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو پھر سنو۔ ذرا آگے کی طرف جھک جاؤ"...... عمران نے کہا تو فیاض آگے کی طرف جھک گیا۔ اس کے چہرے پر شدید تجسس کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"پرنسز رشنی کو جانتے ہو"...... عمران نے پراسرار لہجے میں کہا تو فیاض چونک پڑا۔

"پرنسز رشنی۔ وہ کون ہے۔ میں تو یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں"۔ فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناپال کے شاہی خاندان سے اس کا تعلق ہے۔ انتہائی خوبصورت شہزادی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہو گی۔ لیکن وہ کیوں آرہی ہے یہاں۔ اس کا تم سے کیا تعلق"۔ فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جلد ہی تعلق پیدا ہو جائے گا بس تم جاؤ یہاں سے۔ ورنہ وہ تمہاری موجودگی کی وجہ سے فوراً واپس

چلی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ تو تم اب اس حد تک گر چکے ہو کہ اکیلے فلیٹ میں لڑکیوں کو بلاتے ہو ۔ اس لئے تم نے سلیمان کو بھی باہر بھجوایا ہے"...... فیاض نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس ۔ بس ۔ اب بزرگ بننے کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم خود کون سے پارسا ہو ۔ جہاں کوئی لڑکی دیکھتے ہو ۔ تمہاری آنکھوں میں چمک اور گالوں پر سرخی دوڑنے لگ جاتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے کبھی کسی لڑکی کو اکیلے فلیٹ یا مکان میں تو نہیں بلایا ۔ میں تو صرف بس دوستی کا قائل ہوں لیکن تم جو کچھ کر رہے ہو یہ دوستی نہیں ہے ۔ یہ شیطنیت ہے ۔ مجھے اور اب میں تمہاری اماں بی کو فون کر کے بتاتا ہوں کہ تم کیا گل چھرے اڑاتے پھر رہے ہو"۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ کسی کو نہیں بتاؤ گے"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے وعدہ تمہارے ڈیڈی کو نہ بتانے کا کیا تھا اور میں اپنے وعدے پر قائم ہوں"...... فیاض نے ایسے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے آج عمران اس کے قابو آیا ہو۔

"ٹھیک ہے ۔ بتا دو اماں بی کو ۔ لیکن پھر مجھے نہ کہنا کہ ہارڈراک کے کیس میں مدد کرو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ ہارڈراک کے کیس سے اس ناپالی پرنسز کا کیا تعلق"...... فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ بغیر کسی تعلق کے یہاں آ رہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہارڈراک تو پاکیشیا میں ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ ناپال کی شہزادی ہے"...... فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر ابھی تک یقین نہ آیا ہو۔

"ہارڈراک کا اصل ہیڈ کوارٹر ناپال میں تھا ۔ اس کے چیف کا نام رانسن تھا ۔ اس کی یہاں صرف شاخ تھی ۔ پرنسز رشنی ناپال کی رائل سروس کی چیف ہے ۔ اس نے وہاں ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے ۔ رانسن اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ناپال کی خصوصی عدالت نے انہیں موت کی سزا سنا دی ہے جس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو فیاض کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ ویری گڈ ۔ پھر تو سمجھو یہ کیس ختم ہو گیا ۔ ویری گڈ ۔ یہ سنائی ہے ناں تم نے خوشخبری"...... فیاض نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم تو اماں بی کو اطلاع کر رہے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔ لیکن وہ ناپالی شہزادی تمہارے فلیٹ میں کیوں آ

رہی ہے۔اس کی وجہ"۔فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے بڑی مشکل سے منایا تھا کہ وہ ہارڈراک کی یہاں موجود شاخ کے بارے میں تفصیلات مجھے مہیا کر دے تاکہ وہ تفصیلات میں تمہیں بتا کر دوستی کا حق ادا کردوں اور تمہارے کارناموں میں ایک اور شاندار کارنامے کا اضافہ ہو جائے۔ لیکن"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم بغیر اطلاع کے ٹپک پڑے۔ پھر میں نے کوشش کی کہ تم کسی طرح ناراض ہو کر چلے جاؤ لیکن تم پھر واپس آگئے اس طرح معاملہ ختم ہو گیا۔ اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں۔کیوں ختم ہو گیا معاملہ۔کیا مطلب"...... فیاض نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

"ایک تو تمہاری یہ کند ذہنی میرے لئے عذاب بنی ہوئی ہے۔ پتہ نہیں ڈیڈی کو تم میں کیا نظر آگیا ہے کہ تمہیں اتنا بڑا عہدہ دے دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا اچھا۔بس زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے ڈیڈی اگر تمہیں کچھ سمجھتے تو آج تم بھی میرے جیسے نہ سہی مجھ سے کم کسی عہدے پر ضرور فائز ہوتے"...... فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھو۔وہ ناپال کی شہزادی ہے اور پروٹوکول کے مطابق اگر شاہی خاندان کا کوئی فرد کسی دوسرے ملک میں جاتا ہے تو باقاعدہ حکومت کو اطلاع دی جاتی ہے۔پروگرام طے ہوتا ہے اور پھر وہ شخص دوسرے ملک کا دورہ کر سکتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ اگر باقاعدہ یہ سب کچھ کیا جاتا تو پھر کم از کم میرا فلیٹ اس دورے میں شامل نہ ہو سکتا تھا۔اس کے علاوہ اس کے ساتھ سرکاری حکام بھی ہوتے اس لئے وہ بڑی مشکل سے اس بات پر رضامند ہوئی تھی کہ وہ خفیہ طور پر میرے فلیٹ پر آئے گی اور مجھے تفصیلات بتا کر واپس چلی جائے گی لیکن شرط یہی تھی کہ اس وقت میرے فلیٹ میں دوسرا کوئی آدمی نہ ہو۔ چنانچہ وقت طے ہو گیا اور میں نے سلیمان کو مارکیٹ بھجوا دیا۔ لیکن اب تم ٹپک پڑے ہو اور اب وہ وقت گزر گیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اب وہ شہزادی نہیں آئے گی اور اس کے ساتھ ہی معاملہ بھی ختم"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن شہزادی کو باہر سے کیسے معلوم ہو گیا کہ میں اندر موجود ہوں"...... فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم ظاہر ہے پیدل تو نہیں آئے ہو گے اور تمہاری جیپ جو باہر کھڑی ہو گی وہ سرکاری ہے۔اب مزید کیا سمجھاؤں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے فوراً بتا دیتے"۔ فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اب اپنی یہاں آمد پر بری طرح پچھتا

رہاہو۔

" بتا دیتا تو تم ویسے ہی جم جاتے ۔شہزادی ہے وہ اور ظاہر ہے تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ یہاں کوئی عام لڑکی آ رہی ہے تو تم نے نہ جانا تھا ۔شہزادی تو پھر شہزادی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو میں اب چلا جاتا ہوں ۔ تم بلالو اسے ۔اب وہ آسمان سے تو نہ اترے گی ۔یہاں کسی ہوٹل میں ہی ٹھہری ہوئی ہوگی"...... فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں اب بے شک بیٹھو۔وہ بے حد ضدی خاتون ہے ۔اب وہ کسی قیمت پر بھی نہ مانے گی ۔اب تو معاملہ ہی ختم ہو گیا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اس ہارڈ راک کے بارے میں تفصیلات ۔وہ کیسے ملیں گی"...... فیاض نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں ۔خود کردہ را علاجے نیست ۔ تم خود ہی رکاوٹ بن گئے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کچھ کرو عمران ۔ پلیز کچھ کرو۔ تم میرے اچھے دوست ہو ۔ کچھ کرو"...... فیاض نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں ۔لیکن یہ دوستی یکطرفہ نہیں ہوا کرتی"...... عمران نے کہا۔

" کیا ۔کیا مطلب ۔یکطرفہ کا کیا مطلب"...... فیاض نے چونک کر

کہا۔

" ظاہر سی بات ہے کہ میں تو دوستی میں تمہاری مدد کروں ۔ تمہارے کارناموں میں اضافہ ہو جائے گا۔ڈیڈی تمہیں شاباش دیں گے ۔اخبارات میں تمہارے کارنامے کی تفصیلات شائع ہوں گی ۔ تمہارے فوٹو شائع ہوں گے ۔ ہر طرف واہ ۔ واہ ۔ ہو جائے گی ۔ تمہاری کارکردگی اور ذہانت کے قصیدے پڑھے جائیں گے لیکن مجھے اس دوستی میں کیا ملے گا۔میں جن حالات سے گزر رہا ہوں ان کا تمہیں کوئی احساس ہی نہیں ہے ۔میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا کہ تم فوراً غصے میں آجاتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ ۔تو یہ ہے تمہاری چال ۔ تم مجھے اس انداز میں لوٹنا چاہتے ہو ۔سوری ۔ میں تمہیں ایک پیسہ بھی نہیں دے سکتا۔دوستی بے غرض ہوتی ہے اور بس"...... فیاض نے اکڑتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔میں نے کوئی ڈیمانڈ کی ہے تم سے ۔اطمینان سے بیٹھو۔ابھی سلیمان آجائے گا پھر تمہیں اچھی سی چائے پلواتا ہوں ہو سکتا ہے کچھ کھانے کو بھی مل جائے ۔ گپیں لگاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ ہارڈ راک ۔اس کا کیا ہوگا"...... فیاض نے کہا۔

" ہارڈ راک تو ظاہر ہے اب ہارڈ ہی رہے گی"...... عمران نے جواب دیا ۔

" دیکھو عمران ۔ تمہارے ڈیڈی نے مجھے اس کیس کے سلسلے میں

بے حد تنگ کر رکھا ہے اور میں آیا بھی اسی لئے تھا ۔ پلیز تم کچھ کرو"...... فیاض نے کہا۔

"تم بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں ۔ میری جان ومال سب کچھ تمہارے لئے حاضر ہے ۔ آخر تمہارا دوست ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ تو تم باز نہ آؤ گے ۔ ٹھیک ہے ۔ کیس کی تفصیلات میرے حوالے کر دو ۔ پھر میں سوچوں گا کہ تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں"...... فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تفصیلات بھی مل جائیں گی ۔ تم پہلے سوچ لو ۔ ارے ہاں وہ تمہارے ڈیپارٹمنٹ میں ایک انسپکٹر ہے ۔ وہ کیا نام ہے جو پولیس سے ابھی ٹرانسفر ہو کر آیا ہے ۔ ڈیڈی بھی اس کی کارکردگی کی تعریف کر رہے تھے ۔ کیا نام ہے ۔ ارے ہاں ۔ انسپکٹر رانا ۔ اس کا بھی فون آیا تھا بڑی منتیں کر رہا تھا کہ میں اس سے دوستی کر لوں لیکن میں نے اسے صاف جواب دے دیا کہ میں تو صرف ایک بار دوستی کا قائل ہوں اور میری دوستی تمہارے سپرنٹنڈنٹ سے ہے کہنے لگا کہ اس سے دوستی کا آپ کو کیا فائدہ پہنچے گا جبکہ وہ جدی پشتی لینڈ لارڈ ہے ۔ اسے رقم کی کبھی پرواہ نہیں رہی ۔ وہ تو شوقیہ نوکری کر رہا ہے ۔ مگر میں نے اسے ابھی تو جواب دے دیا ہے لیکن وہ بھی کوئی ڈھیٹ آدمی ہے ۔ کہنے لگا کہ دوبارہ فون کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ تو تم اب مجھے بلیک میل کر رہے ہو ۔ اب اس حد تک

گر گئے ہو ۔ اب مجھے بلیک میل کرو گے"...... فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک میل اور میں تمہیں کروں گا ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ یہ تم نے کیسے سوچ لیا ۔ میں تو دوستی کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم سے دوستی مجھے ہمیشہ مہنگی پڑی ہے ۔ لیکن کیا کروں ۔ اب دوستی تو بہرحال نبھانی ہی پڑتی ہے"...... فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جیب سے بھاری بٹوہ نکالا اور اس میں سے سو سو روپے کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر پھینک دی۔

"یہ لو ۔ اٹھاؤ اور تفصیلات میرے حوالے کرو"...... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری فیاض ۔ یہ رقم تم میری طرف سے کسی یتیم خانے میں جمع کرا دینا ۔ یا پھر بھابی سلمیٰ کو دے دینا ۔ بچوں کے لئے انڈرویئر خرید لے گی ۔ میں اتنی بھاری رقم کا کیا کروں گا ۔ میں تو فقیر منش درویش قسم کا آدمی ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ دس ہزار روپے ہیں اور ان کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے"...... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ بھی ہوں تو مجھے کیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"دس لاکھ کا کیا مطلب ۔ تم نے مجھے کوئی صنعت کار یا سیٹھ سمجھ

رکھا ہے"...... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم کیسے سیٹھ ہو سکتے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے نام پر کسی بنک میں ایک پیسہ بھی نہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ سلمیٰ بھابھی کے نام سے کھلے ہوئے اکاؤنٹ بھاری مالیت کے ہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ سلمیٰ بھابھی تمہاری طرح مفلس نہیں ہیں۔ وہ میری بڑی بہن ہیں۔ میں جب انہیں بتاؤں گا کہ میں کن حالات سے گزر رہا ہوں تو وہ دس لاکھ تو کیا دس کروڑ بھی مجھے دینے پر تیار ہو جائیں گی۔ میں کیوں تمہاری منتیں کروں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یا اللہ۔ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں۔ دیکھو عمران۔ پلیز۔ دیکھو"...... فیاض نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔

" دیکھ رہا ہوں۔ صرف دس ہزار روپے۔ بالکل دیکھ رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اچھا ایک لاکھ لے لو۔ چلو اب تو خوش ہو"...... فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ہزار روپے والے نوٹوں کی گڈی نکال کر میز پر رکھی اور پہلے والی گڈی اٹھالی۔

" ارے ارے۔ یہ کیوں اٹھا رہے ہو۔ کمال ہے۔ کوئی دے کر بھی واپس لیتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ اب اتنی بھی کیا گراوٹ"۔ عمران نے جھپٹ کر دونوں گڈیاں اٹھا کر بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض کچھ کہتا۔ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان آیا ہوگا۔ میں دروازہ کھول دوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر آگیا۔

" پکا بلیک میلر ہے۔ پکا۔ بس کسی روز داؤ لگنے کی بات ہے۔ سارا اگلا پچھلا حساب برابر کر دوں گا"...... دروازے سے نکلتے ہوئے عمران کے کانوں میں فیاض کی بڑبڑاہٹ پڑی اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

" فیاض صاحب آئے ہوئے ہیں۔ زہے نصیب"...... سلیمان کی آواز راہداری میں سنائی دی۔

" جلدی سے چائے بنا کر لے آؤ۔ اتنی دیر لگاتے ہیں مارکیٹ میں۔ دیکھو میرا یار کب سے بغیر چائے کے بیٹھا ہوا ہے"...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے سلیمان سے کہا جو دروازے پر آ کر رک گیا تھا۔

" اب کیا کروں صاحب۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ ساری مارکیٹ کا تو قرض ہم پر چڑھا ہوا ہے۔ قرضہ آپ کی وجہ سے لینا پڑتا ہے اور دکانداروں سے چھپنا مجھے پڑتا ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے جب فیاض جیسا دوست موجود ہو تو قرض داروں کی کون پرواہ کرتا ہے۔ یہ لو ایک لاکھ دس ہزار روپے۔ جا کر ماروان کی ناک پر اور آئندہ اکڑتے ہوئے جانا مارکیٹ میں"...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور جیب سے فیاض کی دی ہوئی دونوں گڈیاں

نکال کر اس نے سلیمان کی طرف بڑھا دیں۔

"صرف ایک لاکھ دس ہزار۔ بس"...... سلیمان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے ہاتھ میں ایک لاکھ دس ہزار روپوں کی بجائے صرف دس بارہ پیسوں کے سکے ہوں۔

"شٹ اپ۔ ایک تو دونوں مل کر لوٹتے ہو۔ دوسروں کو بلیک میل کرتے ہو۔ پھر آگے بکواس بھی کرتے ہو"...... فیاض نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس طرح سلیمان کی طرف بڑھا جیسے وہ گڈیاں سلیمان کے ہاتھ سے جھپٹ لے گا۔

"جناب۔ کم از کم کچھ حفظ مراتب کا تو خیال رکھا کریں۔ آپ ایک معمولی سے سپرنٹنڈنٹ ہو کر ایسی باتیں مجھ سے کر رہے ہیں۔ میں آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا پریذیڈنٹ ہوں۔ کم از کم کچھ تو خیال کیا کریں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور راہداری میں غائب ہو گیا۔

"میں اسے گولی مار دوں گا۔ میں اسے"...... فیاض نے غصے کی شدت سے پاگل ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے اپنا سرکاری ریوالور ایک جھٹکے سے نکال لیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"ارے ارے وہ ڈیڈی کا ملازم رکھا ہوا ہے اور اگر بات ڈیڈی تک پہنچ گئی تو ایک لاکھ دس ہزار روپے تمہیں مصیبت میں بھی مبتلا کر سکتے ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو غصے کی شدت سے

دروازے کی طرف بڑھتا ہوا فیاض ایک جھٹکے سے رک گیا۔

"تم...... تم نے سنا نہیں کہ اس نے کیا بکواس کی ہے اور... اور تم"۔ غصے کی شدت سے فیاض کے منہ سے الفاظ تک نہ نکل رہے تھے۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹوں کی باتوں کو بڑے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اب کیا کیا جائے۔ آج کل کا زمانہ ہی ایسا آگیا ہے کہ چھوٹے بڑوں کی عزت ہی نہیں کرتے۔ اب تو بڑوں کو خود اپنی عزت بچانی پڑتی ہے۔ آؤ بیٹھو"...... عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو مجھے معمولی سپرنٹنڈنٹ کہہ رہا تھا۔ وہ تو اپنے آپ کو بڑا کہہ رہا تھا"...... فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے چھوڑو۔ عہدوں سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہو جاتا۔ اصل چیز تو عمر ہوتی ہے۔ اب دیکھو اگر کسی کا والد چھوٹے عہدے پر ہو اور وہ خود بڑے عہدے پر تو کیا اس طرح اس کا والد اس سے چھوٹا ہو جائے گا تم اس سے عمر میں بڑے ہو۔ وہ بچہ ہے۔ نادان ہے۔ معاف کر دو"...... عمران نے کہا تو فیاض دانت چباتا ہوا واپس آکر صوفے پر بیٹھ گیا لیکن اس کا چہرہ اسی طرح غصے کی شدت سے پھڑک رہا تھا۔

"سلیمان۔ جلدی چائے بنا کر لے آؤ اور سنو۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کے لئے ساتھ ہی کچھ سنیکس بھی لے آنا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب فیاض صاحب کی

خدمت تو ہم پر فرض ہے"...... دور سے سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی
دی تو فیاض بے بسی کے سے انداز میں بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم دونوں شیطان ہو۔ دونوں ہی۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ
کر"...... فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ
تیزی سے نارمل ہوتا جارہا تھا۔ سلیمان کے جواب نے واقعی آگ پر پانی
والا اثر دکھایا تھا۔
"وہ تفصیلات دو۔ جلدی کرو"...... اچانک فیاض نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"تفصیلات حاصل کرنے کا سنہری موقع تو تم نے گنوا دیا۔ اب تو
اس کے لئے باقاعدہ کام کرنا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب۔ کیسا کام۔ دیکھو اب کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔
سمجھے"...... فیاض کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے ایک بار پھر غصہ آنے لگا ہے۔
"میں کوئی بہانہ نہیں کر رہا۔ اب تفصیلات حاصل کرنے کے لئے
ہمیں ایک بین الاقوامی قانون کا سہارا لینا پڑے گا۔ اقوام متحدہ کے
تحت دنیا کے تمام ممالک کے درمیان ایک جنرل معاہدہ ہو چکا ہوا
ہے کہ پوری دنیا سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لئے ہر ملک
دوسرے ملک کو منشیات کا دھندہ کرنے والی تنظیموں کے بارے میں
ہر وہ تفصیل مہیا کرنے کا پابند ہے جو ان کے علم ہو۔ تمہارے پاس
سرکاری طور پر یہ کیس ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات

بتا دیتا ہوں۔ تم اپنی رپورٹ بنا کر ڈیڈی کو دے دو۔ وہ خود ہی
حکومت ناپال سے تمام تفصیلات منگوا لیں گے"...... عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"لیکن اگر انہوں نے یہ کہہ دیا کہ انہیں اس بارے میں کوئی علم
نہیں ہے تو پھر"...... فیاض نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
"وہ ایسا کہہ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ رائل سروس کی چیف پرنسز
رشنی یہاں رانسن کے ساتھ آئی تھی اور ناپال کے سفارت خانے میں
اس کی آمد اور روانگی کا باقاعدہ اندراج موجود ہے اور یہاں اس کی آمد کا
مقصد سرکاری طور پر بھی یہی درج ہے کہ وہ منشیات کی بین الاقوامی
تنظیم ہارڈراک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئی ہے۔ میں
نے ان اندراجات کی باقاعدہ مصدقہ کاپیاں حاصل کر لی ہیں۔ اس
کے ساتھ ساتھ رانسن کے بارے میں بھی اندراجات موجود ہیں جسے
ہارڈراک کا مخبر بتایا گیا ہے اور پھر جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ
ناپال میں رانسن کو ہارڈراک کے چیف کے طور پر گرفتار کیا گیا۔ اس
پر خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو
موت کی سزا دی گئی جس پر سرکاری طور پر عمل درآمد کیا گیا۔ اس
بارے میں بھی سرٹیفکیٹس میں نے حاصل کر لئے ہیں۔ اس لئے اب
وہ کسی صورت میں بھی ان تفصیلات کو مہیا کرنے سے لاعلمی کا اظہار
یا انکار نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا تو فیاض کا چہرہ مسرت کی
شدت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ پھر تو واقعی کام بن گیا ۔ کہاں ہیں وہ سر ٹیفکیٹس ۔ جلدی دو مجھے "...... فیاض نے بے چین سے لہجے میں کہا ۔ اسی وقت سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے خاموشی سے چائے کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے ۔

" سلیمان ۔ وہ فائل لے آؤ ۔ وہ ناپال والی ۔ وہ جو میں نے تمہیں دی تھی کہ اسے سنبھال کر رکھنا ہے "...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" جی اچھا ۔ میں تلاش کر کے لے آتا ہوں ۔ اگر مل گئی تو " ۔ سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" کیا مطلب ۔ مل گئی تو کا کیا مطلب ۔ وہ فائل لے آؤ " ۔ فیاض نے چونک کر کہا ۔

" بہتر صاحب ۔ میں ابھی تلاش کرتا ہوں ۔ اصل میں ذہنی طور پر آج کل ایسے حالات سے گزر رہا ہوں کہ ذہن ٹھکانے پر نہیں رہا ۔ جو چیز بھی رکھتا ہوں پھر اسے بھول جاتا ہوں اور یہ فلیٹ ایسا ہے کہ بعض اوقات واقعی وہ چیز نہیں ملتی ۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ۔ میں ابھی تلاش کر کے لاتا ہوں "...... سلیمان نے ٹرالی ایک طرف کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" حالات ۔ کیسے حالات ۔ کیا مطلب "...... فیاض نے چونک کر کہا ۔

" بس جناب ۔ بار بار کیا بتاؤں ۔ صاحب ہی اب بتائیں گے ۔ ہر

طرف سے قرض خواہوں کی ڈیمانڈ نے تو مجھے ذہنی طور پر بیمار کر دیا ہے ۔ اب تو دل چاہتا ہے کہ کسی روز فلیٹ سے نیچے سڑک پر چھلانگ لگا دوں ۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں ۔ میں ابھی تلاش کر کے لے آتا ہوں "...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے واپس چلا گیا ۔

" تم نے اسے فائل دی ہی کیوں تھی ۔ اب اگر یہ بھول گیا تو " ۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میں ذرا لاابالی قسم کا آدمی ہوں ۔ میری تو ہر چیز سلیمان کی تحویل میں ہی ہوتی ہے ۔ ویسے بات تو اس کی بھی ٹھیک ہے ۔ معاشی ناہمواری واقعی انسان کو ذہنی طور پر غائب دماغ بنا دیتی ہے ۔ بہرحال تم فکر نہ کرو ۔ مل جائے گی فائل "...... عمران نے کہا اور فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ عمران نے چائے بنانا شروع کر دی ۔

" یہ لو چائے پیو اور یہ سنیکس ۔ دیکھو سلیمان کو تمہارا کتنا خیال ہے "...... عمران نے چائے کی پیالی اور سنیکس کی پلیٹ فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" لعنت بھیجو چائے اور سنیکس پر ۔ مجھے اس فائل کی فکر ہو رہی ہے "...... فیاض نے بری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ارے ارے تم فکر مت کرو ۔ وہ لے آئے گا فائل ۔ بڑا ذمہ دار آدمی ہے ۔ لو تم چائے پیو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض نے اس کے ہاتھ سے چائے کی پیالی تو لے لی لیکن اس کا چہرہ بتا

رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید ذہنی الجھن میں مبتلا ہے جبکہ عمران بڑے اطمینان سے بیٹھا چائے پی رہا تھا اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم ۔ اے

•۔ ٹاپ پرائز ۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس، طب اور ادب کی انقلابی ریسرچ پر دیا جاتا تھا ۔

•۔ ٹاپ پرائز ۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام، جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابلِ فخر سمجھا جاتا ہے ۔

•۔ ٹاپ پرائز ۔ جب پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو دیا جانے لگا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سازشوں کا آغاز ہو گیا ــــــ ؟

•۔ ٹاپ پرائز ۔ پاکیشیائی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے محروم رکھنے کی سازش ہونے لگی تو عمران کو مجبوراً میدانِ عمل میں کودنا پڑا۔ اور پھر ایک منفرد اور تحیر خیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا ۔

•۔ ٹرومین ۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو ــــــ ؟

•۔ کوسٹاتن ۔ ولیسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی کا چیف جو پاکیشیائی سائنسدان کی بجائے اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا چاہتا تھا ۔ کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا ــــــ ؟

•۔ کوسٹاتن ۔ ایک ایسا کردار جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کے لئے معصوم بچوں پر انتہائی ہولناک تشدد کرنے سے بھی گریز نہ کیا ۔

•۔ کوسٹاتن ۔ جو ولیسٹرن کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی ردٹ کا چیف تھا اور اس نے ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی کو حرکت دی تو ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں پر یقینی موت کے سائے پھیلتے چلے گئے ۔

•۔ ٹاپ پرائز ۔ جسے اس کے صحیح حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹرومین عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے ــــــ ؟

•۔ ٹاپ پرائز ۔ آخر کار کس کے حصے میں آیا ــــــ ؟ کیا واقعی ٹاپ پرائز اس کے صحیح حقدار کو ملا ــــــ یا ــــــ ؟

ــــــ وہ لمحہ ــــــ

جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دینے کا اعلان کر دیا گیا ــــــ مگر عمران کو اس پر اعتراض تھا ــــــ کیوں ــــــ ؟

ــــــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ــــــ

•۔ بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازشوں کی کہانی ــــــ جس سے دنیا ہمیشہ لاعلم رہتی ہے ۔

•۔ بے پناہ جدوجہد ۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس پر مشتمل ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں سے روشناس کرائے گا ۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

اسرائیل میں مکمل ہونے والا ایک تہلکہ خیز ایڈونچر

سنیک سرکل خاص نمبر

مصنف :- مظہر کلیم ایم ۔ اے

سنیک سرکل ــــ اسرائیل کا وہ خوفناک منصوبہ ۔ جس کے تحت وہ پوری دنیا کو یہودی سلطنت کا روپ دینا چاہتا تھا ۔

سنیک سرکل ــــ ایک ایسا منصوبہ ۔ جس پر اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے تھے ۔

سپیشل سیل ــــ اسرائیل میں قائم کردہ ایک ایسا شعبہ جس کے تحت پاکیشیا میں دہشت گردی کا نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز کیا جا رہا تھا ۔

سپیشل سیل ــــ جس کے بارے میں اطلاع ملتے ہی عمران اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑی ۔

سپیشل سیل ــــ جس کے خاتمے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جب اسرائیل میں داخل ہونا چاہا تو ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جال بچھا دیئے گئے اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسرائیل میں داخلے کے لئے ایک ایسے راستے کا انتخاب کر لیا جس کا تصور ہی لرزا دینے والا تھا ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکے ۔ یا ۔ ؟

جم مارکر ــــ اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف جو اپنی پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گیا ۔

جم مارکر ــــ جس نے ایک ایسی حرکت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اس پر نازل ہوا اور جم مارکر چیخ چیخ کر موت کو پکارنے لگا ۔ مگر موت نے اس کے قریب آنے سے بھی انکار کر دیا ــــ جم مارکر ــــ کا انتہائی عبرت ناک انجام ۔ ؟

کرنل ڈیوڈ ــــ جی ۔ پی ۔ فائیو کا سربراہ ــــ جس نے اس بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کر رکھا تھا ۔ کیا وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو سکا یا نہیں ۔ ؟

سپیشل سیل ــــ حکومت اسرائیل کا انتہائی خفیہ پروجیکٹ ــــ جس کے خاتمے کا اعلان خود حکومت کو کرنے پر مجبور ہونا پڑا ــــ کیوں ۔ ؟ کیا وہ پاکیشیا دشمنی سے باز آ گئے تھے یا ۔ ؟

سنیک سرکل ــــ اسرائیل کا وہ منصوبہ ' جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کیلئے اسرائیل نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنے تمام وسائل جھونک دیئے ۔

• ۔ انتہائی خوفناک اور تیز ترین جان لیوا ایکشن ۔ سانس روک دینے والا بے پناہ سسپنس ۔ انتہائی تیز رفتار ٹیمپو ۔ مسلسل اور جان لیوا جدوجہد ۔ یقینی موت کے تیزی سے پھیلتے ہوئے بھیانک سائے ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعی منفرد ناول

مثالی دُنیا

مُصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

مثالی دنیا ——— کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ہے۔

مثالی دنیا ——— جہاں کرۂ ارض کی طرح زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے۔ انتہائی پُراسرار، دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا۔

مثالی دنیا ——— جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کرلیا ——— ایسا طریقہ کہ کرۂ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس ——— جس نے یہ طریقہ چوری کرلیا اور پھر اس نے علی الاعلان مثالی دنیا میں آمدورفت شروع کر دی۔

فاسٹ کلرز ——— پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا ——— مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔

ڈاکٹر رونالڈ ——— جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرۂ ارض پر آنے پر مجبور کر دیا ——— یہ خاتون کون تھی ——— ؟ کس طرح کی تھی ——— ؟ اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا ——— انتہائی پُراسرار اور حیرت انگیز سچوئشن۔

پروفیسر ارشائن ——— ایک یہودی ماہر روحانیات ——— جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا ——— کیا وہ اپنے اس بھیانک منصوبے میں کامیاب ہوا ——— یا ——— ؟

نوفرتیت ——— مثالی دنیا سے آنے والی ایک دوشیزہ۔ جو اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی خواہش کی اور پھر اچانک ہی فضا میں تحلیل ہوگئی ——— وہ کون تھی ——— ؟

عمران ——— جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اُسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

- وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایکسٹو کی اصلیت ظاہر ہونے کا یقینی خطرہ پیش آگیا ——— کیا واقعی ایکسٹو کی اصلیت سیکرٹ سروس پر ظاہر ہوگئی ؟

مثالی دنیا ——— میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا تھا ——— ؟ کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں ؟۔

انتہائی تحیر خیز۔ قطعی انوکھی اور منفرد کہانی ——— ایک ایسی کہانی جو روحانی اسرار و رموز اور جاسوسی ایکشن و سسپنس کا حسین امتزاج ہے۔

یُوسف برادرز۔ پاک گیٹ مُلتان

ناشران ــــــــ اشرف قریشی
ــــــــ یوسف قریشی
پرنٹر ــــــــ محمد یونس
طابع ــــــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ــــــــ ۴۰/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ رائل سروس کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا اور آپ یہ حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہوں گے لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ یہ حصہ پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات ملاحظہ کر لیں ۔ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں ۔

بمقام وڈاکخانہ بالا براستہ ہرنولی تحصیل میانوالی سے سید محمد محسن شاہ قادری صاحب خلیفہ سید رسول شاہ خاکی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں ۔ "میں نے کافی عرصہ پہلے آپ کے اکثر ناول پڑھے تھے ۔ ان سے آپ کی ذہنی پاکیزگی جھلکتی تھی ۔ گذشتہ دنوں مجھے آپ کے ناول بلیک ورلڈ اور بلیک پاورز پڑھنے کے لئے خصوصی طور پر دیئے گئے ۔ ان ناولوں کو پڑھنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ آپ کی ذہنی پاکیزگی اور اسلام دوستی ترقی کرتے کرتے اس مقام پر آپہنچی ہے جو مقام روحانیت و تصوف ہے ۔ مجھے یہ ناول پڑھ کر احساس ہوا ہے کہ آپ اسلام سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور اسی شدید محبت کی وجہ سے ہی آپ کے قلم نے اب روحانیت میں قدم رکھ لیا ہے آپ کے ناولوں سے صاف جھلکتا ہے کہ آپ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنے قارئین کو تیار کر رہے

ہیں لیکن اس کے لئے ہم سب کو مل کر عملی جدوجہد کرنا پڑے گی۔ میں اس عملی جدوجہد کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس عملی جدوجہد کو عظیم روحانی ہستیوں کی سرپرستی حاصل ہو گی اگر آپ اپنے لاکھوں قارئین کو اور نوجوان نسل کو اس عملی جدوجہد کی دعوت دیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ کے لاکھوں قارئین یقیناً اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی عملی کوششوں میں شریک ہو کر اسلام کے مجاہدین بن جائیں گے۔ اگر قارئین اس عملی جدوجہد میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوں تو ہم اس سلسلے میں ایک عظیم الشان مظہر الاسلام کانفرنس کا انعقاد کرنے کے لئے تیار ہیں جس میں ملک کی عظیم روحانی ہستیاں بھی شریک ہوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اور آپ کے قارئین یقیناً میری دعوت پر لبیک کہیں گے کیونکہ اسلامی نظام کا نفاذ ہی ہماری زندگیوں کا اصل مشن ہے"۔

محترم سید محمد محسن شاہ قادری صاحب۔ آپ جیسے روحانی بزرگ کی طرف سے اس قدر محبت شفقت اور خلوص بھرا خط میرے لئے انتہائی سعادت کا باعث ہے۔ آپ نے جس خلوص اور جذبے کے ساتھ جہازی سائز کے بارہ صفحات پر مشتمل خط لکھا ہے۔ وہ آپ کی اسلام سے محبت اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لئے تڑپ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہم سب مسلمانوں کا اولین مقصد ہے اور یقیناً اس کے لئے عملی جدوجہد کرنا ہم سب کا فرض ہے اور آپ جیسے روحانی بزرگ کی سرپرستی اس کام کے لئے یقیناً انتہائی فائدہ مند ثابت ہو گی جہاں تک اس عملی جدوجہد میں میرا ذاتی طور پر حصہ لینے کا تعلق ہے تو محترم۔ میں اپنے ناولوں کے ذریعے پہلے سے ہی اس جدوجہد میں مصروف ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کے اس بے پناہ کرم کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس کی دی ہوئی توفیق کی وجہ سے مجھے اس میں مسلسل کامیابیاں مل رہی ہیں۔ آپ نے اپنے خط میں جو دعائیں دی ہیں۔ میں اس کے لئے آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے قارئین بھی اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لئے یقیناً آپ سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ میں نے آپ کا پورا پتہ اس لئے شائع کر دیا ہے کہ جو قارئین اس سلسلے میں مزید معلومات اور رہنمائی حاصل کرنا چاہئیں وہ براہ راست آپ کو خط لکھ سکیں اور آپ سے رابطہ کر سکیں۔ میں ذاتی طور پر ایک بار پھر آپ کے اس محبت بھرے خط اور یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

علی پور سیداں سے غلام ثقلین عابد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا نیا ناول "فور سٹارز" واقعی ایک منفرد ناول تھا۔ آپ نے جس مؤثر انداز میں ملک میں پھیلی ہوئی ان برائیوں کے خلاف جدوجہد کا سبق دیا ہے وہ واقعی جہاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ ارباب اور لیلیٰ کے کردار بے حد پسند آئے ہیں۔ یہ انتہائی جاندار کردار ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ ناولوں میں بھی ان کرداروں پر مزید لکھتے رہیں گے"۔

محترم غلام ثقلین عابد صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ ۔ ملک میں موجود سماجی برائیوں کے خلاف جدوجہد کرنا ہم سب کا فرض ہے اور اپنے اپنے دائرہ کار میں ہمیں اس سلسلے میں ضرور عملی جدوجہد بھی کرنا چاہئے کیونکہ اسلام ہمیں امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا سبق دیتا ہے ۔ جس کا مطلب نیکی کو فروغ دینا اور برائی کو روکنا ہے اور یہ ہر مسلمان کا فرض اولین ہے ۔ جہاں تک ارباب اور لیلیٰ کے کرداروں کا تعلق ہے ۔ انشا اللہ آئندہ بھی " فور سٹارز " کے سلسلے کے کسی نہ کسی ناول میں ان سے آپ کی ملاقات ہوتی رہے گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

فیاض بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا عمران اس طرح مطمئن بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے کسی بات کی فکر نہ ہو ۔ فیاض جب عمران کے چہرے کی طرف دیکھتا تو بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ جاتے ۔ وہ اس وقت عمران کے فلیٹ میں موجود تھا اور عمران نے اسے بتایا تھا کہ ناپال سے اس نے ہارڈراک کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف رانسن کے خاتمے کی باقاعدہ سرکاری دستاویزات حاصل کر لی ہیں اور فیاض یہ دستاویزات عمران سے لے جا کر سر عبدالرحمن کو دینا چاہتا تھا تاکہ ان پر وہ اپنی کارکردگی ثابت کر سکے ۔ عمران نے یہ بات اس سے بھاری رقم وصول کر کے بتائی تھی اور اب سلیمان ان دستاویزات کی فائل لینے گیا ہوا تھا ۔ لیکن اس کی واپسی ہی نہ ہو رہی تھی ۔ جبکہ سلیمان جاتے ہوئے یہ اشارہ بھی کر گیا تھا کہ وہ قرض خواہوں کے دباؤ کی وجہ سے ذہنی طور پر اپ سیٹ ہو گیا ہے ۔

اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے فائل نہ ملے ۔یہی وجہ تھی کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا فیاض کی بے چینی بڑھتی چلی جارہی تھی ۔

" اتنی دیر ہو گئی ہے ۔ ابھی تک وہ فائل لے کر نہیں آیا ۔ بلاؤ اسے "...... کچھ دیر بعد فیاض نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ابھی آجائے گا ۔ تلاش کر رہا ہو گا"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

" جناب فائل تو نہیں مل رہی ۔ میں نے تو اسے ہر ممکن جگہ پر تلاش کر لیا ہے ۔ پتہ نہیں کہاں رکھ بیٹھا ہوں ۔ ایک دو روز کی مہلت دے دیں میں تلاش کر دوں گا"...... چند لمحوں بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے برتن سمیٹنے شروع کر دیئے ۔

" کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ نہیں ۔ مجھے ابھی چاہئے فائل ۔ ابھی ۔ اسی وقت ۔ سمجھے ۔ جہاں سے مرضی آئے لے آؤ فائل " ۔ فیاض نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ آپ خواہ مخواہ مجھ غریب پر ناراض ہو رہے ہیں ۔ اب مجھے یاد جو نہ آئے تو میں کیا کروں ۔ میں نے بتایا تو ہے کہ قرض خواہوں کی ڈیمانڈ نے میرا دماغ خراب کر رکھا ہے ۔ بہرحال آپ فکر مت کریں مل جائے گی فائل ۔ کہاں جا سکتی ہے ۔ ہو گی تو اسی فلیٹ میں ۔ البتہ کب ملے گی ۔ اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سلیمان ۔ وہ انتہائی ضروری فائل تھی ۔ اسے ملنا چاہئے ۔ سمجھے " ۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور فیاض نے اس طرح عمران کے فقرے پر سر ہلایا جیسے وہ اس سے پوری طرح متفق ہو ۔

" فائل میں پہیئے تو نہیں لگے ہوئے تھے کہ وہ فلیٹ سے باہر نکل گئی ہو ۔ پڑی ہو گی کہیں ۔ اب میں بھول جو گیا ہوں تو کیا کروں " ۔ سلیمان نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" لیکن پہلے تو جب بھی تمہیں لمبی رقم ملتی تھی تمہاری یادداشت فوراً واپس آجاتی تھی اور ابھی تم نے ایک لاکھ دس ہزار روپے وصول کئے ہیں ۔ پھر کیوں نہیں آئی تمہاری یادداشت واپس ۔ بولو" ۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اتنی رقم سے جس قدر یادداشت واپس آسکتی ہے اتنی پہلے ہی آچکی ہے کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ آپ نے فائل مجھے دی تھی ورنہ تو شاید مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا"...... سلیمان نے ٹرالی واپس دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

" سنو سلیمان ۔ فائل واقعی بے حد ضروری ہے ۔ اسے فوراً ملنا چاہئے دیکھو تم میرے سیف میں پڑے پانچ ہزار روپے لے لو اور فائل فیاض کو لا دو"...... عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

" وہ پانچ ہزار تو نجانے کب کے خرچ ہو چکے ہیں ۔ ایک تو آپ کی یادداشت مجھ سے بھی کمزور ہے"...... سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔اب کیا کیا جائے۔اب میرے پاس مزید رقم تو نہیں ہے۔ بٹوے میں دو چار سو روپے پڑے ہوں گے۔اب کیا کیا جائے۔ مجبوری ہے۔ چلو جاؤ کوشش کرو۔شاید فائل مل جائے"...... عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"جی اچھا"...... سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"سنو"...... یکلخت فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے واپس مڑتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔میں تمہیں دس ہزار روپے انعام دوں گا۔فائل لے آؤ۔ وعدہ رہا"...... فیاض کو بھی شاید سمجھ آ گئی تھی کہ سلیمان پر غصہ کرنے کا نتیجہ الٹا اس کے خلاف ہی جائے گا۔اس لئے وہ اس پٹڑی پر خود ہی چڑھ گیا تھا جس پر عمران اور سلیمان اسے چڑھانا چاہتے تھے۔

"معاف کیجئے جناب۔دس ہزار سے تو مجھے فائل کا رنگ ہی یاد آ سکتا ہے ہاں البتہ آپ پچاس ہزار روپے دے دیں تو یقیناً میرے ذہن سے بوجھ ہٹ جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ مجھے فوراً یاد آجائے گا کہ میں نے فائل کہاں رکھی تھی"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"پچاس ہزار...... کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔کیا میں نے نوٹ. چھاپنے کی مشین لگا رکھی ہے"...... فیاض نے انتہائی غصیلے

لہجے میں کہا۔

"فیاض درست کہہ رہا ہے سلیمان۔آخر وہ میرا دوست ہے اور شہر کا انتہائی معزز آدمی ہے۔اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔تمہیں اتنی رقم اس سے نہیں مانگنی چاہیئے تھی۔چلو دس بیس روپے کم لے لو"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔تم دونوں پکے شیطان ہو۔پکے بلیک میلر۔ تم دونوں ڈرامہ باز ہو۔ایکٹر ہو۔نکالو فائل۔جلدی کرو"...... فیاض نے عمران کی بات میں موجود طنز پر اور زیادہ غصہ کھاتے ہوئے کہا۔

"کون سی فائل جناب۔میں تو باورچی ہوں۔ریکارڈ کیپر تو نہیں ہوں کہ فائلیں سنبھالتا پھروں اور جناب۔آپ کو الزام لگانے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے۔ہر آدمی کی عزت ہوتی ہے۔اگر میں نے آپ کو کچھ کہہ دیا تو آپ ناراض ہو جائیں گے"...... سلیمان نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے لڑو نہیں۔چلو ایسا کرو فیاض۔تم پچیس ہزار دے دو۔ٹھیک ہے دے دو۔کوئی بات نہیں۔گھر بیٹھے اتنا بڑا کیس مکمل ہو رہا ہے تمہارا۔پچیس ہزار کی کیا اہمیت ہے"...... عمران نے ان کے درمیان صلح کراتے ہوئے کہا اور فیاض نے غصے کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے جیب سے بھاری بٹوا نکالا اور پانچ سو روپے کی گڈی نکال کر اس نے اس کے نمبر دیکھے۔گڈی چونکہ نئے نوٹوں کی تھی اس لئے اس نے نمبر دیکھ کر اسے درمیان سے جھٹکا دے کر آدھا

کیا اور آدھے نوٹ سامنے میز پر ڈال دیئے۔

" شکریہ جناب ۔ آپ واقعی فیاض ہیں "...... سلیمان نے جلدی سے نوٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" نکالو کہاں ہے فائل ۔ اب اگر کوئی بہانہ کیا تو سچ مچ گولی مار دوں گا "...... فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ ہاں ۔ اب مجھے یاد آگیا ۔ صاحب ۔ وہ فائل تو آج صبح آپ نے مجھ سے لے لی تھی "...... سلیمان نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا ۔

" ارے ہاں ۔ واقعی ۔ اوہ کمال ہے ۔ وہ ادھر سٹڈی روم کی الماری میں پڑی ہے ۔ لے آؤ جاکر ۔ حیرت ہے مجھے بھی یاد نہیں رہا تھا "۔ عمران نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو سلیمان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ فیاض کھا جانے والی نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

" تمہیں پہلے کیوں نہیں یہ بات یاد آئی تھی ۔ بولو ۔ کیوں یاد نہ آئی تھی "...... فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یار اب کیا بتاؤں ۔ کچھ بتا بھی نہیں سکتا ۔ اب "...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

" بس ۔ بس ۔ کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ بس تم خاموش رہو ۔ اب میرے پاس اور رقم نہیں ہے ۔ پہلے بھی تم دونوں نے مل کر مجھے لوٹ لیا ہے ۔ غضب خدا کا ۔ ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے لوٹ لئے اور ابھی بھی کیا بتاؤں کی گردان ختم نہیں ہوئی "...... فیاض نے

انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہاری مرضی ۔ مت پوچھو ۔ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ بتاؤ اور اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ کچھ نہ بتاؤ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے سلیمان کمرے میں داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا دی ۔ عمران نے فائل لے کر اسے ایک نظر دیکھا اور پھر فائل فیاض کی طرف بڑھا دی ۔

" یہ لو ۔ کیا یاد کرو گے کہ کسی سے دوستی کی تھی ۔ اتنا بڑا کیس بیٹھے بٹھائے مفت میں حل شدہ مل رہا ہے "...... عمران نے فائل فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" مفت ۔ ہونہہ "...... فیاض نے عمران کے ہاتھ سے فائل جھپٹتے ہوئے کہا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا ۔ جیسے جیسے وہ فائل میں موجود کاغذات کو دیکھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھلتے جا رہے تھے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری گڈ ۔ اب میں بتاؤں گا تمہارے ڈیڈی کو کہ کیس کس طرح حل کیا جاتا ہے "...... فیاض نے جلدی سے فائل بند کر کے اسے تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ارے ارے ۔ ایسی بھی کیا بے مروتی ۔ نہ شکریہ ادا کیا ۔ نہ

دعوت کھلانے کا وعدہ کیا اور بھاگے جا رہے ہو"...... عمران نے اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔ لیکن فیاض نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دروازے کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر عمران بے اختیار مسکرا دیا اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ڈائریکٹر جنرل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ڈیڈی سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد سر عبدالرحمن کی گھمبیر اور باوقار آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ڈیڈی۔ میں نے فائل سپرنٹنڈنٹ فیاض کو دے دی ہے۔ وہ آپ کے پاس پہنچا دے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمام سرٹیفکیٹس مکمل ہو گئے ہیں یا کوئی رہتا ہے"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن نے پوچھا۔

"ایک رہتا تھا وہ آج صبح مل گیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض ویسے ملنے آ گیا تھا۔ میں نے اسے فائل دے دی ہے"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"ڈیڈی۔ وہ میٹرو پلازہ کے فائرنگ رینج والی ماہرانہ رپورٹ تو آپ کو مل گئی ہو گی"...... عمران نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مل گئی ہے۔ میرے محکمے کے ماہرین کے مطابق زیادہ سے زیادہ فائرنگ رینج دو کلو میٹر بنتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈیڈی۔ اب میں آسانی سے چیکنگ کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا چیکنگ کرو گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ کہیں دور سے میزائل فائر کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بہرحال میزائل کی مخصوص آواز سنائی دیتی۔ جب کہ ایسی کسی آواز کے بارے میں رپورٹ نہیں ملی اور نہ ہی وہاں سے کسی میزائل کے ٹکڑے ملے تھے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"چیف کا خیال ہے ڈیڈی کہ میٹرو پلازہ کو کسی انتہائی جدید سائنسی ہتھیار سے تباہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہاں کے ایک معروف سائنسدان سے رابطہ کیا۔ اس سائنسدان نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ میٹرو پلازہ کو کسی نامعلوم سائنسی ہتھیار سے تباہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ چیف نے مجھے کہا کہ میں اس کی زیادہ سے زیادہ فائرنگ رینج معلوم کر کے اس سارے علاقے کو چیک کروں۔ اگر ایسا کوئی ہتھیار استعمال کیا گیا ہے تو اس کے بارے میں یقیناً فائرنگ رینج سے شواہد

مل جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ ویسے بھی یہ کیس میرے محکمے سے لے کر تمہارے چیف کو دے دیا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔ مجھے اس سے دلچسپی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کاش وہ منظر میں بھی دیکھ سکتا جب فیاض فائل لے کر ڈیڈی کے پاس جائے گا اور اسے اپنا کارنامہ بنا کر پیش کرے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چائے لیجئے صاحب"...... اسی لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ رکھ دو"...... عمران نے کہا اور سلیمان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ہاتھ میں پکڑی ہوئی چائے کی پیالی میز پر رکھ دی اور واپس جانے لگا۔

"ارے ارے ایک منٹ۔ وہ رقم کہاں ہے۔ نکالو"...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اب اس رقم کا خیال آیا ہو جو فیاض سے فائل کے چکر میں اینٹھی گئی تھی۔

"کون سی رقم صاحب"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"وہی جو فیاض کی جیب سے نکلوائی ہے۔ نکالو رقم۔ مجھے خود

ضرورت ہے اس کی"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ چائے پیجئے۔ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ میں تلاش کرتا ہوں کہ میں نے اسے کہاں رکھا ہے۔ ابھی لے آتا ہوں اگر مل گئی تو"۔ سلیمان نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"اچھا اب تم وہی ڈرامہ میرے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہو۔ میرے ساتھ یہ ڈرامہ نہ چلے گا۔ سیدھی طرح رقم نکالو۔ اور وہ بھی پوری۔ ایک روپیہ بھی کم نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"صاحب آپ تو خوامخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ کہا تو ہے کہ ذہن پر بڑا بوجھ ہے۔ بہرحال میں تلاش کرتا ہوں۔ جیسے ہی مل گئی آپ کو پہنچ جائے گی۔ میں نے اس کا کیا کرنا ہے۔ میرا تو ذاتی کوئی خرچہ ہی نہیں ہے البتہ مجھے اتنا کرنا ہوگا کہ قرض خواہوں کو بتا دیا کروں گا کہ صاحب کس وقت فلیٹ پر مل سکتے ہیں اور بس۔ میں نے کیا کرنا ہے"...... سلیمان نے بڑے بھولے بھالے سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے ارے سنو۔ ایک منٹ"...... عمران نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے مڑ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی رقم کی اشد ضرورت ہے۔ اچھا ایسا کرو۔ ایک لاکھ مجھے دے دو۔ پینتیس ہزار روپے تم رکھ لو"...... عمران نے اس بار منت

بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ساری رقم لے لینا صاحب۔ لیکن وہ مل تو جائے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کب تک مل جائے گی"...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھیئے۔ ہو سکتا ہے ابھی مل جائے۔ ہو سکتا ہے دو چار روز لگ جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو چار سال ہی لگ جائیں۔ اب وقت کا تعین تو میں نہیں کر سکتا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اچھا چلو وعدہ کرو کہ جب مل جائے تو تم نے مجھے لا کر دینی ہے"...... عمران نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"بہتر صاحب۔ پورا حساب لا کر دوں گا۔ ایک ایک پیسے کا حساب درج ہو گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"یہ لیجئے صاحب۔ رقم مل گئی ہے"...... اچانک سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا سلیمان کے ہاتھ میں واقعی رقم کی گڈیاں موجود تھیں۔ عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"دیکھ لیجئے۔ ایک روپیہ بھی کم نہیں ہے"...... سلیمان نے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور گڈیاں عمران کے سامنے میز پر رکھ دیں اور واپس جانے لگا۔

"سنو"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں رقم لے آئے ہو"...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"آپ نے حکم جو دیا تھا صاحب اور آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے"...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر میرا حکم بھی سن لو کہ رقم اٹھاؤ اور جاؤ اور جس طرح چاہے اسے خرچ کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"معاف کیجئے صاحب۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اب تمام حساب کتاب آپ کے پاس ہی رہے گا۔ آپ خود اخراجات کی رقم مجھے دیا کریں گے"...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ اس فیصلے کی وجہ"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے صاحب کہ اب مہنگائی بہت ہو گئی ہے اور اس معمولی سی رقم سے تو ایک روز بھی نہیں گزر سکتا اور مجھے پورا مہینہ چلانا ہوتا ہے۔ ٹیلی فون، گیس، پانی اور بجلی کے بل اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اب میں معافی چاہتا ہوں"...... سلیمان نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ہر ماہ تمہیں جو رقم ملتی ہے وہ کہاں جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب اس دس لاکھ روپے سے ہے جو ہر ماہ ملتی ہے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ دس لاکھ کم تو نہیں ہوتے ۔یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو ساری زندگی دس لاکھ روپے بھی اکٹھے نہیں دیکھ سکتے اور تمہیں ہر ماہ دس لاکھ روپے مل جاتے ہیں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ ماہ آپ کے فون کا بل کتنا آیا تھا"...... سلیمان نے کہا۔

"کتنا آیا ہوگا ۔یہی کوئی دس پندرہ ہزار روپے ہوگا ۔اس سے کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ تو بس رسیور اٹھا کر نمبر گھمانا شروع کر دیتے ہیں ۔آپ کو اس سے کیا کہ یہ نمبر ایکریمیا کے ہیں یا افریقہ کے ۔ پھر آپ کا مذاق اتنا لمبا ہوتا ہے کہ شاید عورتیں بھی فون پر اتنی لمبی بات نہ کرتی ہوں ۔ آپ کو تو احساس بھی نہیں ہوتا کہ آپ کی ایک کال پر کتنا بل آتا ہے پچھلے ماہ آپ کے فون کا بل چار لاکھ پانچ ہزار روپے آیا تھا ۔ کہیں تو دکھاؤں"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں ۔

"چار لاکھ پانچ ہزار روپے ایک ماہ کا فون کا بل"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی صاحب ۔ پھر بجلی کا بل ہے ۔اب تو یونٹ کے ریٹس سے زیادہ اس پر سرچارج لگا دیئے جاتے ہیں اور آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ پاکیشیا میں گرمی کا موسم کتنا طویل ہوتا ہے ۔ پھر آپ نے فلیٹ کو سنٹرلی ایئر کنڈیشنڈ کرا رکھا ہے ۔ کتنا بل آتا ہوگا ۔اس کے بعد پانی کا بل ہے ۔ گیس کا بل ہے ۔آپ کی چائے ۔ دودھ ۔ ناشتے ۔ دوپہر کے کھانے ۔ رات کے کھانے کے اخراجات ہیں ۔اس کے علاوہ دنیا بھر سے آپ کے نام کتابیں ۔رسالے بھی آتے ہیں ۔ان کے بل کی ادائیگی بھی مجھے ہی کرنی پڑتی ہے ۔ مہمانوں کی خاطر مدارت کے اخراجات بھی مجھے کرنے پڑتے ہیں ۔آپ کے لباس کے لئے کپڑے بھی میں ہی خریدتا ہوں ۔ سلواتا بھی میں ہوں ۔آپ کے لئے جوتے بھی خریدنے پڑتے ہیں ۔ لباس ڈرائی کلین بھی ہوتے ہیں ۔ جس پیٹرول پمپ سے آپ پیٹرول ڈلواتے ہیں اس کا بل بھی ہر ماہ مجھے ادا کرنا پڑتا ہے ۔آپ کی کار ورکشاپ سے ٹیون ہو کر آتی ہے تو اس کا بل بھی آتا ہے ۔ فلیٹ کا پراپرٹی ٹیکس بھی ادا کرنا پڑتا ہے ۔اب کون کون سا خرچہ گنواؤں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ دس لاکھ روپے کا میں کیا کرتا ہوں ۔ صاحب ۔ اب آپ خود ہی اخراجات کی رقم دیا کریں ۔ مجھ سے اب یہ نہیں ہو سکتا میں کب تک بھیڑوں کے کان بکریوں کو اور بکریوں کے کان بھیڑوں کو لگا کر گزارہ چلاتا رہوں گا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ میں نے تو کبھی ان سارے اخراجات کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا ۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ دس لاکھ میں

زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ ہزار خرچ ہو جاتے ہوں گے ۔ باقی بچ جاتے ہوں گے ۔ میں تو تمہیں رئیس اعظم سمجھتا تھا"...... عمران نے رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کے علاوہ آپ ہر ماہ نئے سے نئے یتیم خانوں ، سکولوں ، بیواؤں اور معذوروں کے پتے بھی مجھے پکڑا دیتے ہیں کہ انہیں رقومات پہنچاؤں "...... سلیمان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" خیر یہ تو ضروری ہے ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں دینے والوں میں رکھا ہوا ہے ۔ لینے والوں میں نہیں رکھا ۔ لیکن تم نے اخراجات کی جو طلسم ہوشربا داستان سنائی ہے وہ واقعی انتہائی خوفناک ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ اٹھاؤ یہ رقم اور جا کر حسب دستور خیراتی ہسپتال کو دے کر رسید لے آؤ اور آج سے تمہارا ماہانہ خرچہ بھی دو لاکھ روپے بڑھا دیتا ہوں ۔ بولو ۔ اب تو خوش ہو "...... عمران نے کہا۔

" صرف دو لاکھ ۔ چلو بہرحال کچھ تو بڑھا ۔ کم از کم اب مجھے اپنے حریرہ جات کی تیاری میں تو تنگی نہ ہو گی "...... سلیمان نے کہا اور میز پر پڑی ہوئی رقم اٹھا کر مڑنے لگا۔

" اچھا تو یہ بات ہے ۔ یہ ساری ہوشربا کہانی تم نے اپنے حریرہ جات کے اخراجات کے لئے مجھے سنائی تھی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے جناب ۔ اب میں آپ کی طرح مونگ کی دال کھا کر اتنا بڑا حساب کتاب تو نہیں رکھ سکتا ۔ آپ کا کیا ہے فون کرتے رہے ۔

چائے پیتے رہے ۔ کتابیں اور رسالے پڑھتے رہے اور بس ۔ چائے ٹھنڈی ہو گئی ہو گی لایئے میں گرم کرلاؤں ۔ آخر دو لاکھ ماہانہ اضافہ ہوا ہے ۔ کم از کم آپ کو پینے کے لئے چائے تو گرم ملنی چاہئے ۔ اب اتنا تو آپ کا بھی حق ہے "...... سلیمان نے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

" یہ تو واقعی اب میرے بھی کان کترنے لگا ہے ۔ اس کے حریروں کے نسخوں میں ردوبدل کرنا پڑے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر رکھا ہوا رسالہ اٹھا کر اسے دوبارہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں بے چینی سے ٹہلتا ہوا آدمی بے اختیار دروازے کی طرف مڑا۔دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا مارٹن"...... کمرے میں موجود آدمی نے بے چینی سے پوچھا

"کچھ پتہ نہیں چلا راڈرک ۔ یہ پرنسز رشنی واقعی بے حد ہوشیار عورت ہے ۔میں نے بے حد کوشش کی ہے کہ کسی طرح وہ جگہ ٹریس ہو جائے جہاں ڈاکٹر تھراڈ اب موجود ہے لیکن بے سود"...... آنے والے نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا اور کمرے میں موجود کرسی پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔

"کیوں نہ اس پرنسز کو گولی سے اڑا دیا جائے"...... راڈرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا۔ہمیں کیا فائدہ ہو گا"...... مارٹن نے جواب دیا تو راڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب وہ بھی مارٹن کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"ڈاکٹر تھراڈ کو ہر قیمت پر ہمارے ہاتھ لگنا چاہئے ۔اس کے بغیر ہم کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے"...... راڈرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ۔آپ کو رانسن پر اس قدر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہئے تھا ورنہ رائل سروس اس طرح سب کچھ ہم سے کبھی نہ چھین سکتی"۔ مارٹن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے مارٹن ۔ مجھے واقعی اب اپنی غلطی کا شدید احساس ہو رہا ہے ۔اصل میں بنیادی غلطی اس وقت ہوئی جب رانسن نے تجویز پیش کی کہ نواب احسن نظام اپنی بیٹی کے ساتھ پاکیشیا آیا ہوا ہے ۔اگر ہم اس سے یہ جنگل بھاری قیمت دے کر خرید لیں تو اس طرح ہماری خفیہ زیرزمین لیبارٹری مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گی اور اس جنگل کے گرد فصیل نما دیوار بنا کر اسے محفوظ کر لیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکے گی کہ اس جنگل کے نیچے لیبارٹری موجود ہے ۔ورنہ کسی بھی وقت کسی کو شک پڑ سکتا ہے ۔میں نے اس کی بات سے اتفاق کر لیا کیونکہ یہ عام سا سودا تھا ۔چنانچہ رانسن نے یہ کام پاکیشیا میں افضل خان کے ذمہ لگا دیا ۔افضل خان انتہائی احمق اور عام سا بدمعاش تھا ۔اس نے جب نواب سے بات کی تو نواب نے

انکار کر دیا۔ جس پر افضل خان بگڑ گیا اور اس نے عام بدمعاشوں کے
سے انداز میں نواب کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ ادھر نواب بھی
اکڑتا چلا گیا جس پر افضل خان نے اس کی بیٹی کو اغوا کرنے کی دھمکی
دے دی۔ ابھی یہ صورتحال چل رہی تھی کہ اچانک پاکیشیا کا سب
سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران نواب اور اس کی بیٹی سے ملنے
آگیا۔ اس کی موجودگی میں افضل خان کے غنڈوں نے دھمکیاں دیں
جس پر عمران نے ان کے خلاف کارروائی شروع کی۔ رانسن کو جیسے ہی
اطلاع ملی۔ اس نے مجھ سے بات کی۔ میں نے فوری طور پر افضل خان
اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرا دیا۔ اس عمران نے اپنے ساتھیوں
سمیت اس جنگل کا بھی دورہ کیا۔ لیکن وہ وہاں موجود لیبارٹری کا سراغ
نہ لگا سکا۔ اس طرح افضل خان اور اس کے گروپ کی قربانی دے کر
ہم نے خطرہ ٹال دیا۔ اس کے ساتھ ہی چونکہ ہمیں رقم کی اشد ضرورت
تھی تاکہ تھراڈ میزائل تیار کئے جا سکیں جس کے لئے انتہائی قیمتی
مشینری خریدنی تھی چنانچہ رانسن نے حکومت ناپال سے سودا کرنے کی
بات کی۔ چونکہ ہمارا سٹور ناپال میں تھا اور ناپال چھوٹا سا لیکن انتہائی
امیر ملک ہے۔ اگر ہم سودا کسی سپر پاور سے کرتے تو ہمیں خطرہ تھا کہ
وہ سب کچھ چھین لیں گے۔ اس لئے میں نے ناپال سے بات کرنے کی
رانسن کو اجازت دے دی۔ رانسن نے رائل سروس کی پرنسز رشنی سے
بات کر لی اور شاہ ناپال نے اس میں پوری دلچسپی لی اور ہماری تجاویز
بھی منظور کر لیں لیکن انہوں نے تجربے کی شرط لگائی جو پرنسز کے

مطابق پاکیشیا میں کیا گیا۔ میں مطمئن تھا کہ اچانک سب کچھ ختم ہو
گیا۔ پرنسز رشنی نے سٹور چیک کر لیا پھر اس نے زبردست اور اچانک
ایکشن کرتے ہوئے لیبارٹری پر بھی قبضہ کر لیا اور ہارڈ راک کے سب
افراد کو گرفتار کر لیا۔ میں اس وقت لیبارٹری میں موجود نہ تھا بلکہ
ایکریمیا گیا ہوا تھا اس لئے میں ہاتھ نہ آیا۔ ڈاکٹر تھراڈ اور اس کے
ساتھیوں کو انہوں نے اپنے ساتھ ملا لیا۔ ہمارے افراد کو اور رانسن اور
اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ مجھے ایکریمیا میں اس
ساری کارروائی کی اطلاع ملی تو میں ناپال کی بجائے پاکیشیا آگیا۔ پھر
مجھے اطلاع ملی کہ پرنسز رشنی نے ڈاکٹر تھراڈ کے ساتھ مل کر پاکیشیا کی
لیبارٹری سے ساری مشینری نکال لی ہے اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے
اب انہوں نے لیبارٹری ناپال میں ہی بنالی ہے۔ چنانچہ میں نے تمہیں
کال کیا۔ اس کے بعد کا تمہیں علم ہے کہ یہ اطلاعات تو ملی ہیں کہ ڈاکٹر
تھراڈ ایکریمیا کے خفیہ دورے پر جا رہا ہے تاکہ مشینری خرید سکے لیکن
اب تم بتا رہے ہو کہ تمہیں اس بات کا پتہ ہی نہیں چل سکا کہ ڈاکٹر
تھراڈ کب، کس روپ میں اور کہاں جائے گا۔ اس طرح اب ہم بالکل
ہی زیرو پوائنٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ سٹور۔ لیبارٹری سب کچھ ناپال کے
قبضے میں چلا گیا ہے۔ ڈاکٹر تھراڈ ناپال سے مل گیا ہے۔ ہارڈ راک ختم
ہو گئی۔ اس کا منشیات والا سرکٹ بھی ختم ہو گیا"۔ راڈرک نے
ہونٹ چباتے ہوئے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹر تھراڈ کو اگر پکڑ لیا جائے تو

وہ دوبارہ ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گا"...... مارٹن نے کہا۔

" وہ انتہائی خود غرض آدمی ہے ۔اسے صرف اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے ۔اگر ہم نے اس پر قابو پالیا تو وہ ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گا" ۔راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ لیبارٹری اور تیار شدہ اسلحہ ۔ان سب کا کیا ہو گا" ۔مارٹن نے کہا۔

" اس کے لئے میں نے یہی پروگرام بنایا ہے کہ ہارڈراک کو دوبارہ پلان کروں اور لیبارٹری کو پاکیشیا کے کسی محفوظ علاقے میں بناؤں ۔ پھر وہاں ہم کام کریں لیکن کام ڈاکٹر تھراڈ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ فارمولا اس کے ذہن میں ہے اور کام بھی اسی نے کرنا ہے" ...... راڈرک نے جواب دیا۔

" لیکن اس طرح تو بہت وقت چاہئے ۔ دوبارہ لیبارٹری بنانا ۔ دوبارہ مشینری خریدنا ۔یہ سب کچھ ناممکن ہے باس ۔اتنی لمبی پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی" ...... مارٹن نے کہا۔

" تو مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں ۔کیا اس طرح سب کچھ چھوڑ کر چلا جاؤں ۔اپنی تمام محنت کو پرنسز رشنی کے حوالے کر دوں بغیر کسی مزاحمت کے" ...... راڈرک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں یہ نہیں کہہ رہا باس ۔لیکن ہمیں کوئی ایسی پلاننگ سوچنی چاہئے جو واقعی قابل عمل ہو" ...... مارٹن نے جواب دیا۔

" تو پھر تم سوچو ایسی پلاننگ ۔میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آرہا" ۔

راڈرک نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" باس ۔میرا خیال ہے کہ ہمیں صورت حال کا پوائنٹ ٹو پوائنٹ تجزیہ کرنا چاہئے ۔پھر ہی کوئی بات سمجھ میں آئے گی ۔پہلا پوائنٹ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر تھراڈ لیبارٹری اور سٹور سب کچھ حکومت ناپال کے قبضے میں جا چکا ہے ۔دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ ہارڈراک تنظیم ختم ہو چکی ہے منشیات کا پورا ریکٹ تباہ کر دیا گیا ہے ۔رانسن سمیت تنظیم کے تمام مین افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں ۔پوری تنظیم میں صرف آپ چیف باس زندہ رہے ہیں اور آپ اکیلے کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔منشیات کے اصل اور بڑے سٹور ناپال میں تھے جن پر حکومت ناپال نے قبضہ کر کے انہیں تباہ کر دیا ہے ۔پاکیشیا میں افضل خان اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں ۔چھوٹے درجے کے لوگ رہ گئے ہیں ۔ظاہر ہے انہوں نے منشیات کے وہاں سٹورز پر بھی قبضہ کر لیا ہو گا اور اب وہ آزاد بھی ہو چکے ہوں گے ۔ڈاکٹر تھراڈ کو ہم ٹریس نہیں کر سکے ۔حکومت ناپال اور پرنسز رشنی یا رائل سروس کے خلاف ہم جنگ نہیں کر سکے ۔ ہمارے تمام وسائل تباہ ہو چکے ہیں ۔ایسی صورت میں اگر ہم ڈاکٹر تھراڈ کو پکڑ بھی لیں تو ہم سوائے اسے گولی مارنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے ۔اس لئے میرا خیال ہے باس کہ اس صورت میں آپ یہ سب کچھ بھول جائیں اور واپس ایکریمیا چلیں ۔وہاں ہم کوئی چھوٹی سی تنظیم بنا کر کام شروع کر دیتے ہیں" ...... مارٹن نے کہا۔

" نہیں ۔ایسا ممکن نہیں ہے ۔اگر میں اس سے کوئی فائدہ نہیں

اٹھا سکتا تو میں ناپال، پرنسز رشنی اور ڈاکٹر تھراڈ کو بھی فائدہ نہ اٹھانے دوں گا۔ میں ان سب کو ہلاک کر دوں گا"...... راڈرک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس۔ ایک کام ہو سکتا ہے"...... اچانک مارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کون سا کام"...... راڈرک نے بھی چونک کر پوچھا۔

"پرنسز رشنی نے تھراڈ کا تجربہ پاکیشیا میں کرایا ہے۔ اس تجربے کے نتیجے میں بے شمار لوگ مرے ہیں۔ یقیناً اس کی وجہ کو ٹریس کیا جا رہا ہو گا۔ اگر ہم علی عمران کو ساری صورت حال بتا دیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً حرکت میں آجائے گی۔ اس سروس میں اتنی قوت موجود ہے کہ وہ رائل سروس سے بھی ٹکرا جائے گی اور حکومت ناپال سے بھی اور پرنسز رشنی سے بھی۔ اس طرح یہ لوگ تھراڈ ہتھیاروں سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے اور ان لوگوں کی تمام پلاننگ ختم کر دی جائے گی اور ہاں۔ ایک بات اور۔ لامحالہ حکومت پاکیشیا ان ہتھیاروں کی تیاری میں خود بھی دلچسپی لے گی۔ چنانچہ وہ ڈاکٹر تھراڈ کو راضی کر لیں گی اور اس سے پاکیشیا میں کام شروع کرا دیں گے۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک چانس رہ جائے گا کہ ہم ڈاکٹر تھراڈ کو کسی بھی وقت وہاں سے اغوا کر لیں گے اور پھر کسی بھی باوسائل تنظیم کے ہاتھ اسے فروخت کر کے اتنی بڑی رقم حاصل کر لیں گے کہ اس سے ہم نئے سرے سے اپنا سیٹ اپ بنا سکیں۔ اس طرح ہمارا انتقام بھی پورا

ہو جائے گا اور ہمیں معقول رقم بھی مل جائے گی"۔ مارٹن نے کہا تو راڈرک کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔

"لیکن ہم اس علی عمران کو کس حیثیت سے اطلاع دیں اور جب اسے معلوم ہو گا کہ ہم مجرم ہیں تو وہ ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہلاک کر دے گا"...... راڈرک نے کہا۔

"ہم اسے فون پر تفصیلی اطلاع تو دے سکتے ہیں"...... مارٹن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ یقین نہ کرے اور پھر ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ ہاں البتہ رسک لیا جا سکتا ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم صرف اپنے آپ کو تھراڈ کی تیاری تک محدود رکھیں اور پاکیشیا میں تجربے اور منشیات کا سارا بوجھ رانسن پر ڈال دیں۔ اس طرح چونکہ ہم نے اس کے ملک میں کوئی کارروائی نہ کی ہو گی اور وہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا"...... راڈرک نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ اس پر یہ ظاہر نہ کریں کہ آپ ہارڈراک کے چیف تھے۔ میرا تو ویسے بھی براہ راست کوئی تعلق ثابت نہیں ہوتا کیونکہ میرا کام ایکریمیا اور دوسرے ملکوں میں ہارڈراک کی طرف سے سپلائی کی جانے والی منشیات کو وہاں کے گاہکوں کو فروخت کرنا تھا۔ آپ اپنے آپ کو لیبارٹری انچارج ظاہر کریں اور رانسن کا ماتحت۔ باقی ہر چیز سے مکر جائیں"...... مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ میرے ساتھ تو جو ہو گا بعد میں

دیکھا جائے گا لیکن میں اس پرنس رشنی اور حکومت ناپال کو بھی سبق دینا چاہتا ہوں"...... راڈرک نے کہا۔

"تو پھر یہ بات طے ہو گئی"...... مارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ڈن سمجھو۔اب بات رہ گئی اس پر عمل درآمد کی۔اس کے لئے ہمیں علی عمران سے ملنا ہو گا"۔راڈرک نے کہا۔

"لیکن علی عمران کو یہاں کیسے تلاش کیا جائے گا"...... مارٹن نے کہا۔

"میرے پاس ایک پتہ موجود ہے۔علی عمران سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے لیکن ان سے علیحدہ رہتا ہے۔ہم ان سے فون پر عمران کا دوست بن کر اس کا پتہ پوچھ لیں گے"...... راڈرک نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران بلیک زیرو کے ساتھ موجود تھا۔عمران نے یہاں آتے ہی یونائیٹڈ کارمن کسی کو فون کیا اور پھر ایڈریس والی ڈائری لے کر اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا جبکہ بلیک زیرو اس دوران کچن میں چائے بنانے چلا گیا تھا اور اس کی واپسی ابھی ہوئی تھی۔عمران چونکہ مسلسل ڈائری دیکھنے میں مصروف تھا اس لئے اس نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"چائے ٹھنڈی ہو جائے گی عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور پھر اسے میز پر رکھ کر اس نے چائے کی پیالی اٹھا لی۔اس کے چہرے پر تفکر کی پرچھائیاں موجود تھیں۔

"کوئی خاص پریشانی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک پریشانی ہو تو بتاؤں"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چلیئے نمبر وار بتاتے جائیے"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلی پریشانی تو یہ ہے کہ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نام سے کیا پریشانی ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نام سے تو پریشانیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ اب دیکھو جو ملتا ہے پہلی بات یہی کرتا ہے کہ کیا آپ کا نام علی عمران ہے۔ اس فقرے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ آپ کا نام اور سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن علی عمران نہیں ہو سکتا اور جب میں اپنے نام کے ساتھ ڈگریاں گنواتا ہوں تو پھر یہی بات کی جاتی ہے کہ ڈگریاں کیوں بتاتا ہوں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ باقی ساری دنیا کے ناموں کے ساتھ تو یہ ڈگریاں ہو سکتی ہیں لیکن علی عمران کے ساتھ نہیں ہو سکتیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس۔ بس میں سمجھ گیا۔ واقعی آپ کا نام علی عمران آپ کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ مزید تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری پریشانی بتلایئے"...... بلیک زیرو نے عمران کی بات کو درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

"دوسری پریشانی یہ ہے کہ مجھے کوئی بات ہی پوری کرنے نہیں دیتا۔ جس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں وہ درمیان سے ہی کاٹ دیتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جناب۔ یونائٹیڈ کارمن سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ رابرٹ یونائٹیڈ کارمن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔

"رپورٹ دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر تھراڈ ڈکیتی کے دوران ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ شدید زخمی ہو گیا تھا لیکن پھر ہسپتال جا کر وہ ہلاک ہو گیا اور اس کی موت کا سرکاری اعلان کر دیا گیا۔ لیکن کافی عرصے بعد پولیس کو ایک رپورٹ ملی کہ ڈاکٹر تھراڈ ایشیائی ملک ناپال میں دیکھا گیا ہے۔ یہ اطلاع اس قدر معتبر تھی کہ پولیس نے ڈاکٹر تھراڈ کی خفیہ طور پر قبر کشائی کر کے اس کی لاش کی ہڈیوں کا باقاعدہ سائنسی تجزیہ کرایا۔ اس تجزیے کی رپورٹ کے مطابق لاش کی ہڈیاں کسی نوجوان آدمی کی تھیں۔ ایسے آدمی کی جو ڈاکٹر تھراڈ سے تقریباً بیس سال چھوٹا تھا۔ اس طرح یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو آدمی ڈکیتی کے دوران زخمی ہو کر ہسپتال پہنچا اور ہلاک ہو گیا

اور جسے ڈاکٹر تھراڈ کے طور پر دفن کر دیا گیا تھا وہ دراصل ڈاکٹر تھراڈ نہ تھا۔ اس پر یونائیٹڈ کارمن کی حکومت نے ناپال میں ڈاکٹر تھراڈ کی تلاش شروع کر دی لیکن ڈاکٹر تھراڈ کے بارے میں پھر کوئی رپورٹ نہ مل سکی۔ چنانچہ آخر کار حکومت خاموش ہو گئی"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اچھی رپورٹ ہے۔ لیکن حکومت یونائیٹڈ کارمن کو ڈاکٹر تھراڈ میں اس قدر دلچسپی کیوں تھی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"میں نے اس بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی ہیں جناب۔ ڈاکٹر تھراڈ نے یونائیٹڈ کارمن کی حکومت کو ایک انتہائی انقلابی جنگی ہتھیار کا خاکہ پیش کیا تھا جس میں حکومت نے بے حد دلچسپی لی۔ اس ہتھیار کا نام بھی ڈاکٹر تھراڈ کے نام پر تھراڈ ہی رکھا گیا اور ڈاکٹر تھراڈ نے حکومت کے لئے اس ہتھیار کی تیاری کے لئے کام شروع کر دیا۔ اس پر حکومت نے بے پناہ وسائل بھی خرچ کئے لیکن جب فارمولا مکمل ہو گیا اور ہتھیار کی تیاری کا مرحلہ آیا تو ڈاکٹر تھراڈ ہلاک ہو گئے۔ اس سے حکومت کو بے حد نقصان ہوا کیونکہ فارمولا ڈاکٹر تھراڈ نے کسی دوسرے سائنسدان پر اوپن نہ کیا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی تلافی ممکن ہی نہ تھی اس لئے حکومت خاموش ہو گئی لیکن جب اسے یہ اطلاع ملی کہ ڈاکٹر تھراڈ کو ناپال میں دیکھا گیا ہے تو حکومت چونک پڑی اور پھر یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ ڈاکٹر تھراڈ زندہ ہیں تو حکومت

نے اور زیادہ سرگرمی سے ان کی تلاش شروع کر دی لیکن پھر اس کے بعد جب انہیں اس بارے میں کوئی مثبت رپورٹ نہ ملی تو وہ خاموش ہو گئی"۔ رابرٹ نے ایک بار پھر پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا حکومت نے ان کی تلاش صرف ناپال میں ہی کرائی۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر تھراڈ کسی اور ملک چلے گئے ہوں"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ صرف ناپال میں اور اس کی وجہ بھی اس انتہائی خفیہ سرکاری رپورٹ میں درج تھی کہ ڈاکٹر تھراڈ جس تھراڈ ویپن فارمولے پر کام کر رہا تھا اس میں ایک ایسی دھات کا عنصر کثیر مقدار میں استعمال ہوتا تھا جو ناپال میں ہی پایا جاتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناپال میں ڈاکٹر تھراڈ کی موجودگی کی اطلاع حکومت کو کس نے دی تھی جسے حکومت نے اس قدر حتمی سمجھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ناپال میں یونائیٹڈ کارمن سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری بوفرے نے یہ اطلاع دی تھی۔ بوفرے سفارت خانے کی ملازمت میں آنے سے پہلے حکومت یونائیٹڈ کارمن کے ایک ایسے شعبے میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے جس کا تعلق سائنسدانوں سے ہے۔ اس لحاظ سے وہ ڈاکٹر تھراڈ سے اچھی طرح واقف تھا اور اس نے رپورٹ دی ہے کہ ڈاکٹر تھراڈ کو اس نے وہاں نہ صرف دیکھا ہے بلکہ اس سے باتیں

بھی کی ہیں اور ڈاکٹر تھراڈ نے خود کہا ہے کہ وہ زندہ ہے ۔ وہ ایک ڈرامہ کر کے غائب ہوا ہے کیونکہ وہ تھراڈ ویپن خود تیار کر کے سپر پاور کو فروخت کرنا چاہتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بوفرے اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہیں ناپال میں ہی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تھراڈ کا کیا سلسلہ ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میٹرو پلازہ کو تھراڈ ویپن سے تباہ کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"تھراڈ ویپن سے ۔ اوہ ۔ کیسے اس بات کا علم ہوا"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے میٹرو پلازہ کی راکھ کا سرداور سے ایک خصوصی انداز کا تجزیہ کرایا تھا اور یہ خیال سرداور کا ہی ہے کہ میٹرو پلازہ کو تھراڈ ویپن سے تباہ کیا گیا ہے ۔ انہوں نے ہی ڈاکٹر تھراڈ کے متعلق بتایا تھا اور اب تم نے فارن ایجنٹ کی بتائی ہوئی تفصیلات سن لی ہیں ۔ اس سے یہ بات اب حتمی طور پر ثابت ہو جاتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر تھراڈ کی پاکیشیا سے کیا دشمنی ہے کہ اس نے اسے

پاکیشیا میں استعمال کیا ہے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی سوال میرے ذہن میں بھی آیا ہے اور اس سوال نے ہی مجھے ایک اور لائن دی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ میٹرو پلازہ پر اس ہتھیار کے استعمال میں ناپال کی رائل سروس کی چیف پرنسز رشنی بھی ملوث ہے"...... عمران نے کہا۔

"رائل سروس"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ۔ ناپال میں ایک نئی سرکاری تنظیم قائم کی گئی ہے سیکرٹ سروس کی طرز پر ۔ اس کی چیف پرنسز رشنی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ وہی پرنسز رشنی ہے جس سے ملنے آپ ناپال گئے تھے" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں وہی ہے ۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ بات نہ تھی کہ پرنسز رشنی اس میں واقعی ملوث ہو گی البتہ کچھ شواہد ایسے ملے تھے جس سے اس طرف اشارہ ہوتا تھا ۔ کیونکہ جن دنوں میٹرو پلازہ والا واقعہ ہوا ۔ ان دنوں پرنسز رشنی اور رانسن دونوں یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں موجود تھے ۔ مجھے پرنسز رشنی نے بتایا کہ وہ منشیات کی تنظیم ہارڈراک کے خلاف کام کر رہی تھی اور رانسن ہارڈراک کا چیف تھا ۔ پرنسز رشنی نے رانسن کو چکر دیا کہ رائل سروس بھی خفیہ طور پر اس دھندے میں شامل ہونا چاہتی ہے ۔ اس طرح رانسن نے ناپال اور

پاکیشیا دونوں جگہوں پر اسے اپنی تنظیم کے سیٹ اپ کو اوپن کر دیا اور وہ رانسن کو ساتھ لے کر یہاں اسی مقصد کے لئے آئی تھی ۔ پھر واپس جا کر اس نے رانسن اور اس کے سارے ساتھیوں کو گرفتار کر کے پوری تنظیم کو ہی جڑ سے اکھاڑ پھینکا ۔ رانسن اور اس کے ساتھیوں پر سرکاری طور پر مقدمہ چلا اور انہیں موت کی سزا دی گئی ۔ میں نے یہاں واپس آکر اس کی تصدیق کرائی تو واقعی پرنسز رشنی کی باتوں کی تصدیق ہو گئی جس پر میں خاموش ہو گیا اور میں نے سارا کیس انٹیلی جنس کے حوالے کر دیا کیونکہ یہ ان کی لائن کا کیس تھا لیکن اب رابرٹ کی کال نے مجھے دوبارہ اس لائن پر سوچنے کے لئے مجبور کر دیا ہے" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" لیکن سائنسی ہتھیار علیحدہ چیز ہے اور منشیات کا دھندہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے ۔ یہ دونوں کیسے اکٹھے ہو سکتے ہیں" ...... بلیک زیرو نے جرح کرتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ ہے تو ایسا ہی ۔ لیکن بہرحال کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور ہے جو ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے" ...... عمران نے کہا ۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" سلیمان بول رہا ہوں ۔ صاحب ہیں یہاں" ...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ

سلیمان بغیر کسی اشد ضرورت یا کسی انتہائی اہم بات کے دانش منزل فون نہ کیا کرتا تھا ۔

" کیا بات ہے سلیمان ۔ خیریت ۔ کیوں فون کیا ہے" ...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" صاحب ۔ ابھی ابھی کسی راڈرک صاحب کا فون آیا ہے ۔ وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ آپ فلیٹ میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کہاں ہیں اس پر اس نے کہا کہ جو اطلاع وہ آپ کو دینا چاہتے ہیں اس کا تعلق میٹرو پلازہ کی تباہی سے ہے اور اگر فوری طور پر ان کی آپ سے بات نہ ہو سکی تو پاکیشیا کو بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ جس پر میں نے انہیں کہا کہ وہ پانچ منٹ بعد دوبارہ فون کریں میں اس دوران آپ کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتا ہوں ۔ اب پانچ منٹ بعد اس کا فون آئے گا ۔ اسے کیا جواب دیا جائے ...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" میں خود آ رہا ہوں فلیٹ پر ۔ اگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا فون آ جائے تو اسے کہہ دینا کہ وہ کچھ دیر بعد پھر فون کرے" ...... عمران نے کہا ۔

" ٹھیک ہے صاحب" ...... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

" یہ راڈرک کون ہو سکتا ہے" ...... بلیک زیرو نے بھی عمران کے

اٹھنے پر احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" میٹرو پلازہ کی تباہی کے حوالے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی تھراڈ ویپن کے سلسلے میں ہی کوئی انکشاف کرنا چاہتا ہے"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر وہ ابھی فلیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ راڈرک کا فون آگیا۔

" جی ۔ صاحب آگئے ہیں بات کیجئے"...... سلیمان نے جو رسیور اٹھا چکا تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور لے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب میرا نام راڈرک ہے ۔ میں میٹرو پلازہ کی تباہی کے لئے استعمال ہونے والے ایک خصوصی اور خفیہ ہتھیار کے بارے میں آپ کو تفصیلات بتانا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجے سے بولنے والا ایکریمی لگتا تھا۔

" اگر آپ کا مطلب تھراڈ ہتھیار سے ہے تو مجھے اس بارے میں پہلے سے ہی معلوم ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ لیکن کیا آپ کو اس بات کا بھی علم ہے کہ یہ ہتھیار پاکیشیا میں کیوں استعمال کیا گیا ہے اور مزید کہاں استعمال ہونے والا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" نہیں ۔ فی الحال مجھے ان باتوں کا تو علم نہیں ہے ۔ لیکن پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ مجھے یہ اطلاع دے کر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا تعارف بھی ذرا تفصیل سے کرا دیجئے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مقصد اور تعارف دونوں فون پر نہیں بتائے جا سکتے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ آپ کے فلیٹ پر آجاؤں ہمارا مقصد تو بہت معمولی ہے لیکن آپ کے ملک کو بہرحال اس سے کافی فائدہ ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ آجائیے ۔ میں آپ کا منتظر ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ ان دونوں کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کس قسم کی اطلاع دینا چاہتے ہیں اور کیوں ۔ لیکن پھر اس نے باقی ساری باتیں ملاقات پر ہی چھوڑ دیں اور سلیمان کو ان کی آمد اور ان کے لئے چائے بنانے کا کہہ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے ریڈی ریفرنس لائبریری کا نام دے رکھا تھا۔ یہاں اس نے ایک خصوصی ساخت کا کمپیوٹر نصب کیا ہوا تھا جس میں اس نے اپنے مطلب کے بے شمار پروگرام فیڈ کر رکھے تھے ۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے کمپیوٹر کو آن کیا اور پھر اس پر ایک خصوصی پروگرام ایڈجسٹ کر کے اس نے جیسے ہی کمپیوٹر کا بٹن دبایا۔ کمپیوٹر کی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ناپال کے بارے میں تفصیلات آنا شروع ہو گئیں کمپیوٹر کی سکرین کے دو حصے ہو گئے تھے ۔ ایک حصے پر تحریر

ابھرتی جب کہ دوسرے حصے پر اس تحریر کی نسبت سے ناپال کے اسی علاقے کی تصویریں نظر آنا شروع ہو جاتیں ۔ عمران نے جو پروگرام خصوصی طور پر ایڈجسٹ کیا تھا اس میں ناپال میں پائی جانے والی ہر قسم کی معدنیات ۔ ان کی تفصیلی خصوصیات اور ان علاقوں کے نام تھے جن میں وہ معدنیات پائی جاتی تھیں ۔ معلومات انتہائی تفصیلی اور ماہرانہ انداز کی تھی اس لئے عمران ان تفصیلات کو پڑھنے میں مصروف تھا ۔ پھر جیسے ہی سکرین پر ایک دھات کا نام آیا اور اس کی تفصیلات میں یہ بات لکھی ہوئی سامنے آئی کہ یہ دھات سوائے ناپال کے دنیا کے کسی اور حصے میں اب تک دریافت نہیں ہو سکی ۔ جبکہ ناپال کے ایک مخصوص علاقے میں وہ انتہائی وافر مقدار میں ملتی ہے ۔ تفصیلات کے مطابق یہ دھات جو مٹی میں ملی ہوئی ہوتی ہے مقامی طور پر آتش بازی کے کھیل کے لئے بنائے گئے خاص قسم کے مرکبات میں استعمال کی جاتی ہے ۔ اس دھات کی وجہ سے فضا میں ایسی چمکدار لہریں پیدا ہوتی ہیں جیسے آسمانی بجلی آسمان پر کڑکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مختلف بٹن دبائے تو اس دھات کے بارے میں کمپیوٹر پر مزید تکنیکی اور سائنسی تفصیلات آنا شروع ہو گئیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس دھات کی بازیابی کے بارے میں جن علاقوں کے بارے میں بتایا گیا تھا ان کی تصاویر بھی سکرین پر ڈسپلے ہوتی رہیں ۔ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھتا رہا ۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کمپیوٹر آف کیا اور کمرے سے نکل کر وہ واپس سٹنگ روم میں

پہنچا ہی تھا کہ کال بیل کی مخصوص آواز سنائی دی ۔

" سلیمان ۔ دروازہ کھولو " ...... عمران نے اونچی آواز میں کہا ۔

" جی صاحب ۔ جا رہا ہوں " ...... سلیمان کی بھی سنجیدہ آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ۔

" علی عمران صاحب کا یہی فلیٹ ہے ناں " ...... ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ فون پر اسی آدمی نے بات کی تھی ۔

" جی صاحب آیئے " ...... سلیمان نے کہا اور پھر قدموں کی آوازیں راہداری سے ہوتی ہوئیں ڈرائینگ روم میں جا کر ختم ہو گئیں ۔ عمران کرسی سے اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا ۔

" مجھے علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی ۔ (آکسن) کہتے ہیں " ...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے دو غیر ملکیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" میرا نام راڈرک ہے اور یہ میرا ساتھی مارٹن ہے " ...... ایک آدمی نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا ۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے فون پر عمران سے بات کی تھی ۔

" تشریف رکھیں " ...... عمران نے کہا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ ان کے ساتھ ہی ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا ۔

" عمران صاحب ۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے لئے کام کرتے رہتے ہیں ۔ اس لئے ہم نے یہ معلومات آپ تک پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ آپ سیکرٹ سروس کے نوٹس میں انہیں لے آئیں "...... راڈرک نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا ۔

" جی بتائیں اور یقین رکھیں کہ اگر معلومات ایسی ہوئیں کہ ان میں سیکرٹ سروس کے لئے دلچسپی کا کوئی پہلو ہے تو پھر یہ معلومات سیکرٹ سروس تک ضرور پہنچ جائیں گی "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔ ویسے وہ ان دونوں آدمیوں کے چہرے مہرے ۔ وضع قطع لباس اور بات کرنے کے انداز سے اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ ان دونوں کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے لیکن ان میں راڈرک کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فیلڈ کا آدمی ہونے کی بجائے کسی مجرم تنظیم کا چیف یا سیکنڈ چیف ہو سکتا ہے ۔

" آپ کے ملک میں میٹرو پلازہ کی تباہی میں ایک سائنسدان کا ہاتھ ہے ۔ کیا آپ یقین کریں گے "...... راڈرک نے مجرموں کی عام ذہنیت کے مطابق بڑے سسپنس پیدا کرنے والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" اور اس سائنسدان کا نام ڈاکٹر تھراڈ ہے ۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں "...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو راڈرک اور مارٹن دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ۔ ان کے چہروں پر اس قدر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران کو ایک لمحے کے لئے تو خطرہ محسوس ہونے لگ گیا کہ کہیں وہ

دونوں بے ہوش ہو کر نہ گر جائیں ۔ لیکن جلد ہی وہ سنبھل گئے ۔

" آپ ۔ آپ کو کیسے معلوم ہے ۔ مم ۔ مم ۔ میرا مطلب ہے کہ یہ بات آپ کو کس نے بتائی ہے "...... راڈرک نے رک رک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی اس نے یہ الفاظ سنے ہیں ۔

" جب آپ کو معلوم ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں تو پھر آپ میری بات پر اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہیں ۔ کیا آپ کے خیال میں سیکرٹ سروس کسی سرکس میں کام کرنے والے گروپ کا نام ہوتا ہے جو صرف اچھل کود کا مظاہرہ کر سکتے ہیں "۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ مگر ۔ اس کے باوجود یہ انتہائی حیرت کی بات ہے کہ "...... راڈرک سے کوئی جواب نہ بن سکا تو وہ فقرہ مکمل کئے بغیر ہی خاموش ہو گیا ۔

" مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کا تعلق منشیات کا دھندہ کرنے والی مجرم تنظیم ہارڈراک سے ہے "...... عمران نے ایک اور انکشاف کرتے ہوئے کہا تو اس بار راڈرک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے آثار پیدا ہو گئے تھے ۔

" آپ ۔ آپ ۔ آخر ۔ آخر ہیں کیا ۔ آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہے "...... راڈرک نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔ اطمینان سے بیٹھیں ۔ آپ اگر

منشیات کے دھندے میں ملوث بھی ہیں تو بغیر ثبوت کے آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اور ویسے بھی منشیات کا کاروبار سیکرٹ سروس کی رینج میں نہیں آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے درمیانی میز پر چائے کے برتن لگانے شروع کر دیئے۔

"راڈرک دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا لیکن ابھی تک اس کے چہرے پر حیرت اور بوکھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"لیجئے چائے پیجئے"...... عمران نے اس وقت کہا جب سلیمان چائے بنا کر ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھ کر واپس چلا گیا۔

"راڈرک ۔میرا خیال ہے کہ عمران صاحب سے کچھ چھپانا بے سود ہے ۔اس لئے ہمیں سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہئے"...... اچانک راڈرک کے ساتھ بیٹھے ہوئے مارٹن نے راڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن"...... راڈرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کیوں ہچکچا رہے ہیں کہ اس طرح آپ کی اپنی مجرمانہ حیثیت کھل جاتی ہے ۔لیکن میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ جب تک کوئی ثبوت نہ ہو گا آپ پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے گا اور ثبوت بھی اس بات کا کہ آپ نے کوئی جرم پاکیشیا میں کیا ہے ۔اگر آپ نے یہ جرم ناپال میں کیا ہے تو پھر ناپال حکومت جانے اور آپ ۔ہمارے لئے آپ مجرم نہیں ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راڈرک کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اب میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... راڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی تنظیم ،ڈاکٹر تھراڈ سے اس کی ملاقات اور پھر ڈاکٹر تھراڈ سے ہونے والی بات چیت ۔پاکیشیا میں نواب احسن نظام کے جنگل کے نیچے لیبارٹری اور ناپال میں تھراڈ ویپن کے سٹورز سے لے کر پرنسز رشنی سے رانسن کی بات چیت پھر میٹرو پلازہ پر تھراڈ ویپن کا تجربہ اور آخر میں ہارڈراک کی مکمل تباہی سے لے کر رانسن اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری اور موت تک کے سارے حالات تفصیل سے بتا دیئے۔اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اب ڈاکٹر تھراڈ حکومت ناپال سے مل گیا ہے اور پاکیشیا میں موجود لیبارٹری کو خالی کر کے تباہ کر دیا گیا ہے اور حکومت ناپال نے پاکیشیا میں موجود خفیہ لیبارٹری کی تمام مشینری ناپال کی کسی سرکاری خفیہ لیبارٹری میں منتقل کرا دی ہے اور اب ڈاکٹر تھراڈ وہاں حکومت ناپال کے لئے تھراڈ ویپن جن میں تھراڈ میزائل جو خاص اہمیت کے حامل ہیں بنائے گا۔راڈرک نے یہ بھی عمران کو بتا دیا کہ ڈاکٹر تھراڈ عنقریب حکومت ناپال کی طرف سے تھراڈ میزائل کی تیاری کے لئے انتہائی قیمتی مشینری خریدنے کے لئے ایکریمیا جا رہا ہے ۔عمران خاموشی سے بیٹھا تمام تفصیلات سنتا رہا۔

"تو ہارڈراک کا چیف رانسن نہیں تھا۔آپ تھے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔پہلے میرا خیال تھا کہ آپ سے یہ بات چھپائی جائے لیکن

اب مارٹن کے کہنے پر اور آپ کے تسلی دینے پر میں نے تمام تفصیل بتا دی ہے "...... راڈرک نے جواب دیا۔

"یہاں پاکیشیا میں بھی آپ کی تنظیم کا سیٹ اپ تھا۔ افضل خان اور اس کے ساتھی تو ختم ہو چکے ہیں لیکن باقی سیٹ اپ کا کیا ہوا ہے "...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ فیلڈ میں تمام کام رانسن کرتا تھا۔ میں تو زیادہ تر لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے آفس میں ہی رہتا تھا لیکن منشیات کا دھندہ ہم صرف رقم کے حصول کے لئے کرتے تھے۔ ورنہ ہمارا اصل پراجیکٹ تھراڈ ویپن ہی تھا"...... راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں آپ کی تنظیم کا ریکارڈ کہاں ہوتا تھا۔ میرا مطلب ہے سیٹ اپ، سٹورز اور اڈوں کے بارے میں تفصیلات کی فائلوں سے ہے "...... عمران نے کہا۔

"وہ وہیں میرے آفس کی ایک خفیہ الماری میں تھا لیکن چونکہ مجھے منشیات سے فطری طور پر کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں نے صرف انہیں تیار کرا کر اس الماری میں رکھ دیا تھا۔ کبھی تفصیل سے اس کا مطالعہ نہیں کیا"...... راڈرک نے جواب دیا۔

"اب جبکہ آپ کے کہنے کے مطابق پاکیشیا والی لیبارٹری خالی کر کے اسے تباہ کر دیا گیا ہے کیا آپ وہاں اس کے بعد گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں "...... راڈرک نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے آپ کے دفتر کی وہ خفیہ الماری تباہ نہ ہوئی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ اس کا علم سوائے میرے اور کسی کو نہ تھا حتیٰ کہ رانسن کو بھی نہ تھا"...... راڈرک نے جواب دیا۔

"اب آپ کیا چاہتے ہیں اور آپ یہ تفصیلات مجھے بتا کر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ سے ملنے سے پہلے ہمارے ذہن میں دو باتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کو معلومات دینے کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پرنسز رشنی اور اس کی رائل سروس کے مقابلے پر لا کر اس سے بھرپور انتقام لیا جائے۔ دوسری بات یہ کہ لامحالہ آپ ڈاکٹر تھراڈ کی اس ایجاد سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے اور ڈاکٹر تھراڈ کی فطرت کا مجھے اندازہ ہے کہ اسے دلچسپی صرف اس بات سے ہے کہ اس کا فارمولا عملی شکل اختیار کر لے۔ اسے اس سے قطعی دلچسپی نہیں ہے کہ یہ ہتھیار وہ کس کے ساتھ مل کر تیار کرتا ہے۔ چاہے وہ ہارڈراک ہو۔ رائل سروس ہو یا حکومت پاکیشیا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ جیسے ہی ڈاکٹر تھراڈ کو معلوم ہوا کہ رائل سروس اور حکومت ناپال، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل بے بس ہو گئی ہے اس نے آپ کے ساتھ مل جانا ہے اور آپ اسے یقیناً اس ہتھیار کی تیاری کے لئے کسی لیبارٹری میں پہنچا دیں گے اور ہم وہاں سے اسے اغوا کر لیں گے اور ایک بار پھر اسے اپنے ساتھ شامل کر لیں گے۔ لیکن اب آپ سے ملاقات کے بعد میری

سوچ تبدیل ہو گئی ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ پرنسز رشنی اور رائل سروس سے انتقام لیں اور بس"...... راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ کے پاس اتنے وسائل ہیں کہ آپ ڈاکٹر تھراڈ کو اپنے ساتھ ملا کر دوبارہ تھراڈ ویپن تیار کر سکیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن اس وقت ہمارا پروگرام یہ تھا کہ ہم نئے سرے سے منشیات کا سیٹ اپ پھیلائیں گے لیکن یہاں نہیں بلکہ ایکریمیا اور دوسرے ممالک میں۔ لیکن اب میں نے یہ ارادہ بھی ختم کر دیا ہے"...... راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ یہ انتہائی گھٹیا درجے کا جرم ہے۔ یہ دھندہ بھی رانسن کی وجہ سے اختیار کیا گیا تھا۔ ورنہ ہمارا اصل کام ہتھیاروں کا ہے"۔ راڈرک نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ ہتھیاروں کی سمگلنگ اچھا کام ہے اور منشیات کی سمگلنگ بری ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو راڈرک بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ تو مجھ سے بھی بہتر ان معاملات کو سمجھتے ہوں گے۔ جرائم کی دنیا میں بھی درجے ہوتے ہیں جس طرح جیب کاٹنے والے سے چوری کرنے والے کو زیادہ بہادر اور بڑا مجرم سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح چوری کرنے والے سے ڈاکہ ڈالنے والا بڑا مجرم ہوتا ہے۔ سمگلنگ کے دھندے میں بھی ایسے ہی درجات ہیں۔ ہتھیاروں کی سمگلنگ کا درجہ سب سے برتر ہے اور منشیات کا دھندہ سب سے کمتر اور گھٹیا کاروبار سمجھا جاتا ہے"...... راڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن آپ کن ہتھیاروں کی سمگلنگ میں ملوث رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا اور راڈرک بے اختیار چونک پڑا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ میرا فیلڈ عام ہتھیاروں کی بجائے کیمیائی، کمپیوٹرائزڈ اور بڑے ہتھیاروں کا تھا اور اسی وجہ سے مجھے ڈاکٹر تھراڈ کے اس فارمولے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اگر پرنسز رشنی درمیان میں نہ آجاتی اور ہماری پلاننگ کامیاب رہتی تو ہم اس قدر دولت حاصل کر لیتے کہ شاید جس کا تصور بھی ہمارے لئے ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے تمام وسائل اسی پلان پر جھونک دیئے تھے لیکن پرنسز رشنی نے میرے تمام خواب چکنا چور کر دیئے ہیں"۔ راڈرک نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے یہ قیمتی معلومات مہیا کر دیں۔ اب آپ یقین رکھیں کہ یہ معلومات سیکرٹ سروس تک لازماً پہنچ جائیں گی اور مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس معاملے میں لازماً دلچسپی لے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اچھا اجازت۔ اب ہمیں صرف ان خبروں کا انتظار رہے گا

جن میں ان کے خلاف کارروائی کی اطلاع ہو گی"...... راڈرک نے اجازت لیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کہاں جائیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا

"ایکریمیا۔ جب تک پرنسز رشنی سے انتقام نہیں لے لیا جاتا۔ تب تک ایکریمیا میں ہی رہیں گے"...... راڈرک نے کہا۔

"اگر کبھی آپ سے ملاقات کی ضرورت ہو تو"...... عمران نے پوچھا

"ولنگٹن کی معروف سڑک گرین روڈ پر ایک بہت بڑا پلازہ ہے جس کا نام بھی گرین پلازہ ہے۔ اس میں راڈرک اینڈ کمپنی کے نام سے میں نے امپورٹ ایکسپورٹ کا دفتر بنایا ہوا ہے پہلے تو مقصد صرف ایک اڈ تھا لیکن اب وہاں کاروبار باقاعدہ ہوتا ہے اور اب میں باقاعدگی سے کاروبار میں دلچسپی لیتا ہوں۔ اس لئے آپ وہیں مجھ سے ملاقات کر سکتے ہیں"۔ راڈرک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ ایسا کریں کہ آپ مجھے اپنی تباہ شدہ لیبارٹری کا نقشہ بنا کر دے دیں اور خاص طور پر اپنے اس دفتر اور الماری کا تاکہ میں وہاں کی تلاشی لے کر مطلوبہ فائل اگر وہاں موجود ہو تو حاصل کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے اب ہارڈ راک سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اس لئے اگر وہ فائل مل جاتی ہے تو مجھے انتہائی خوشی ہو گی کہ میری اس گھٹیا دھندے سے مستقل طور پر جان چھوٹ جائے گی"...... راڈرک نے

کہا۔

"او کے۔ پھر آیئے۔ یہ کام ابھی کیوں نہ کر لیا جائے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور راڈرک اور مارٹن بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ناپال کے رائل کلب کے انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے خصوصی ہال کے ایک کونے میں پرنسز رشنی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کے ساتھ بیٹھی ہوئی انتہائی قیمتی شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی۔

"تم نے وہاں پاکیشیا میں بھی عمران کی نگرانی کا کوئی بندوبست کرایا ہے یا نہیں"...... اس آدمی نے پرنسز رشنی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے اس کی کیا ضرورت ہے۔ میری طرف سے وہ وہاں کچھ بھی کرتا پھرے۔ ہاں اگر وہ ناپال میں داخل ہوا تو پھر وہ میرا شکار ہو گا۔ لیکن وہ شخص تمہارے اعصاب پر کیوں سوار ہو گیا ہے"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں تم اس سے پوری طرح آگاہ نہیں ہو رشنی۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک شخص ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ڈومر۔ میں تمہیں صرف اس لئے پسند کرتی ہوں کہ تم مرد ہو۔ لیکن اگر تم نے اس طرح بزدلی کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہاری اور میری راہیں یکسر جدا ہو جائیں گی۔ مجھے بزدلوں سے نفرت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے اب تمہاری زبان پر اس آدمی کا نام نہیں آنا چاہئے"...... پرنسز رشنی نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا تو ڈومر نے بے اختیار کندھے اچکائے۔

"او کے۔ آئندہ خیال رکھوں گا"...... ڈومر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک خوبصورت ویٹرس تیزی سے ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"آپ کا فون ہے پرنسز۔ آپ کے سیکرٹری کٹھومل صاحب کا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں"...... ویٹرس نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جاؤ"...... پرنسز رشنی نے قدرے برہم لہجے میں کہا۔ ویٹرس کی وضاحت کے باوجود اس ماحول میں ڈسٹرب کئے جانے کی برہمی اس کے لہجے میں شامل تھی اور ویٹرس فون پیس میز پر رکھ کر تیزی سے واپس چلی گئی۔

"یس"...... پرنسز رشنی نے فون پیس اٹھا کر اسے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر فون کو آن کر دیا تھا۔

"کٹھومل بول رہا ہوں پرنسز۔ بے وقت کال کی معافی چاہتا ہوں لیکن ڈاکٹر تھراڈ کا اصرار ہے کہ وہ آپ سے ابھی اور اسی وقت بات کرنا

چاہتے ہیں اور آپ جانتی ہیں کہ وہ کس قدر ضدی شخص ہیں۔ اس لئے میں نے پہلے آپ کو ہیڈ کوارٹر فون کیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ یہاں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کھٹومل کی انتہائی معذرت خواہانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر تھراڈ کو۔ کیا کوئی پرابلم پیش آگیا ہے"۔ پرنسز رشنی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے پرنسز۔ بس اچانک ڈاکٹر تھراڈ ہوٹل میں میرے کمرے میں آئے اور انہوں نے ضد شروع کر دی کہ وہ آپ سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں نے مجبور ہو کر انہیں کہا کہ وہ اپنے کمرے میں تشریف لے جائیں میں آپ کو تلاش کر کے آپ سے بات کراتا ہوں"...... کھٹومل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تم کہاں سے بول رہے ہو"...... پرنسز رشنی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ولنگٹن کے انٹرنیشنل ہوٹل سے پرنسز"...... کھٹومل نے جواب دیا۔

"او کے۔ بات کراؤ"...... پرنسز نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا دبنگ تھا۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں"...... پرنسز رشنی نے انتہائی سنجیدہ

لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر تھراڈ بول رہا ہوں پرنسز۔ میں نے تمام مطلوبہ مشینری کا آرڈر دے دیا ہے۔ لیکن اب پرابلم یہ پیدا ہو گیا ہے کہ مشینری بہت بڑے بڑے کنٹینروں میں بند ہو کر ناپال پہنچے گی اور مجھے بتایا گیا ہے کہ ناپال کا یہ قانون ہے کہ وہاں آنے والے ہر کنٹینر کو باقاعدہ کھول کر چیک کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ مشینری اس قدر نازک ہے کہ اگر انہیں کھولتے وقت معمولی سی بھی رف ہینڈلنگ کی گئی تو یہ تمام مشینری تباہ ہو جائے گی۔ کنٹینرز میں نے بک کرا دیئے ہیں۔ لیکن جب مجھے ناپال کے قانون کے بارے میں معلوم ہوا تو میں نے ان کی سپلائی تا اطلاع ثانی رکوا دی ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوراً ناپال ایئرپورٹ پر حکام کو احکامات بھجوا دیں کہ ان کنٹینروں کو کھولے بغیر کلیئر کر دیا جائے۔ اس لئے میں فوری آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ سپلائی زیادہ دیر نہیں روکی جا سکتی ورنہ یہاں کے حکام کو ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر یہ مشینری روک لی جائے گی۔ کیونکہ یہ ممنوعہ مشینری ہے۔ اسے میں نے خاص ذرائع سے حاصل کیا ہے اور پیکنگ میں اسے عام مشینری ظاہر کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر تھراڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے کنٹینرز ہیں ڈاکٹر"...... پرنسز رشنی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"ان کی تعداد دس ہے۔ میں نے آپ سے طے ہونے والے پروگرام کے مطابق انہیں جالکا مشین کمپنی ناپال کے نام بک کرایا

ہے" ۔ڈاکٹر تھراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔آپ بے فکر ہو کر بھجوا دیں ۔ میں ابھی احکامات جاری کر دیتی ہوں ۔آپ کی واپسی کب ہو رہی ہے" ...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔

" ہماری فلائٹ کل ناپال پہنچے گی ۔ کیونکہ مجھے اس مشینری کی فوری تنصیب چاہئے" ...... ڈاکٹر تھراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔آپ جب ناپال پہنچیں گے تو آپ کھٹومل کے ساتھ براہ راست میرے پاس پہنچ جائیں ۔ مشینری سپیشل لیبارٹری میں پہنچ چکی ہو گی ۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی تاکہ میں خود اس مشینری کو دیکھ سکوں" ...... پرنسز رشنی نے کہا۔

" اوکے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ پرنسز رشنی نے بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راجیش بول رہا ہوں" ...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنسز بول رہی ہوں" ...... پرنسز رشنی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس پرنسز" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" راجیش ۔ جانکا مشین کمپنی کے نام سے دس بڑے کنٹینرز ولنگٹن سے بک ہو کر ناپال آج کسی بھی وقت پہنچ جائیں گے ۔ تم نے فوری طور پر ایئر پورٹ کارگو پر ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ ان کنٹینرز کو

کھولے بغیر کلیئر کر دیا جائے" ...... پرنسز رشنی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی پرنسز" ...... دوسری طرف سے راجیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور ان کنٹینرز کو تم نے خصوصی حفاظت میں سپیشل لیبارٹری پہنچانا ہے" ...... پرنسز رشنی نے کہا۔

" یس پرنسز" ...... راجیش نے جواب دیا اور پرنسز نے اوکے کہہ کر بٹن آف کیا اور فون پیس سائیڈ میں رکھ دیا۔

" کسی سائنسی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جو لیبارٹری کا مسئلہ درمیان میں آگیا ہے" ...... ڈومر نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ہاں ۔ انتہائی اہم پراجیکٹ ہے ۔ جب یہ پراجیکٹ مکمل ہو گا تو ناپال پوری دنیا میں ناقابل تسخیر ملک کی حیثیت سے ابھرے گا اور پوری دنیا اس کی طاقت کے خوف سے لرزہ بہ اندام ہو گی ۔ جو آج سپر پاورز ہیں کل یہ ناپال کے مقابلے میں خس وخاشاک کی بھی حیثیت نہ رکھتے ہوں گے اور ناپال رہتی دنیا تک سپریم پاور کی حیثیت سے پوری دنیا پر راج کرے گا" ...... پرنسز رشنی نے بڑے خوابناک لہجے میں کہا تو ڈومر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ ۔ تو کوئی ایسا فارمولا تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے ۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہ کھیل انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے ۔ سپر

پاورز اتنی آسانی سے اپنے خلاف فارمولے نہیں بننے دیا کرتیں"۔ ڈومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ۔ سپر پاورز کو ہمارے فارمولے کے بارے میں کیسے علم ہو سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ان کے خفیہ سیارے ہر وقت پوری دنیا کی نگرانی کرتے رہتے ہیں رشنی ۔ تم سات پردوں میں بھی چھپ کر ان کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرو گی تو انہیں فوراً اس کی نہ صرف اطلاع مل جائے گی بلکہ اس کی ساری تفصیلات بھی ان تک پہنچ جائیں گی ۔ اس کے بعد ان کی انتہائی باوسائل اور خوفناک تنظیمیں حرکت میں آ سکتی ہیں"۔ ڈومر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی ایک بار پھر ہنس پڑی ۔

" تم ہر معاملے میں اس قدر خوفزدہ کیوں رہتے ہو ڈومر ۔ پہلے عمران کے بارے میں تم نے اس خوف کا اظہار کیا ۔ اب سپر پاورز سے خوفزدہ نظر آ رہے ہو ۔ تم فکر مت کرو ۔ یہ فارمولا عام فارمولے سے مختلف ہے ۔ اس کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں جا سکتی"...... پرنسز رشنی نے ہنستے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

" میں خوفزدہ نہیں ہوں رشنی ۔ بات یہ ہے کہ میں تمہاری نسبت حقائق کو زیادہ جانتا ہوں ۔ تم نے اب تک اپنا سارا کام یہیں ناپال میں ہی سرانجام دیا ہے ۔ تمہارا واسطہ بین الاقوامی سطح کے لوگوں سے پہلی بار پڑ رہا ہے ۔ اس لئے تم مطمئن ہو کر جس طرح تم ناپال کے مجرموں کو ختم کرتی رہی ہو ۔ اسی طرح تم بین الاقوامی ایجنٹوں کا بھی

خاتمہ کر دو گی ۔ لیکن ان دونوں کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے"...... اس بار ڈومر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم فکر مت کرو ۔ میں ان سب کھیلوں سے اچھی طرح واقف ہوں ۔ اس لئے میں نے رائل سروس کو انتہائی جدید سطح پر قائم کیا ہے اب ناپال کی رائل سروس ایسے ایسے جدید آلات استعمال کر رہی ہے جس کا شاید ذکر بھی ابھی دوسرے ممالک کے ایجنٹوں نے نہ سنا ہو گا اور میں نے اپنے آدمیوں کی ایسی تربیت کی ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر بھی میں تمہیں محتاط رہنے کا مشورہ دوں گا"۔ ڈومر نے جواب دیا۔

" اس مشورے کا بے حد شکریہ"...... رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈومر نے بھی مسکراتے ہوئے بات بدل دی ۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو طاہر۔ میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ اس طرح کی رسمیات کے چکر میں مت پڑا کرو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا احترام میں آپ کے عہدے کی بنا پر نہیں کرتا۔ آپ کا احترام میں دل سے کرتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اچھا تو تم دل والے ہو۔ بہت خوب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ دل والے تو سب انسان بلکہ سب جاندار ہوتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہوتے ہوں گے۔ میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کے سارے ممبروں کو تم سے گلا بھی یہی ہے کہ ان کے چیف کے سینے میں دل ہی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ میری سرد مہری بھی تو آپ کی وجہ سے ہے ورنہ ذاتی طور پر تو میں واقعی دل والا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ روز کارپوریشن"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فارمیک سے بات کراؤ"...... میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو فارمیک بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آج اتنے طویل عرصے بعد کیسے یاد کر لیا"...... دوسری طرف سے ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

"ہمارے ہاں ایک خصوصی ہارڈ پیپر تیار کیا جاتا ہے۔ جسے فارمیکا کہتے ہیں۔ اس فارمیکا کو ہم اپنے ہاں بننے والے فرنیچر پر اس کثرت سے استعمال کرتے ہیں کہ ہر لمحہ فارمیکا ہماری نظروں کے سامنے رہتا ہے تم طویل عرصے کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا اور دوسری طرف سے فارمیک کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"چلو فارمیکا سہی۔ آپ کم از کم یاد تو کرتے رہتے ہیں۔ فرمایئے"۔ فارمیک نے کہا۔

"میری یاد داشت میں تمہارا ایک فقرہ اتنے طویل عرصے کے باوجود بھی محفوظ ہے۔ تم نے کہا تھا کہ سرکاری لیبارٹریوں کو سائنسی سامان سپلائی کرنا تو ایک آڑ ہے ورنہ اصل میں تم خفیہ پرائیویٹ لیبارٹریوں کو ایسی سائنسی مشینری سپلائی کرتے ہو جنہیں سرکاری طور پر فروخت کرنا ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ کیا اب بھی یہ کام جاری ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی خاص سائنسی مشین چاہئے"...... فارمیک نے مسکراتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"اگر میں ایسی مشینری خفیہ طور پر حاصل کرنا چاہوں جو بین الاقوامی طور پر ممنوعہ میزائلوں کو تیار کرنے کے کام آتی ہو تو تم ایسی مشینری سپلائی کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ ایکریمیا ہے عمران صاحب۔ یہاں رقم خرچ کرنے والے کو کیا نہیں مل سکتا"...... فارمیک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تمہارے علاوہ اور پارٹیاں بھی یہ کام کرتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی ہیں۔ کیوں"...... فارمیک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اصل بات یہ ہے کہ فارمیک کہ یونائیٹڈ کارمن کے ایک سائنسدان ہیں جن کا اصل نام ڈاکٹر تھراڈ ہے۔ سرکاری طور پر وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن دراصل وہ ناپال میں حکومت ناپال کے تحت ایک خفیہ لیبارٹری میں ایک انقلابی قسم کے میزائل کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میزائل کو تیار کرنے کے لئے انہوں نے مشینری خرید کی ہے اور اسے لامحالہ ناپال بھیجیں گے۔ میں چاہتا ہوں انہیں کسی طرح ٹریس کر لوں۔ کیا تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکتے ہو۔ معاوضہ جو تم کہو گے تمہیں مل جائے گا۔ لیکن معلومات حتمی ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے علاوہ یہاں ایکریمیا میں چار اور گروپ یہ کام کرتے ہیں۔ اگر وہ سائنسدان یونائیٹڈ کارمن کا ہے تو پھر وہ لامحالہ راجر گروپ سے رابطہ کرے گا کیونکہ راجر گروپ کا سارا کام ہی یونائیٹڈ کارمن میں ہے لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر مردہ ہے۔ پھر تو ظاہر ہے وہ اصل نام اور حلیے میں نہ ہو گا۔ پھر کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ جس حلیے میں بھی ہو۔ مال تو بہرحال وہ ناپال کے لئے ہی بک کرائے گا۔ یہی نشانی ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پیکنگ کرنے والے علیحدہ لوگ ہوتے ہیں۔ بہرحال مجھے میزائل مشینری کے حجم کا اندازہ ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ایئر پورٹ یا بحری جہازوں کی کارگو پر ایسے کنٹینرز کے بارے میں معلومات

حاصل کروں جو نا پال کے لئے بک کرائے گئے ہوں ۔ ایسی مشینری خصوصی ساخت کے کنٹینروں میں ہی پیک کی جاتی ہے ۔ ان کنٹینروں کی ساخت سے ان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے"...... فار میک نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اچھی سوچ ہے ۔ بہرحال تم نے یہ کام کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ ضرور کروں گا ۔ پہلے تو ویسے ہی کرتا لیکن اب تو آپ نے معاوضے کی بات کر دی ہے ۔ اب تو ہر صورت میں کروں گا"۔ فار میک نے ہنستے ہوئے کہا۔

" معاوضے کی فکر مت کرنا ۔ بہرحال کتنا وقت لگ جائے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

" اگر تو یہ مشینری خرید لی گئی ہے اور یہ کارگو پر پہنچ گئی ہے تو پھر زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں معلومات مل جائیں گی اور اگر ابھی وہاں نہیں پہنچی تو پھر میں وہاں خاص لوگوں کو الرٹ کر دوں گا جیسے ہی یہ کنٹینرز وہاں پہنچیں گے مجھے اطلاع مل جائے گی اس میں کئی دن بھی لگ سکتے ہیں"...... فار میک نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ میرا فون نمبر نوٹ کر لو ۔ اس فون پر اگر میں نہ بھی ملوں تو تم میرا نام لے کر تفصیلات دے دینا ۔ وہ مجھ تک پہنچ جائیں گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دانش منزل کا سپیشل فون نمبر دوہرا دیا۔

" ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گڈ بائی

کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر تھراڈ اب بھی نا پال میں ہی کام کر رہا ہے جبکہ پہلے آپ نے بتایا تھا کہ آپ کے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت یونائیٹڈ کارمن اسے نا پال میں تلاش کرتی رہی ہے ۔ اس کا پتہ نہیں چل سکا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اب حتمی معلومات مل چکی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ سلیمان نے یہاں فون کیا تھا کہ کوئی صاحب راڈرک مجھ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں اور میں فلیٹ چلا گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" ارے ہاں ۔ وہ بات تو میرے ذہن میں ہی نہ رہی تھی ۔ وہ کیا سلسلہ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے راڈرک اور کارمن کے فلیٹ پر آنے سے لے کر ان سے ہونے والی تمام گفتگو کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ پرنسز رشنی اب تھراڈ میزائل نا پال کے لئے بنوانا چاہتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ اب یہ بات کنفرم ہو چکی ہے اور تھراڈ پسٹل کا مظاہرہ میٹرو پلازہ کی تباہی کی صورت میں تم دیکھ چکے ہو ۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ تھراڈ میزائل کس قدر خوفناک ہتھیار ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ناپال تو پسماندہ سا ملک ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے ایسے خوفناک ہتھیار اپنے پاس رکھنے کی"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ دراصل ان میزائلوں کی منزل کافرستان ہی ہو گی اس لئے کہ شاہ ناپال کی حکومت ہی کافرستان کی وجہ سے قائم ہے اور پرنسز رشنی کی ہمدردیاں بھی یقیناً کافرستان سے ہی ہوں گی۔ پاکیشیا میں تھراڈ ویپن کے تجربے سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہیں پاکیشیا سے کوئی ہمدردی نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔ یہ میزائل پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی قیمت پر تیار نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو اس سلسلے میں آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا آپ ناپال جائیں گے یا آپ کا مقصد ڈاکٹر تھراڈ کو اغوا یا ہلاک کرانا ہے تاکہ نہ ڈاکٹر تھراڈ ہو گا اور نہ یہ ہتھیار بن سکیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے میری پہلی ترجیح تو ڈاکٹر تھراڈ کو کور کرنے کی ہے کیونکہ اس کے بغیر یہ میزائل تیار ہی نہیں ہو سکتے۔ لیکن راڈرک نے مجھے بتایا ہے کہ چھوٹی ساخت کے تھراڈ ویپن کافی تعداد میں تیار کئے گئے ہیں اور وہ سب اب پرنسز رشنی اور حکومت ناپال کے قبضے میں ہیں۔ یہ ویسا ہی ہتھیار ہے جیسا پاکیشیا میں میٹرو پلازہ کی تباہی میں استعمال کیا گیا ہے

یہ ہتھیار بھی تباہ کئے جانے ضروری ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں لائبریری میں جا رہا ہوں۔ جب تک میں یہاں ہوں اگر سپیشل فون پر فارمیک کی کال آئے تو مجھے بتا دینا۔ ورنہ جب بھی آئے اسے ٹیپ کر لینا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے لائبریری میں آکر ناپال کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی کتاب کا انتخاب کیا جس میں ناپال کے پہاڑی سلسلوں کے بارے میں تفصیلی معلومات دی گئی تھیں۔ عمران کو معلوم تھا کہ ناپال کی سرکاری لیبارٹری لازماً کسی ویران پہاڑی سلسلے میں ہی بنائی گئی ہو گی اور ایسی لیبارٹریاں خصوصی ساخت کے پہاڑی سلسلوں میں ہی بنائی جا سکتی ہیں اس لئے وہ اس بارے میں تفصیلات حاصل کر کے یہ آئیڈیا لگانا چاہتا تھا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے۔ پھر اسے وہاں بیٹھے ابھی ایک گھنٹہ ہی گذرا تھا کہ ساتھ رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر کتاب سے نظریں ہٹائیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"فارمیک کی کال آئی ہے۔ میں نے اسے ہولڈ کرا دیا ہے"۔ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا پھر

اس نے کتاب بند کر کے واپس ریک میں رکھی اور پھر تیزی سے واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔آپریشن روم میں پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھالیا۔

"یس۔عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں عمران صاحب۔اتفاق سے معلومات حتمی اور جلد مل گئی ہیں۔خصوصی ساخت کے دس کنٹینرز ناپال کے لئے بک کرائے گئے ہیں۔یہ کنٹینرز بالکل اسی ساخت کے ہیں جن میں میزائل بنانے والی خصوصی ساخت کی مشینری پیک ہو سکتی ہے۔یہ کنٹینرز جانکا مشین کمپنی ناپال کے لئے کسی کھٹول نامی آدمی کی طرف سے بک کرائے گئے ہیں۔کاغذات میں یہ عام مشینری ظاہر کی گئی ہے"۔فارمیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔کھٹول کے نام سے تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ کنٹینرز ہیں۔ان کے نمبر وغیرہ کی تفصیلات مل سکتی ہیں اور کب یہ سپلائی کئے جائیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"نمبر بھی مل جائیں گے عمران صاحب۔لیکن یہ کنٹینرز خصوصی ٹرانسپورٹ طیارے پر بک کرائے گئے ہیں اور یہ طیارہ ابھی تھوڑی دیر پہلے روانہ ہو چکا ہے۔البتہ کاغذات سے ان کے نمبر مل جائیں گے مگر ان میں دیر ہو جائے گی۔اگر آپ صرف ان کی نشانی کے لئے ٹپ پوچھ رہے ہیں تو ان کی خصوصی ساخت میں بتا دیتا ہوں۔اس طرح آپ انہیں پہچان لیں گے اور یہ کنٹینرز بارہ گھنٹوں بعد ناپال پہنچ جائیں گے

آپ انہیں ایئرپورٹ پر چیک بھی کر سکتے ہیں"۔فارمیک نے جواب دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹینرز کی ساخت بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔بے حد شکریہ۔پھر نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اب بتاؤ کتنا معاوضہ بھجوا دوں"...... عمران نے کہا۔

"ان معلومات کو حاصل کرنے کے لئے مجھے صرف ایک فون کال کرنا پڑی ہے اس لئے کوئی معاوضہ نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ان کنٹینروں سے لیبارٹری کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔یہ بہت اچھا کلیو مل گیا ہے۔لیکن مجھے خود وہاں جانا پڑے گا کیونکہ ناپال میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو یہ کام کر سکے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی پرنسز رشنی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنسز رشنی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بھوانم بول رہا ہوں پرنسز۔ عمران ابھی ابھی اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ناپال ایئرپورٹ پر پہنچا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرنسز رشنی بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"کیسے چیک کیا ہے"...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں نے خصوصی کیمرے سے عمران کی ٹرانس تصویریں بنوائی تھیں۔ میں نے یہ تصویریں ایئرپورٹ اور دوسرے راستوں پر نصب چیکنگ کمپیوٹرز میں فیڈ کرا دی تھیں۔ چنانچہ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے کمپیوٹر ریج کو کراس کیا ہے۔ میرے آدمی وہاں موجود ہیں۔ انہیں جب یہ اطلاع ملی تو

انہوں نے چیکنگ کی اور اس طرح انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا ہے۔ یہ عمران سمیت چھ افراد کا گروپ ہے جس میں ایک عورت بھی ہے۔ ایئرپورٹ سے نکل کر یہ لوگ سکارچ ہوٹل گئے ہیں اور اس وقت وہیں موجود ہیں۔ عمران نئے میک اپ میں ہے جبکہ باقی افراد کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ بھی میک اپ میں ہیں یا نہیں۔ اب آپ جیسا حکم دیں"...... بھوانم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان سب کو اغوا کر کے تھری ون میں پہنچا دو۔ لیکن انتہائی احتیاط سے یہ کام ہونا چاہئے۔ یہ انتہائی ہوشیار سیکرٹ ایجنٹس ہیں"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ سکارچ ہوٹل میں ہمارے خصوصی انتظامات پہلے سے موجود ہیں۔ انہیں پتہ بھی نہ چلے گا اور یہ تھری ون پہنچ جائیں گے"...... دوسری طرف سے بھوانم نے کہا۔

"ان کے تھری ون پہنچتے ہی فوراً مجھے اطلاع دینا اور جب تک میں خود وہاں نہ آؤں انہیں کسی صورت بھی ہوش میں نہ آنا چاہئے"۔ پرنسز رشنی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس پرنسز۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پرنسز رشنی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب میں اسے بتاؤں گی کہ پرنسز رشنی کیا حیثیت رکھتی ہے"۔ پرنسز رشنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی فائل پر جھک

گئی ۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو پرنسز رشنی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... پرنسز رشنی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بھوانم بول رہا ہوں پرنسز۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے عمران اور اس کے ساتھی تھری ون کے زیرو روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... بھوانم نے کہا۔

"کوئی پرابلم"...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔

"نو پرنسز۔ سب کچھ انتہائی اطمینان سے مکمل ہو گیا ہے ۔ یہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں موجود تھے اور وہاں پہلے سے خصوصی انتظامات موجود تھے ۔ اس لئے ہم نے انتہائی زود اثر گیس ان انتظامات کے تحت کمرے میں فائر کر دی اور یہ لوگ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں بے ہوش ہو گئے ۔ پھر انہیں ہمارے آدمیوں نے عقبی خصوصی راستوں سے باہر نکالا اور ویگن میں ڈال کر تھری ون پہنچا دیا"۔ بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا سامان ۔ وہ کہاں ہے"...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔

"سامان مختصر سا ہے دو بیگوں کی صورت میں ۔ ان میں سے ایک بیگ میں اس عورت کے مختلف ٹائپ کے لباس ہیں جبکہ دوسرے بیگ میں مردانہ لباس ہیں اور کچھ نہیں ہے ۔ ویسے دونوں بیگ بھی تھری ون پہنچ چکے ہیں"...... بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈومر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈومر سے بات کراؤ۔ پرنسز رشنی بول رہی ہوں"...... پرنسز رشنی نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت گرین کلب میں موجود ہیں پرنسز۔ آپ وہاں فون کر لیں یا پھر اپنا نمبر مجھے دے دیں ۔ میں گرین کلب فون کر کے انہیں آپ کے متعلق کہہ دیتا ہوں ۔ وہ آپ کو خود فون کر لیں گے"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں خود بات کر لیتی ہوں"...... پرنسز رشنی نے کہا اور ایک بار پھر اس نے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ ڈومر گرین کلب کا مالک تھا اسی لئے اسے گرین کلب کا نمبر معلوم تھا۔

"گرین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں ۔ ڈومر سے بات کراؤ"...... پرنسز رشنی نے سپاٹ مگر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ۔ ڈومر بول رہا ہوں رشنی ۔ خیریت"...... چند لمحوں بعد ڈومر کی آواز سنائی دی۔

"مجھے کیا ہونا ہے ۔ البتہ وہ تمہارے دنیا کے انتہائی خطرناک

سیکرٹ ایجنٹ کی خیریت خطرے میں ہے"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کس کی بات کر رہی ہو"...... ڈومر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پاکیشیا کے علی عمران۔ وہ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت اس وقت میرے ایک اڈے پر بے ہوش اور بے بس پڑا ہوا ہے"...... پرنسز رشنی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ علی عمران ہی ہے"۔ ڈومر نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد یقین"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھوانم سے ملنے والی رپورٹ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اغوا ہونے سے لے کر ان کے اڈے تک پہنچنے کی تفصیل بتا دی۔

"حیرت ہے کہ یہ لوگ اس قدر آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ ورنہ یہ تو چھلاوے ہیں۔ بہرحال اب تمہارا کیا پروگرام ہے"۔ ڈومر کی آواز سنائی دی۔

"میں چاہتی ہوں کہ ان کی بے بسی کا تماشہ میرے ساتھ تم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھو"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم انہیں ہوش میں لانا چاہتی ہو"...... ڈومر کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں۔ کیوں"...... پرنسز رشنی نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے ڈومر کی اس بات کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"اوہ رشنی۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو شاید وہ غفلت میں مار کھا گئے ہیں لیکن ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے لازماً سچوئیشن بدل دینی ہے۔ ان کا خاتمہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی کرا دو۔ یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے"...... ڈومر نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ارے ارے اتنا خوف۔ فکر مت کرو۔ یہ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔ اب ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس عمران کی بے بسی کا تماشہ دیکھوں۔ یہ اپنی زندگی کے لئے مجھ سے بھیک مانگے کیونکہ پہلی ملاقات میں یہ جاتے ہوئے مجھے دھمکی دے کر گیا تھا اور وہ دھمکی مجھے یاد ہے۔ اس وقت بھی اگر میں چاہتی تو اس کا خاتمہ کر سکتی تھی لیکن اس وقت اس کی حیثیت سرکاری تھی لیکن اب ایسی کوئی بات نہیں۔ اس لئے اب میں جی بھر کر اس سے انتقام لے سکتی ہوں"...... پرنسز رشنی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا تم انہیں باندھ کر ہوش میں لے آؤ گی"...... ڈومر نے کہا۔

"نہیں۔ باندھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے رائل سروس کو انتہائی جدید ترین آلات سے لیس کیا ہوا ہے۔ میں انہیں ایسے انجکشن لگاؤں گی جن کی وجہ سے ان کی گردن سے نیچے کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ البتہ یہ باتیں

آسانی سے کر سکیں گے، سر گھما سکیں گے، دیکھ سکیں گے، سوچ سکیں گے، محسوس کر سکیں گے لیکن حرکت کرنے سے معذور ہوں گے"۔ پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر میں تمہارے ساتھ ضرور چلوں گا"۔ ڈومر نے کہا۔

"اوکے۔ میں خود گرین کلب آ رہی ہوں۔ میں تمہیں وہاں سے پک کر لوں گی"...... پرنسز رشنی نے کہا اور پھر رسیور رکھا۔ میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے بند کر کے میز کی دراز میں رکھی اور پھر کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک تو اس کا شعور جیسے سویا سا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن کے پردے پر سابقہ مناظر کسی سلوموشن فلم کی طرح ابھرنے لگے۔ اسے یاد آگیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ناپال ایئرپورٹ پر اتر کر ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل سکارچ پہنچا تھا اور پھر وہ سب کمرے میں بیٹھے آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنا رہے تھے کہ اچانک اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا شعور اب بیدار ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار اپنا سر گھمایا اور ساتھ ہی اپنے جسم کو بھی حرکت دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ البتہ اس کا سر گردن تک حرکت کر سکتا تھا۔ وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے میں ٹارچنگ کے انتہائی جدید ترین آلات نصب تھے۔ اس نے

گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے۔ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف نظر آرہا تھا۔

" یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ عمران کی سوچ آخر کار پرنسز رشنی تک پہنچ گئی کیونکہ یہاں اور کسی کو بھی عمران کی آمد سے کوئی دلچسپی نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ پرنسز رشنی کو ان کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی کیونکہ وہ میک اپ میں اور نئے کاغذات کے ساتھ آیا تھا۔ پہلے جب وہ آیا تھا تو اس کے ساتھ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا تھے۔ جبکہ اس بار اس کے ساتھ صدیقی، چوہان، نعمانی، خاور اور جولیا تھے۔ اس بار وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو اس لئے ساتھ نہ لایا تھا کہ اس کے نقطہ نظر سے ناپال کی سرپرستی کافرستان کرتا ہے اور اس کے خیال کے مطابق ایسا ممکن تھا کہ لیبارٹری کی حفاظت براہ راست کافرستان کی کوئی ایجنسی کر رہی ہو۔ وہ لوگ صدیقی، چوہان، نعمانی اور خاور کی نسبت صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سے زیادہ واقف تھے۔ جولیا کو بھی اس نے مقامی میک اپ کرا دیا تھا تاکہ اس کی وجہ سے وہ پہچانے نہ جا سکیں۔ لیکن اس کے باوجود ہوٹل پہنچتے ہی انہیں اس طرح بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا کہ انہیں محسوس تک نہ ہو سکا۔ ہوٹل کا انتخاب بھی عمران کا اپنا تھا ورنہ اگر وہ کسی ٹپ پر اس ہوٹل پہنچتا تو وہ سمجھتا

کہ اس ٹپ کی وجہ سے کسی طرح رائل سروس کو ان کی آمد اور ٹھہرنے کی جگہ کا علم ہو گیا ہے۔ ابھی وہ یہ سب باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ساتھ بیٹھے ہوئے چوہان کی کراہ سنی تو اس نے گردن گھمائی۔ چوہان ہوش میں آرہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد چند لمحوں کے وقفے سے ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آگئے لیکن ان سب کے جسم بھی عمران کی طرح مفلوج ہو چکے تھے۔ سب نے عمران سے اس ساری صورت حال کے بارے میں پوچھا لیکن ظاہر ہے عمران کیا جواب دیتا کیونکہ وہ خود اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ ساری کارروائی رائل سروس کی ہو سکتی ہے"۔ عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

" اگر اس کی کارروائی ہے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ لوگ انتہائی جدید آلات استعمال کر رہے ہیں۔ اس کمرے میں بھی نئے اور جدید آلات موجود ہیں اور جس طرح ہم سب کو ہوٹل میں بے ہوش کیا گیا ہے اور خاص طور پر ہماری یہ پوزیشن کہ ہمیں باندھنے کی بجائے ہمارے جسموں کو گردن سے نیچے مفلوج کر دیا گیا ہے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باقی سب نے اس کی بات کی تائید کر دی عمران نے نہ ان کی باتوں میں شمولیت کی اور نہ ان کی کسی بات کا جواب دیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس طرح وہ اپنی قوت ارادی کی انتہائی طاقت سے اپنے مفلوج ہوئے اعصابی نظام کو کسی نہ کسی طرح

حرکت میں لاسکے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے مفلوج جسم میں ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ سی محسوس ہونے لگی پھر یہ تھرتھراہٹ بڑھتی چلی گئی اور چند منٹ میں عمران کے جسم میں حرکت کے آثار خاصے نمایاں ہو گئے لیکن ابھی تک اعصابی نظام پوری طرح حرکت میں نہ آسکا تھا۔ اس لئے عمران اپنی اس کوشش میں مصروف رہا۔ چونکہ اس نے اپنے ذہن کو ایک جگہ مرکوز کر رکھا تھا اس لئے اس کے ذہن میں مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔ جب اس کے ذہن میں یہ بات ابھری کہ اب اس کا جسم باقاعدہ حرکت کرنے لگ گیا ہے تو اس نے اپنے ذہن کو آہستہ آہستہ اوپن کرنا شروع کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے کانوں میں اردگرد کی آوازیں بھی پڑنے لگیں اور اسے ماحول کا بھی احساس ہونے لگ گیا۔

" یہ کیسے ہو گیا عمران صاحب۔ آپ کا جسم تو باقاعدہ حرکت کر رہا ہے "...... آنکھیں کھولتے ہی اس کے کانوں میں چوہان کی آواز سنائی دی۔

" حرکت میں برکت ہوتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنی جیبوں کی تلاشی لی اور دوسرے لمحے اسے یہ دیکھ کر خوشگوار سی حیرت ہوئی کہ اس کی باقاعدہ تلاشی نہ لی گئی تھی۔ اس کی خفیہ جیب میں مشین پسٹل ابھی تک موجود تھا۔ چونکہ ناپال ایئر پورٹ پر باقاعدہ اسلحہ کی چیکنگ کی جا چکی تھی اس لئے وہ سب اپنے ساتھ عام اسلحہ نہ لے آئے تھے البتہ ان سب نے اپنے کوٹوں کی خفیہ جیبوں میں چھوٹے مشین پسٹل رکھ لئے تھے۔ چونکہ ان جیبوں میں

مخصوص قسم کا کپڑا استر کے طور پر لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے گائیگر اس پسٹل کو چیک نہ کر سکا تھا اور جیب بھی مکمل طور پر بند کر کے سیل کر دی جاتی تھی تاکہ گائیگر سے نکلنے والی چیکنگ ریز جیب کے اندر نہ داخل ہو سکیں۔ چونکہ باقی جیبیں سیل کرنا ممکن نہ تھا اس لئے انہوں نے باقی جیبوں میں اسلحہ نہ رکھا تھا۔ عمران نے جیب کھول کر مشین پسٹل نکالا اور اسے کوٹ کی سائیڈ جیب میں رکھ لیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے خیال آیا کہ باہر نجانے کتنے افراد ہوں گے اس لئے اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور واپس آکر وہ کرسی پر اسی انداز میں بیٹھ گیا جیسے اس کا جسم گردن سے نیچے تک مفلوج ہو۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ اچانک ایک دھماکے سے کھلا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کا آئیڈیا درست نکلا تھا۔ دروازے سے پرنسز رشنی بڑے فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہو رہی تھی اس کے عقب میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمی نوجوان تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک مقامی آدمی تھا۔ جس نے اپنے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے کچھ فاصلے پر دو خالی کرسیاں موجود تھیں۔ پرنسز رشنی اور ایکریمی نوجوان ان کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے۔ پرنسز رشنی کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی پرنسز رشنی اور ایکریمی نوجوان کے پیچھے آنے والے مقامی آدمی نے اندر آکر دروازہ بند کر دیا تھا۔

"تم نے مجھے اس قابل بھی نہیں رکھا پرنسز رشنی کہ میں تمہارا شاہی انداز میں استقبال کرتا اور تمہیں شاہی سلام پیش کرتا۔ اس لئے مجبوراً میرا زبانی سلام قبول کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں اپنے دشمنوں کو تو اس قابل بھی نہیں چھوڑا کرتی کہ وہ دوسرا سانس بھی لے سکیں۔ تم تو خوش قسمت ہو کہ ابھی تک زندہ بھی ہو اور باتیں بھی کر رہے ہو"...... پرنسز رشنی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اس نوازش شاہانہ کا بے حد شکریہ۔ لیکن تم نے اپنے ایکریمی ساتھی کا تعارف نہیں کرایا۔ کیا اب ایکریمین بھی شاہی خاندان میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کرنے لگ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈومر ہے۔ میرا دوست اور بس۔ یہ کسی زمانے میں ایکریمیا کی کسی تنظیم میں کام کرتا رہا ہے اور وہاں شاید اس کی تنظیم بھی تم سے ٹکرا چکی ہے۔ اسے جب معلوم ہوا کہ میں نے تم پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اس نے مجھے تم سے ڈرانے کی حتی المقدور کوشش کی کیونکہ یہ تمہاری صلاحیتوں سے اس قدر مرعوب ہے کہ جیسے تم انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت چیز ہو۔ میں اسے اس لئے ساتھ لے آئی ہوں تاکہ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے کہ تمہاری میرے مقابلے میں کیا حیثیت ہے"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ سچا آدمی ہوا اور میں سچے آدمی کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ سچے آدمیوں کی باتوں پر اعتماد کر لینے والے نقصان میں نہیں رہتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اپنی حالت دیکھ لو۔ تم اپنے جسم پر بیٹھنے والی مکھی کو تو ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا پرنسز رشنی کہ مکھی کو ہٹانے کی طاقت کون رکھتا ہے اور کون نہیں۔ لیکن فی الحال تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہی درست نظر آتا ہے۔ لیکن تم نے ہمارے لئے دشمن کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ ہماری تمہارے ساتھ اور تمہاری سروس کے ساتھ اگر دوستی نہیں تو بہرحال دشمنی بھی نہیں ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب تم پہلی بار آئے تھے تو میں نے تمہیں ملاقات کا وقت دے دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی تھی کہ رائل سروس، ہارڈراک کے خلاف کام کر رہی تھی اور اس نے ہارڈراک کو ختم کر دیا ہے لیکن تم جاتے ہوئے مجھے دھمکی دے کر گئے تھے جس سے میں سمجھ گئی تھی کہ تمہارے ذہن میں میرے اور میری سروس کے خلاف زہر موجود ہے۔ چنانچہ میں چوکنا ہو گئی۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ تم اپنے

ساتھیوں سمیت واپس چلے گئے ہو تو میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر تم دوبارہ آؤ گے تو پھر یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ تم ہمارے دشمن ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی تمہاری واپسی ہوئی ہم نے تم پر ہاتھ ڈال دیا"...... پرنسز رشنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم تو میک اپ میں آئے ہیں اور ہمارے کاغذات بھی تبدیل شدہ ہیں۔ پھر تمہیں ہماری آمد کی اطلاع کیسے مل گئی تھی"...... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پرنسز رشنی بڑے فاخرانہ انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارے خیال کے مطابق چونکہ ناپال ایک پسماندہ ملک ہے اس لئے رائل سروس بھی ایک پسماندہ ایجنسی ہو گی حالانکہ حقیقت تمہارے اس خیال سے قطعی مختلف ہے۔ رائل سروس انتہائی جدید ترین آلات سے لیس ہے۔ ہم نے اس وقت جب تم پہلے یہاں آئے تھے ایک خصوصی کیمرے کی مدد سے تمہاری ٹرانس تصویریں حاصل کر لی تھیں۔ پھر یہ تصویریں ایئر پورٹ پر نصب خصوصی ساخت کے چیکنگ کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئیں۔ اب چاہے تم کسی بھی میک اپ میں اس کمپیوٹر رینج کو ٹرانس کرو۔ ان ٹرانس تصویروں کی مدد سے کمپیوٹر تمہاری شناخت کر لے گا اور ایسا ہی ہوا۔ جیسے ہی تم اپنے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ سے باہر آئے اور اس کمپیوٹر رینج سے گزرے وہاں میرے آدمیوں کو اطلاع مل گئی کہ تم عمران ہو۔ چنانچہ تمہارے ساتھی بھی نظروں میں آ گئے۔ تمہاری نگرانی کی گئی۔ یہاں

تقریباً ہر بڑے ہوٹل میں رائل سروس نے ایسے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ ہم جب چاہیں جسے چاہیں آسانی سے بے ہوش کر کے اغوا کر سکتے ہیں۔ اس طرح تم بے ہوش ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئے۔ یہاں تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ایسے مخصوص انجکشن لگائے گئے کہ گردن سے نیچے تمہارا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو گیا۔ پھر تمہیں ہوش میں لانے کے لئے انجکشن لگا دیئے گئے۔ تمہارے ہوش میں آنے کا مخصوص وقت میں نے اور ڈومر نے تمہاری گرفتاری کی خوشی میں جام پینے میں گزارا اور پھر ہم یہاں آ گئے"...... پرنسز رشنی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے کہ رائل سروس اس قدر ایڈوانس ہو چکی ہے۔ بہرحال اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم مجھے بتاؤ گے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت جو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ واپس کیوں آئے ہو"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے کسی کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے ہم سب ذاتی دوست ہیں۔ البتہ ہم نے ایک پرائیویٹ گروپ ضرور بنایا ہوا ہے جسے فور سٹارز کہا جاتا ہے۔ ہم سب منشیات اور ایسے ہی دوسرے جرائم کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔ تم نے ناپال میں تو ہارڈ راک کا خاتمہ کر دیا لیکن پاکیشیا میں ہارڈ راک کام کر رہی ہے اور

چونکہ ہارڈراک کا ہیڈ کوارٹر ناپال میں تھا اس لئے ہم یہاں آئے تھے تاکہ یہاں سے ہارڈراک کے پاکیشیا سیٹ اپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس کا پاکیشیا میں ہی مکمل طور پر قلع قمع کیا جا سکے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہیں کیا مل سکتا ہے جبکہ یہاں سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ سب غلط ہے اور تمہیں اصل بات بتانی ہی پڑے گی"...... پرنسز رشنی کے لہجے میں یکلخت تلخی عود کر آئی تھی۔

"اصل بات پوچھنے پر مت اصرار کرو ورنہ میری ساتھی خاتون ناراض بھی ہو سکتی ہے۔ یہ ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ میں کسی دوسری خاتون کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف کروں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو پرنسز رشنی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم مجھے دیکھنے اور میرے حسن کی تعریف کرنے کے لئے میک اپ کر کے اور جعلی کاغذات بنوا کر ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر آئے ہو"...... پرنسز رشنی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے شاہی رعب اور دبدبے سے چونکہ ڈر لگتا تھا اس لئے مجبوراً سہارے کی خاطر ان سب کو ساتھ لے آنا پڑا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں وقت ضائع کر رہی ہو رشنی۔ یہ آدمی لامحالہ تمہیں چکر دے کر اپنے آپ کو رہا کروانا چاہتا ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ آہستہ آہستہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا جا رہا ہے"...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ڈومر نے اچانک پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ دیکھ نہیں رہے کہ اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہے۔ صرف زبان ہی حرکت کر رہی ہے اور زبان چلا کر یہ کس طرح اپنے آپ کو حرکت میں لا سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے غصیلے لہجے میں ڈومر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر ڈومر آپ واقعی کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خوفزدہ لگتے ہیں۔ میں تو صرف اس لئے باتیں کر رہا ہوں کہ شاید پھر کبھی پرنسز رشنی سے باتیں کرنے کا موقع نہ مل سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے بعد تم نے موت کے گھاٹ اتر جانا ہے اور مردے باتیں نہیں کیا کرتے"...... پرنسز رشنی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پرنسز رشنی۔ مجھے اپنے متعلق اب کوئی غلط فہمی نہیں رہی۔ تم نے واقعی جس ذہانت سے مجھے بے بس کیا ہے ایسا آج تک دنیا کے بڑے سے بڑے سیکرٹ ایجنٹ نے بھی نہ کیا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم عورت بھی ہو اور پرنسز بھی اور محاورے کے مطابق تین افراد کی ضدیں مشہور ہیں۔ ایک بچے کی ضد۔ دوسری عورت کی اور تیسری بادشاہ کی ضد۔ تم میں آخری دونوں ضدیں اکٹھی ہو گئی ہیں

اس لئے تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارے بغیر کسی صورت بھی باز نہ آؤ گی"...... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جو کچھ بھی کہو بہرحال تمہارا انجام یہی ہو گا۔ میں اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلتی"...... پرنسز رشنی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم میری آخری خواہش پوری کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں اس فضول بات کی قائل نہیں ہوں"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے رہائی وغیرہ کی خواہش نہیں کر رہا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ موت کا وقت اٹل ہے۔ جب آئے گا تو کوئی اسے نہ روک سکے گا اور جب تک وہ لمحہ نہ آئے گا دنیا کی کوئی طاقت مجھے مار نہیں سکتی اور یہ لمحہ کب آئے گا اس کا علم صرف خدا کو ہے۔ میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے تھراڈ ہتھیار جنہیں رانسن وغیرہ نے ناپال میں سٹور کر رکھا تھا کہاں رکھے ہیں۔ کیا یہ اسی لیبارٹری میں ہیں جس میں تم ڈاکٹر تھراڈ کے ساتھ مل کر تھراڈ میزائل تیار کرانا چاہتی ہو یا علیحدہ کوئی سٹور ہے"...... عمران نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار چونک پڑی۔

"تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہو گیا"...... پرنسز رشنی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجھے تو اور بھی بہت کچھ معلوم ہے لیکن جو نہیں معلوم وہ پوچھنا

چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم یہ پوچھ کر کیا کرو گے۔ تمہیں اس سے کیا فائدہ ملے گا"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تین فائدے میرے ذہن میں ہیں۔ ایک تو یہ کہ میرا تجسس دور ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی بھی طرح میری زندگی بچ گئی تو میں ان معلومات سے فائدہ اٹھا لوں گا اور تیسرا فائدہ یہ کہ مجھے تم جیسی خوبصورت شہزادی پر تشدد نہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سوری۔ تم اگر تیسری بات نہ کرتے تو شاید میں بتا ہی دیتی۔ اب نہیں بتاؤں گی۔ اگر تمہیں موقع مل جائے تو بے شک مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے پوچھ لینا اور اب یہ مذاکرات ختم۔ اب تمہاری موت کا لمحہ آ گیا ہے"...... پرنسز رشنی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی ڈومر بھی کھڑا ہو گیا۔

"مشین گن مجھے دو"...... پرنسز رشنی نے اپنے عقب میں کھڑے ہوئے مسلح آدمی کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس کے اس طرح مڑتے ہی ڈومر بھی لاشعوری طور پر مڑ کر ادھر دیکھنے لگا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب تک پرنسز رشنی مشین گن ہاتھ میں لے کر سیدھی ہوئی۔ چھوٹا سا مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں پہنچ

چکا تھا اور عمران کا ہاتھ جیب سے نکل کر واپس کرسی کے بازو پر بالکل اسی طرح ٹک گیا تھا جیسے وہ بے حس ہوتے ہوئے موجود تھا۔

" او کے مسٹر عمران ...... اب تم اپنے آخری سفر پر روانہ ہو جاؤ" ...... پرنسز رشنی نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو گھما کر اس کا رخ عمران کی طرف سیدھا کرنا شروع کر دیا۔

" کیا تم واقعی اس سرد مزاجی سے مجھے ہلاک کر دو گی" ...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ پرنسز رشنی واقعی جو کچھ کہہ رہی ہے اس پر عمل کرے گی۔

" میں دشمنوں کو مار کر ہمیشہ لطف اندوز ہوا کرتی ہوں۔ یہ میری فطرت ہے" ...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ پرنسز رشنی، ڈومرا اور تیسرے آدمی کے حلق سے بیک وقت نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ڈومرا اور دوسرا آدمی تو چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے جب کہ پرنسز رشنی کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری اور وہ جھٹکا کھا کر پشت کے بل نیچے جا گری تھی۔ اسی لمحے عمران اپنی جگہ سے اچھل کر آگے بڑھا۔ ادھر پرنسز رشنی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے لگی تھی کہ عمران کی لات گھومی اور اٹھتی ہوئی پرنسز رشنی کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے گری۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے سمٹا اور پھر پھیلتا

ہوا ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے خون نکل رہا تھا جبکہ ڈومرا اور دوسرا مسلح آدمی سینے پر گولی کھا کر اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑی ہوئی پرنسز رشنی کو اٹھایا اور اسے لا کر اسی کرسی پر بٹھا دیا جس پر وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔ یہ راڈوں والی مخصوص کرسی تھی۔ ایک ہاتھ سے اس نے پرنسز رشنی کے جسم کو کرسی کے ساتھ لگایا اور تیزی سے گھوم کر اس نے عقبی پائے پر موجود بٹن کو پیر سے پش کر دیا۔ کرر کرر کی آواز کے ساتھ ہی پرنسز رشنی کے بے ہوش جسم کے گرد راڈز گھوم گئے اور پرنسز رشنی کا جسم راڈز میں جکڑا گیا۔

" عمران صاحب۔ آپ تو واقعی جادوگر ہیں۔ لیکن آپ نے ہمیں ایسا جادو نہیں سکھایا۔ اب ہم کیسے ٹھیک ہوں گے" ...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بڑے کٹھن چلے کاٹنے پڑتے ہیں یہ جادو سیکھنے کے لئے۔ تم تو صرف تنخواہیں وصول کرنا جانتے ہو۔ کیوں مس جولیا۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

" تم نے خاک چلے کاٹنے ہیں البتہ تمہارے اندر کسی جادوگر کی روح ضرور داخل ہو گئی ہے۔ اگر کوئی تمہیں جانتا نہ ہو تو جو کچھ تم کرتے ہو۔ دیکھنے والے حیرت سے ہی مر جائیں" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جادوگر کی روح ہوتی تو اب تک میں چاند شہزادی کو اٹھا کر اپنے محل میں نہ لے جا چکا ہوتا۔یوں جوتیاں گھسیٹتا پھرتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف سے بند اور دوسری طرف سے کھلی ہوئی تھی ۔ دوسری طرف سے ایک کھلا برآمدہ تھا ۔ باہر نکلتے ہی عمران کے کانوں میں دور سے کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں پڑیں تو وہ مشین گن ہاتھ میں پکڑے تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے کونے میں رک کر کان باہر کی طرف لگائے ۔ باتیں کرنے کی آوازیں دور سے آ رہی تھیں ۔ عمران نے سر آگے بڑھا کر دیکھا تو برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا جبکہ ذرا آگے ایک بڑا پورچ تھا جس میں دو کاریں کھڑی تھیں ۔ باتیں کرنے اور ہنسنے کی آوازیں سائیڈ سے آ رہی تھیں ۔ عمران برآمدے میں سے ہوتا ہوا تیزی سے اس طرف بڑھتا گیا ۔ ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے دو آدمیوں کے آپس میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔

"دیکھ لینا پرنسز براہ راست انہیں گولیاں نہیں مارے گی ۔ وہ انہیں تڑپا تڑپا کر مارے گی"...... ایک آواز سنائی دی ۔

"ہاں ۔اسی لئے شاید اتنی دیر ہو گئی ہے ۔پرنسز واقعی دشمنوں کے حق میں بے حد سفاک ہے"...... دوسری آواز سنائی دی ۔جب عمران کو یقین ہو گیا کہ کمرے میں صرف دو افراد ہیں تو عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔

"خبردار ۔ ہاتھ اٹھا دو"...... عمران نے کہا تو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھے ۔ان میں سے ایک کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی گولیوں کی بوچھاڑ میں چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا ۔

"ہاتھ اٹھا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے دوسرے آدمی سے کہا تو اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے ۔اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"دیوار کی طرف منہ کرو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی تیزی سے دیوار کی طرف مڑ گیا۔

"میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں بشرطیکہ یہ بتا دو کہ پرنسز کے دشمنوں کو بے حس کرنے کے لئے جو انجکشن لگائے گئے ہیں ان کا توڑ کہاں ہے"...... عمران نے مشین گن کی نال اس کی کمر سے لگا کر دباتے ہوئے کہا۔

"نیچے ۔نیچے سٹور ہے ۔اس میں ۔اس میں موجود ہے"...... اس آدمی کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کی دونوں جیبوں کی تلاشی لی اور اس کی ایک جیب سے اس نے ریوالور نکال لیا۔

"اور کتنے افراد ہیں اس عمارت میں ۔جلدی بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہم دو ہیں ۔ تیسرا پرنسز کے ساتھ زیرو روم میں گیا ہے ۔ بس اور نہیں ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"او کے ۔ پھر اسی طرح ہاتھ سر پر رکھے مڑو اور مجھے سٹور میں لے چلو اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ بچ جاؤ گے ورنہ"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مم ۔ مم ۔ میں تعاون کروں گا"...... اس آدمی نے کہا اور اسی طرح سر پر ہاتھ رکھے ہوئے مڑا۔ مگر دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن عمران چونکہ پوری طرح ہوشیار تھا اس لئے دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا عمران کے اوپر اٹھنے والے گھٹنے کی زور دار ضرب کھا کر فضا میں اچھلا اور پھر دھڑام سے ایک کرسی کو ساتھ لئے وہ فرش پر جا گرا نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بوٹ اس کی گردن پر رکھ کر تیزی سے پیر کو موڑ دیا اور اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹتا ہوا اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ دھماکے سے پہلوؤں پر گرے اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی بھیانک آوازیں نکلنے لگیں۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا اور آنکھیں حلقوں سے باہر ابل آئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس آدمی کی مسخ ہوتی ہوئی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی اور اس نے بے اختیار زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"روش ۔ روش ۔ روش"...... اس آدمی کے حلق سے گھگھیاتی ہوئی سی آواز نکلی۔

"کہاں ہے بے حسی کو دور کرنے والی دوا"...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"سس ۔ سس ۔ سٹور میں ۔ رک جاؤ ۔ یہ ۔ یہ عذاب مت دو ۔ اب میں کچھ نہ کروں گا"...... روش نے تڑپتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور اس آدمی کے حلق سے آخری خرخراہٹ نکلی ۔ اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھتی چلی گئیں ۔ عمران تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت چیک کر ڈالی ۔ واقعی وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا ۔ عمارت کے اوپر کا حصہ تو عام سے کمروں پر مشتمل تھا جبکہ نچلے حصے میں انتہائی جدید ترین اسلحے کا ایک بہت بڑا سٹور دو بڑے بڑے تہہ خانوں پر مشتمل تھا ۔ وہیں اسلحے کے سٹور میں ایک الماری میں بے ہوشی دور کرنے اور بے حسی دور کرنے والی ادویات بھی موجود تھیں ۔ عمران نے ایک مخصوص قسم کے انجکشن کا ایک بڑا ڈبہ اٹھایا جس کے لیبل پر درج نام سے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ مخصوص بے حس کرنے والی دوا کا تریاق ہے ۔ ڈبہ اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے ایک وائرلیس کنٹرول بم اٹھا کر اس کے فیوز کو وائرلیس کنٹرول چارجر کے ساتھ ایڈجسٹ کر

کے اس نے اس کا وائرلیس چارجر جیب میں ڈالا اور بم کو اس سٹور کے اندر چھپا کر وہ تیزی سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی ابھی تک بے حسی کے عالم میں موجود تھے جبکہ پرنسز رشنی کرسی پر جکڑی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے مشین گن ایک طرف رکھی۔ جیب سے ڈبہ نکال کر اس نے اسے کھولا اور اس میں سے ایک انجکشن نکال کر اس نے سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور چوہان کے بازو میں اس نے سرنج میں موجود ایک چوتھائی محلول انجکٹ کر دیا۔ چند لمحوں بعد چوہان کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے چوہان کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کے بازو میں محلول کی مخصوص مقدار انجکٹ کر دی۔ اس طرح اس نے سب ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگائے اور ڈبہ ایک طرف رکھ دیا۔ چوہان اب پوری طرح حرکت میں آچکا تھا اور پھر آہستہ آہستہ سب ساتھی ٹھیک ہوتے چلے گئے۔

"سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی باہر جا کر رکیں۔ ہو سکتا ہے کہ اچانک کوئی آجائے۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر پرنسز رشنی سے مذاکرات کر لوں"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"جولیا۔ تم پرنسز رشنی کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ پرنسز رشنی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر پرنسز رشنی کا ناک اور منہ

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد پرنسز رشنی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

"تم۔ تم کیسے حرکت میں آگئے۔ یہ سب کیسے ہو گیا تم تو بے حس تھے۔ میں نے خود اپنے سامنے انجکشن لگوائے تھے"...... پرنسز رشنی نے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم جیسی خوبصورت خاتون کے سامنے ظاہر ہے میں کیسے بے حس رہ سکتا تھا۔ میری عام حس تو ایک طرف میری تو سوئی ہوئی حسیں بھی جاگ اٹھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا پہلے ہی دماغ خراب ہے۔ تم اب مزید خراب کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ذہن کا خوبصورتی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مس جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تمہاری بیوی ہے"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے انداز

میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ ۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں اس کی چیف ہوں "...... جولیا اس بار پرنسز پر ہی الٹ پڑی ۔

" حالانکہ بات ایک ہی ہے ۔ عہدوں کے نام میں فرق ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار ہنس پڑی ۔ اس نے واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

" بہرحال تم نے جو طریقہ بھی اختیار کیا ہے ۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مجھ سے بھی سپر لوگ اس دنیا میں موجود ہیں لیکن اب تم کیا چاہتے ہو "...... پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اسی سوال کا جواب جو میں نے تم سے پہلے پوچھا تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ہاں ۔ تھراڈ ویپن کا سٹاک لیبارٹری کے اندر ہی ہے ۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ مجھے خود بھی علم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ اس کا علم سوائے شاہ کے اور کسی کو نہیں ۔ اس لیبارٹری کے براہ راست وہی انچارج ہیں ۔ اس لئے مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے "...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو تم سے مزید بات چیت ہی بے کار ہے ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم نے میرے آدمیوں کا کیا کیا ہے "...... پرنسز نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

" دو لاشیں تو تمہارے سامنے پڑی ہیں ۔ باقی دو لاشیں باہر پڑی ہوئی ہیں ۔ تمہارے اس اڈے میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور اسلحے کا بہت بڑا سٹور موجود ہے ۔ اس سٹور میں موجود ایک طاقتور وائرلیس بم کو میں نے آن کر دیا ہے ۔ اس کا ڈی چارجر میری جیب میں ہے "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ڈی چارجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

" مم ۔ مم ۔ مگر ۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو "...... پرنسز رشنی نے پہلی بار بری طرح بوکھلائے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" کچھ نہیں ، صرف اس کمرے میں ایک اور لاش کا اضافہ ہو جائے گا اور اس کے بعد محفوظ فاصلے پر پہنچ کر میں ڈی چارجر کے بٹن کو پریس کر دوں گا ۔ اسلحے کے سٹور میں موجود طاقتور بم بلاسٹ ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ تم خود سمجھ سکتی ہو ۔ اب خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اتنی عقل تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے ہی دی ہو گی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ پرنسز کی طرف کر دیا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے مت مارو ۔ پلیز مجھے مت مارو "...... پرنسز رشنی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا ۔ اس کا سارا اعتماد جیسے بھاپ بن کر اڑ گیا تھا ۔ اب وہ انتہائی خوفزدہ عورت دکھائی دے رہی تھی۔

"ظاہر ہے جب تم ہمارے لئے بے کار ہو تو ہمیں تمہارے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"...... عمران کا لہجہ انتہائی سفاکانہ تھا۔ لہجے میں اس قدر سرد مہری تھی کہ پرنسز رشنی کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میری بات سنو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے"...... یکلخت پرنسز رشنی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔ لیکن یاد رکھو۔ تم دشمنوں کے بارے میں انتہائی سفاک طبیعت کی مالک ہو۔ اس لئے دشمن بھی تمہارے لئے ایسا ہی مظاہرہ کر سکتے ہیں"...... عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت ہلاک کرو۔ تم جو چاہتے ہو میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پلیز۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ آخری بار معاف کر دو"...... پرنسز رشنی کی حالت اس قدر خراب ہو گئی تھی کہ وہ پہلے والی بااعتماد پرنسز رشنی لگتی ہی نہ تھی۔

"سنو پرنسز رشنی۔ تم ایک سرکاری ادارے کی چیف ہو اور میں ایسے لوگوں کو سوائے اشد مجبوری کے ہلاک نہیں کیا کرتا اور نہ ہی ان پر تشدد کیا کرتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے آج تک صرف چڑیوں کو اڑتے ہوئے دیکھا ہے کبھی پھنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ تمہارا ساتھی ڈومر درست کہتا تھا لیکن تم نے اس کی بات پر یقین نہ کیا تھا۔ ناپال میں موجود افراد کے خلاف کارروائیاں کرنا اور بات ہے۔ بین الاقوامی سطح پر کارروائی کرنا اور بات ہے۔ تم نے جو کچھ سوچا ہے وہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تھراڈ میزائل ناپال کے پاس ہونے پر نہ ہی کوئی

سپر پاور حملہ کرے گی اور نہ کوئی دوسرا بڑا ملک۔ یہ کارروائی کر کے تم نے خود ہی اپنے آپ کو جلتی ہوئی آگ میں دھکیل دیا ہے۔ آج اگر میں کارروائی نہ کرتا تو کل پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹس تمہارے خلاف میدان میں نکل آتے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے آج ہی اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ناپال کی وہ لیبارٹری کہاں واقع ہے جہاں تم ڈاکٹر تھراڈ کے ساتھ مل کر تھراڈ میزائل تیار کرنے کا پلان بنا چکی ہو"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے"۔ پرنسز رشنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں تفصیل بتانی ہی پڑے گی۔ ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے افراد کے مقابلے میں تمہاری کیا حیثیت ہے۔ تم نے ڈاکٹر تھراڈ کو اپنے آدمی کھومل کے ہمراہ ایکریمیا بھیجا تاکہ وہ وہاں سے خفیہ طور پر تھراڈ میزائل بنانے کے لئے مشینری خرید کر یہاں لے آئے۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی۔ میں نے ان اداروں سے رابطہ کیا جو ایسی مشینری سپلائی کرنے کا دھندہ کرتے ہیں اور مجھے اطلاع مل گئی کہ کھومل کے نام سے دس بڑے اور مخصوص ساخت کے کنٹینرز ناپال ایئر کارگو کے ذریعے بک کرائے گئے ہیں۔ چونکہ میزائل مشینری مخصوص ساخت کے کنٹینروں میں ہی پیک ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کنٹینروں کی ساخت سے ہی علم ہو جاتا ہے کہ ان میں میزائل مشینری پیک ہے۔ یہ

جانکا مشین کمپنی کے نام سے بک کرائے گئے ہیں اور ظاہر ہے اتنے بڑے کنٹینرز بڑے ٹرکوں پر لاد کر ہی لیبارٹری پہنچائے جائیں گے ۔ جہاں تک لیبارٹری کا تعلق ہے تو مجھے معلوم ہے کہ پہاڑی علاقوں میں ایسی لیبارٹریاں کس قسم کے علاقوں میں بنائی جا سکتی ہیں اور ناپال کے نقشے پر غور کرنے کے بعد دو علاقے سامنے آئے ہیں ۔ ان میں سے ایک علاقے کا نام ساگری ہے اور دوسرے کا نام سلانگ ہے ۔ ان میں سے ساگری چونکہ دارالحکومت سے زیادہ نزدیک ہے اس لئے یقیناً یہ لیبارٹری ساگری کے علاقے میں ہی بنائی گئی ہو گی ۔ بہرحال میں نے اپنے آدمی ساگری اور سلانگ دونوں علاقوں میں بھجوا دیئے ہیں جیسے ہی کنٹینروں کے ٹرک وہاں پہنچیں گے وہ انہیں چیک کر لیں گے ۔ اس طرح لیبارٹری کا درست محل وقوع سامنے آجائے گا ۔ اس کے بعد اس لیبارٹری کو تباہ کرنا کوئی مسئلہ نہ ہو گا ۔ کیونکہ ایکریمیا ، روسیاہ اور دوسری سپر پاورز اور انتہائی ٹاپ بین الاقوامی مجرم تنظیموں کی اتنی لیبارٹریاں ہماری سروس اب تک تباہ کر چکی ہے کہ شاید ہمیں ان کی پوری گنتی بھی یاد نہ رہی ہو اور یہ ایسی لیبارٹریاں تھیں جن کے حفاظتی انتظامات اس قدر جدید اور سخت تھے کہ شاید تم اس کا تصور بھی نہ کر سکو ۔ میں تم سے تھراڈویپن کے سٹورز کے بارے میں اس لئے پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر وہ لیبارٹری کے اندر نہیں ہیں تو پھر انہیں علیحدہ تباہ کرنا پڑے گا ورنہ وہ بھی لیبارٹری کے ساتھ خود بخود تباہ ہو جائیں گے "۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پرنسز رشنی کی

آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں ۔

" تم ۔ تم ۔ جادوگر ہو ۔ تم ۔ تم جادوگر تو نہیں ہو "...... پرنسز رشنی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا ۔

" اصل جادو ذہانت ہوتی ہے پرنسز رشنی ۔ اگر ذہانت کا بروقت اور درست استعمال کیا جائے تو اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ واقعی جادو کا کرشمہ ہی لگتا ہے ۔ تم شاید اس لئے حیران ہو رہی ہو کہ مجھے ان ساری تفصیلات کا کیسے علم ہوا تو یہ بھی میں تمہیں بتا دوں کہ ان باتوں کا علم مجھے ہارڈراک کے چیف سے ہوا ہے ۔ جب تم نے ہارڈراک کے خلاف کارروائی کی اس وقت راڈرک ایکریمیا گیا ہوا تھا ۔ تم نے اس کی پرواہ نہ کی مگر میں نے اسے تلاش کر لیا ۔ اس طرح مجھے وہ سب کچھ معلوم ہو گیا جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" مم ۔ مم ۔ میں واقعی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ میں واقعی نادان ہوں ۔ مجھے معاف کر دو "...... پرنسز رشنی نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہمیں تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے ۔ ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ تم اب تک تیار شدہ تھراڈویپن ضائع کر دو اور آئندہ تھراڈویپن بنانے کا ارادہ ترک کر دو اور بس "...... عمران نے کہا ۔

" مم ۔ مم ۔ میں تیار ہوں اس لئے کہ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تھراڈویپن سے ہم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے کیونکہ ابھی آغاز بھی نہیں

ہوا اور تم لوگ اس حد تک پہنچ گئے ہو۔ اگر یہ تیار ہو گئے تو واقعی پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹس ناپال پر دھاوا بول دیں گے اور ناپال میں واقعی اتنا دم خم نہیں ہے کہ ان سب کا مقابلہ کر سکے"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم تیار ہو تو تمہاری جان بھی بچ سکتی ہے اور تمہاری لیبارٹری بھی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے کہ میں تیار ہوں۔ اب واقعی مجھے ان ویپنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ ڈاکٹر تھراڈ کو یہاں کال کرو اور اسے ہمارے حوالے کر دو۔ ہم اسے یونائیٹڈ کارمن کے حوالے کر دیں گے۔ جہاں سے وہ خفیہ طور پر فرار ہو کر یہاں آیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کٹھومل کے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچے گا۔ تم میرے ساتھ وہاں چلو۔ میں اسے تمہارے حوالے کر دیتی ہوں"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"سوری پرنسز۔ اسے تمہیں یہاں بلوانا ہو گا اور جواب ہاں یا نہ میں دو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے قطعی وقت نہیں ہے"۔ عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"لیکن کیسے بلواؤں۔ تم مجھے آزاد کرو گے تو میں اسے بلواؤں گی"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"جولیا۔ باہر جس کمرے میں لاشیں پڑی ہیں وہاں کارڈلیس فون

موجود ہے۔ وہ لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"یہ تمہاری کیا لگتی ہے"...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔

"اگر کچھ لگتی ہوتی تو اس طرح میرا حکم مانتی۔ الٹا مجھے اس کا حکم ماننا پڑتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو پرنسز رشنی نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے عمران کی بات کا یقین آگیا ہو تھوڑی دیر بعد جولیا کارڈلیس فون اٹھائے واپس آگئی اور اس نے فون پیس عمران کو دے دیا۔

"اپنے ہیڈ کوارٹر کے نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو پرنسز رشنی نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے فون آن کر کے اس پر نمبر پریس کر دیا اور ساتھ ہی موجود لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"یہ اس کے کان سے لگا دو"...... عمران نے فون پیس جولیا کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور جولیا فون پیس اٹھائے پرنسز رشنی کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے پرنسز۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا یا کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر اس کا نتیجہ تمہیں ہی بھگتنا ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ اب میں کوئی شرارت نہ کروں گی"۔ پرنسز رشنی نے کہا۔ جولیا نے فون پیس پرنسز رشنی کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو"...... اچانک فون پیس سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں"...... پرنسز رشنی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔
"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے بولنے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔
"ڈاکٹر تھراڈ اور کھٹومل پہنچ گئے ہیں"...... پرنسز رشنی نے پوچھا۔
"یس پرنسز"...... ابھی نصف گھنٹہ پہلے پہنچے ہیں۔آپ کے منتظر ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"ان دونوں کو تھری ۔ون بھجوا دو۔ میں یہاں موجود ہوں اور میں ان سے فوری ملنا چاہتی ہوں"...... پرنسز رشنی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس پرنسز۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"فوراً بھیجو انہیں"...... پرنسز رشنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر کو حرکت دے کر فون آف کرنے کے لئے کہا تو جولیا نے بٹن دبا کر فون آف کر دیا۔
"کتنی دیر میں وہ دونوں یہاں پہنچیں گے"...... عمران نے پوچھا۔
"زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگیں گے"...... پرنسز رشنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آؤ جولیا۔ان دونوں کا شایان شان استقبال کریں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"مجھے تو آزاد کر دو"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"ابھی نہیں ۔جب ڈاکٹر تھراڈ یہاں پہنچ جائے گا تو پھر تمہیں آزاد کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران اور جولیا کے کمرے سے باہر جاتے ہی پرنسز رشنی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید غیض و غضب کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر اس نے اپنے آپ کو اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر دیا۔ گو اس کا جسم راڈز میں پھنسا ہوا تھا لیکن جسم سکیڑ کر اوپر کو اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ انچوں کے لحاظ سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ اس کا جسم آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھتا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے دونوں بازو راڈز سے باہر نکل آئے اور اس کے ساتھ ہی پرنسز رشنی ایک جھٹکے سے اٹھی اور اچھل کر کرسی سے نیچے اتر آئی۔ وہ آزاد ہو چکی تھی۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ پرنسز رشنی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ کمرے کی عقبی سمت کی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس

نے دیوار کے ایک خاص حصے پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی کونے کے ساتھ دیوار کا ایک حصہ سائیڈ پر ہٹ گیا اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آنے لگی۔ پرنسز رشنی تیزی سے راہداری میں گئی اور اس نے مڑ کر فرش کے ایک حصے پر پیر مارا تو دیوار برابر ہو گئی۔ پرنسز تیزی سے مڑی اور راہداری میں دوڑتی ہوئی راہداری کے آخر میں موجود بند دروازے پر پہنچ گئی۔ پرنسز رشنی نے وہاں فرش کے ایک حصے پر زور سے پیر مارا تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ پرنسز رشنی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی تھی۔ یہ کمرہ بند تھا۔ اس میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ روشندان۔ پرنسز رشنی نے دوڑ کر سامنے والی دیوار پر ایک بار پھر مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور دوسری طرف ایک سرنگ سی دور تک جاتی دکھائی دی۔ پرنسز رشنی اس سرنگ میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ لیکن آگے جا کر وہ اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ سرنگ کے اختتام پر پختہ دیوار تھی۔ پرنسز نے دیوار کے ایک حصے پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور پرنسز رشنی اچھل کر دوسری طرف گئی تو یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں سٹنگ روم کی طرز کا فرنیچر موجود تھا۔ پرنسز تیزی سے آگے بڑھی۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی البتہ پورچ میں ایک سرخ رنگ کی کار موجود تھی جس کے شیشے کلرڈ تھے۔ پرنسز رشنی نے

کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی ۔ چند لمحوں بعد کار کوٹھی سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی تھوڑی دور جانے کے بعد پرنسز رشنی نے کار ایک ریسٹوران کے سامنے روکی اور نیچے اتر کر وہ دوڑتی ہوئی ریسٹوران میں داخل ہو گئی ۔ پرنسز رشنی جیسے ہی ریسٹوران میں داخل ہوئی وہاں موجود عملہ بے اختیار چونک پڑا ۔ کیونکہ ناپال کے سب لوگ پرنسز رشنی سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے وہ پرنسز کو یہاں اس چھوٹے سے ریسٹوران میں اچانک دیکھ کر چونک پڑے تھے ۔ کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے پرنسز کے قریب پہنچتے ہی اسے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا ۔ لیکن پرنسز نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں اور کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی ۔

"پرنسز بول رہی ہوں ۔ ڈاکٹر تھراڈ اور کنھومل کہاں ہیں" ۔ پرنسز نے تیز لہجے میں پوچھا ۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں پرنسز ۔ آپ نے خود ہی تو کوڈ ورڈ میں اشارہ کر دیا تھا کہ آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو پرنسز رشنی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا ۔

"گڈ ۔ مجھے صرف یہی خطرہ تھا کہ کہیں تم نے میرا اشارہ نہ سمجھا ہو اور ڈاکٹر تھراڈ کو بھجوا دیا ہو اور سنو ۔ فوری طور پر ایکشن گروپ کے چیف کو تھری ون پر بھیجو ۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے اندر

موجود ہیں ۔ انہوں نے مجھے وہاں بے بس کر دیا تھا ۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوئی ہوں اور انہیں ابھی اس کا علم نہیں ہے ۔ وہ ڈاکٹر تھراڈ کا انتظار کر رہے ہیں ۔ تم فوراً ایکشن گروپ کو وہاں بھیجو ۔ وہ تھری ون کے سپیشل وے سے اندر جا کر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کے سسٹم کو آن کر کے انہیں بے ہوش کر دیں اور اس کے بعد ان سب کو گولیوں سے اڑا دیں" ...... پرنسز رشنی نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس پرنسز ۔ لیکن ایکشن گروپ کے چیف کو وہاں پہنچنے میں دیر لگے گی اور ہو سکتا ہے کہ اس دوران یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو میرا خیال ہے کہ ہم رائل سروس کو پورے دارالحکومت میں پھیلا دیں تاکہ اگر یہ لوگ باہر نکلیں تو جہاں بھی ملیں انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ٹھیک ہے ۔ فوراً حرکت میں آجاؤ ۔ میں ہیڈ کوارٹر آرہی ہوں ۔ میں چاہتی ہوں کہ جب میں ہیڈ کوارٹر پہنچوں تو مجھے ان کی موت کی خبر مل جائے" ...... پرنسز رشنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔

"تم نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ یہ انتہائی مکار اور عیار عورت ہے۔ یہ کسی بھی لمحے کچھ کر سکتی ہے اور یہ بھی سن لو۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ اس نے فون کرتے ہوئے کوڈ ورڈز استعمال کئے ہیں کیونکہ اس کی گفتگو میں تین لفظ فالتو تھے۔ اس لئے ڈاکٹر تھراڈ یہاں نہیں آئے گا"...... زیرو روم سے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچتے ہی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ راڈز میں جکڑی ہوئی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کسی بھی لمحے اسے بھی موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے اور اس اڈے کو بھی اڑایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا ڈاکٹر تھراڈ یہاں آ رہا ہے"...... چوہان نے چونک کر عمران سے پوچھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پرنسز رشنی کے ساتھ ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ یہ عورت حد درجہ مکار ہے وہ اتنی جلدی اور اتنی آسانی سے قابو نہیں دے سکتی"...... خاور نے کہا۔

"چلو جولیا تو خود خاتون ہے اس لئے وہ تو عورتوں کی نفسیات سمجھنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ لیکن تم نے اتنا بڑا دعویٰ کیسے کر دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کے چہرے پر مکاری اور عیاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی صاف نظر آ رہی تھی"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بہرحال تھوڑی دیر میں پتہ لگ جائے گا کہ کیا ہوتا ہے۔ جب تک پرنسز ہمارے قبضے میں ہے ہمیں کسی بات کی فکر نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھی خاموش ہو گئے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو باقاعدہ مختلف جگہوں پر کھڑا کر دیا تاکہ جیسے ہی ڈاکٹر تھراڈ اور کشومل آئیں ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکے۔

"کیا تم ڈاکٹر تھراڈ کو ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سائنسدان ہے اور میری حتی الوسع کوشش ہوتی ہے کہ ایسے لوگ ہلاک نہ ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ تھراڈ میزائل پاکیشیا کے لئے تیار کرنے پر رضامند ہو جائے۔ اگر وہ رضامند نہ ہوا تو پھر بعد میں سوچیں گے کہ اس کا کیا کیا جائے۔ بہرحال ڈاکٹر تھراڈ ہمارے قبضے میں آ جانے کے بعد رائل سروس مکمل طور پر بے بس ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس لیبارٹری اور سٹور کو بھی تلاش کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم نے تو اسے بتایا تھا کہ تمہیں اس لیبارٹری کا بھی علم ہے اور کنٹینرز وہاں پہنچنے کے بعد مزید علم ہو جائے گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو میں نے اسے آمادہ کرنے کے لئے کی تھی کہ تاکہ ڈاکٹر تھراڈ کو اپنے قبضے میں کر سکوں۔ویسے میں نے ایئرپورٹ پر کارگو سے معلوم کر لیا تھا۔ کنٹینرز عام فلائٹ سے آنے کی بجائے خصوصی ٹرانسپورٹ طیارے پر ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے اور وہاں سے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔اب یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ کہاں گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس پرنسز پر تشدد کر کے معلوم کیا جا سکتا تھا"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ مہرہ تو اپنے ہاتھ میں ہے ہی۔میں پہلے ڈاکٹر تھراڈ کو کور کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند ہے جس میں وہ پرنسز موجود ہے"...... اچانک عقبی طرف موجود صدیقی نے تیزی سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"میں ویسے ہی چیک کرنے ادھر چلا گیا تھا۔دروازہ اندر سے باقاعدہ لاکڈ ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اندرونی

طرف بھاگ پڑا۔جولیا بھی اس کے پیچھے بھاگی۔زیرو روم کا بھاری دروازہ واقعی اندر سے لاکڈ تھا۔عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال تالے کے مخصوص حصے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیوں کی بوچھاڑ نے لاک توڑ دیا اور عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔وہ کرسی جس پر پرنسز رشنی جکڑی ہوئی تھی خالی پڑی ہوئی تھی البتہ اس کے راڈز ویسے ہی موجود تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی خفیہ راستے سے نکل گئی ہے۔اب ہمیں فوری طور پر اس جگہ کو چھوڑنا ہوگا۔آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔چند لمحوں بعد ہی وہ اس کوٹھی سے نکل کر سائیڈ گلی میں دوڑتے ہوئے عقبی طرف موجود سڑک پر پہنچ گئے۔یہ ساری آبادی رہائشی تھی لیکن نو تعمیر شدہ آبادی دکھائی دیتی تھی کیونکہ یہاں بیشتر کوٹھیاں ابھی زیر تعمیر تھیں۔تھوڑا آگے جاتے ہی انہیں ایک نو تعمیر شدہ کوٹھی کے گیٹ پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا نظر آگیا۔گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔

"چوہان سائیڈ کی دیوار سے اندر کود کر چھوٹا پھاٹک کھول دو۔جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو چوہان نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ سائیڈ کی عام سی دیوار پر ہاتھ رکھ کر اچھلا اور ایک لمحے کے لئے وہ دیوار پر نظر آیا۔دوسرے لمحے وہ اندر کود چکا تھا اس طرف کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔چند لمحوں بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک

اندر سے کھل گیا اور وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ اندر آجانے کے بعد چوہان نے چھوٹا پھاٹک بند کر دیا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ عورت مکار ہے"...... جولیا نے کوٹھی کے اندرونی کمرے میں پہنچتے ہی عمران سے کہا۔

"اب کیا کہوں۔ میں تو ہر عورت کو سیدھی سادھی سی مخلوق سمجھتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی لیکن یہاں موجود ہر چیز پر گرد کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کانوں سے لگایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں"...... عمران نے مقامی لہجے اور مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں نصب ہے"۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مستعدانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اسے وہی نمبر بتا دیا جو پرنسز رشنی نے اپنے ہیڈ کوارٹر کا بتایا

تھا اور جس پر اس نے ڈاکٹر تھراڈ اور کٹھومل کو بھجوانے کا حکم دیا تھا۔

"یہ تو سپیشل نمبر ہے جناب۔ اس کا ریکارڈ تو صرف ڈائریکٹر جنرل صاحب کے پاس ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ یہ سپیشل نمبر ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب یہ فون چھ نمبروں پر مشتمل ہے جبکہ دارالحکومت میں پانچ نمبروں کے فون ہیں۔ چھ نمبروں والے سارے فون سپیشل فون ہوتے ہیں اور صرف شاہی خاندان کے افراد کو ہی الاٹ کئے جاتے ہیں ان کا ایکس چینج بھی علیحدہ ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈائریکٹر جنرل کا نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں جناب اور ریکارڈ ان کی ذاتی تحویل میں ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ چند لمحوں تک کریڈل دبائے رکھنے کے بعد عمران نے کریڈل چھوڑا اور وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو پرنسز رشنی نے بتائے تھے۔

"یس"...... ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ وہی آواز ہے جسے پرنسز رشنی نے حکم دیا تھا۔

"ڈومر بول رہا ہوں۔ پرنسز پہنچ گئی ہیں"...... عمران نے پرنسز

رشنی کے ساتھی ڈومر کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کی آواز ایسی تھی جیسے کوئی زخمی بول رہا ہو۔

" آپ ۔ آپ کے متعلق تو پرنسز نے بتایا تھا کہ آپ ہلاک ہو چکے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" وہ تو مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ آئی ہے ۔ لیکن میں مرا نہیں ہوں ۔ ابھی زندہ ہوں البتہ گولی مجھے ضرور لگی ہے اور میں شدید زخمی ہوں ۔ پرنسز سے بات کراؤ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اچھا بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ڈومر ۔ تم زندہ ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ میں نے خود تمہارے سینے پر برسٹ لگتے ہوئے دیکھا تھا"...... چند لمحوں بعد پرنسز رشنی کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" میں زخمی ہوں رشنی ۔ شدید زخمی ۔ مجھے ابھی ہوش آیا ہے ۔ میں اسی کمرے میں ہوں ۔ یہاں فون پیس پڑا ہوا تھا ۔ اسی سے بات کر رہا ہوں ۔ دروازہ لاکڈ ہے اور کمرہ بند ہے ۔ میں زیادہ حرکت بھی نہیں کر سکتا ۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تم مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئی ہو گی ۔ پلیز ۔ جلدی سے آؤ اور مجھے کسی ہسپتال میں پہنچاؤ ۔ ورنہ میں مرجاؤں گا"...... عمران نے نقاہت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ تم فکر مت کرو ۔ میرا آدمی خفیہ راستے سے وہاں پہنچنے والا ہے ۔ وہ ایک سسٹم آن کر کے وہاں موجود عمران اور اس کے

ساتھیوں کو بے ہوش کر کے ہلاک کر دے گا ۔ تھری ون پر ان کا قبضہ ہے ۔ میں اسے ابھی ٹرانسمیٹر پر کہلوا دیتی ہوں ۔ وہ تمہیں فوراً ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کرے گا ۔ حوصلہ رکھو ۔ صرف چند لمحوں کی بات ہے"...... دوسری طرف سے پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ پلیز جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" یہ عورت واقعی مکار ہے ۔ اب مجھے بھی یقین آگیا ہے"۔ عمران نے رسیور رکھ کر مڑتے ہوئے کہا۔

" دیر سے سہی بہر حال شکر ہے کہ تم نے میری بات تسلیم تو کی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اب کیا پروگرام ہے ۔ یہ لوگ ہمیں عمارت میں نہ پا کر پورے دارالحکومت میں تلاش کریں گے اور ہم ظاہر ہے مستقل طور پر تو یہاں چھپے نہیں رہ سکتے"...... چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہمیں سب سے پہلے میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ کا بندوبست کرنا ہو گا ۔ رقم میرے پاس موجود ہے ۔ تم یہاں ٹھہرو میں جا کر سامان خرید کر لے آتا ہوں پھر آئندہ کا پروگرام بنائیں گے"۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سرسراہٹ کی تیز آوازیں کمرے سے باہر برآمدے میں گونج اٹھیں اور عمران اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر ادھر دیکھا ۔ ہلکے نیلے رنگ

کا دھواں تیزی سے برآمدے میں پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

"سانس روک لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا اور پھر اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور خود فرش پر اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹ گیا جیسے اچانک بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے گرا ہو۔ اس کے سارے ساتھی اس کا اشارہ دیکھ کر فرش پر اسی انداز میں لیٹ گئے۔ انہیں سانس روکے ابھی صرف چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ نیلے رنگ کا دھواں یکلخت غائب ہو گیا۔

"اب سانس لے سکتے ہو۔ یہ انتہائی جدید ترین پاسم گیس ہے جو صرف چند لمحوں کے بعد ہی غائب ہو جاتی ہے۔ اس میں صرف خامی اتنی ہی ہے کہ یہ بے رنگ نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روکا اور خود تیزی سے وہ دروازے کی اوٹ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی اچھل کر نیچے گرے۔

"اٹھ کر قابو میں کر لو انہیں"...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر لات جماتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے

فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹے ہوئے عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھلے اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ چاروں افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ان کے جسموں کے نچلے حصے پر گولیاں چلائی تھیں اور جس جس جگہ انہیں گولیاں لگی تھیں وہاں وہاں سے خون نکل رہا تھا۔

"باہر ان کے ساتھی موجود ہوں گے۔ اسلحہ لے کر باہر جاؤ اور چیک کرو"...... عمران نے کہا اور سوائے جولیا کے باقی ساتھی ان آدمیوں کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی مشین گنیں اٹھائے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

"یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رائل سروس میری توقع سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہو رہی ہے۔ اب مجھے سنجیدگی سے اس بارے میں سوچنا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد چوہان کمرے میں آیا۔

"باہر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ صرف ایک کار خالی کھڑی ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"اس کار کو یہاں سے کچھ دور چھوڑ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر اس نے بے ہوش کیا تھا۔ اس آدمی کی ٹانگ زخمی تھی۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں

حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا جسم تیزی سے جھٹکے کھانے لگا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا واپس موڑ دیا۔

"دوگا۔ میرا نام دوگا ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر اور انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"رائل سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ بتاؤ ورنہ"...... عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کی حالت انتہائی تیزی سے خراب ہوتی چلی گئی۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

"بتاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ یہ۔ یہ عذاب مت دو۔ رک جاؤ"۔ اس آدمی نے خرخراہٹ بھری آواز میں کہا۔

"بتاؤ"...... عمران کے لہجے میں غراہٹ اور تیز ہو گئی۔

"کلیا کر روڈ پر ماسٹر پلازہ میں ہے ہیڈ کوارٹر"...... دوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ اس کا نقشہ۔ اس کے اندر جانے کے راستے۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مم...... مجھے نہیں معلوم۔ ہمارا تعلق چیکنگ گروپ سے ہے۔ ہمارا دفتر اس پلازہ کے ایک کونے میں ہے۔ سارا پلازہ ہیڈ کوارٹر ہے نیچے تہہ خانے ہیں۔ سٹور ہیں۔ مجھے نہیں معلوم"...... دوگا نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"پرنسز رشنی ہیڈ کوارٹر کے علاوہ کہاں رہتی ہے۔ کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں وہ لازماً مل جائے"...... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ پرنسز روزانہ اپنی ماں سے ملنے جاتی ہے۔ چندر ما کالونی میں کوٹھی نمبر ایک سو ایک لیکن کب جاتی ہے۔ اس کا علم نہیں ہے"...... دوگا نے جواب دیا۔

"کیا وہاں اس کی ماں اکیلی رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں ہے۔ اس کے والد شاہ ناپال کا رشتے میں بھائی تھا۔ اس کی ماں اکیلی رہتی ہے دو ملازموں کے ساتھ۔ پرنسز اپنی ماں سے بے حد محبت کرتی ہے"۔ دوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ہم یہاں اندر موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک آدمی نے بتایا تھا کہ تم سب اکٹھے تھے پھر ایک آدمی اندر دیوار پھاند کر گیا اور پھر تم چھوٹے پھاٹک سے اندر چلے گئے۔ ہمیں حکم تھا کہ پہلے تمہیں بے ہوش کیا جائے پھر گولیوں سے اڑا یا جائے"۔ دوگا

نے جواب دیا اور عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گیا۔

" باقی افراد کو بھی ختم کر دو۔ اب ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے عقبی سمت سے ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کمرے میں موجود جولیا اور صدیقی سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کوٹھی کا عقبی دروازہ کھول کر ایک ایک کر کے عقبی گلی میں پہنچ گئے۔

" دو دو کی صورت میں ٹیکسیاں پکڑ کر چندر ما کالونی پہنچو ۔ جولیا میرے ساتھ جائے گی ۔ ہم نے وہاں پرنسز رشنی کی ماں کی رہائش گاہ میں داخل ہونا ہے ۔ اب وہی ہماری بہترین پناہ گاہ بن سکتی ہے ۔ جو گروپ پہلے پہنچے وہ کوٹھی میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لے اور ایک آدمی باہر گیٹ پر موجود رہے تاکہ دوسرے آنے والوں کو اشارہ کر سکے کوٹھی نمبر ایک سو ایک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی دو دو کے گروپ کی صورت میں تیزی سے آگے بڑھ گئے ۔ جبکہ عمران جولیا کو ساتھ لے کر ایک اور گلی میں داخل ہو گیا ۔ کافی فاصلہ انہوں نے مختلف گلیوں میں سے گزر کر طے کیا اور پھر ایک سڑک پر پہنچتے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی ۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی اسے چندر ما کالونی چلنے کا کہہ دیا ۔ تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک پرانی آبادی میں پہنچ گئے ۔ یہاں موجود عمارتوں کی تعمیر بتا رہی تھی کہ یہ

عمارتیں خاصے پرانے وقت کی بنی ہوئی ہیں لیکن کوٹھیاں بڑی بڑی اور شاندار تھیں ۔ عمران نے ٹیکسی ایک سائیڈ پر رکوائی اور پھر نیچے اتر کر کرایہ ادا کر کے وہ جولیا کے ساتھ آگے بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد سرخ رنگ کی ایک شاندار عمارت کے سامنے وہ پہنچ چکے تھے اس پر ایک سو ایک نمبر تحریر تھا ۔ عمران اور جولیا سڑک کراس کر کے جیسے ہی کوٹھی کے پھاٹک کے قریب پہنچے پھاٹک کھلا اور چوہان باہر آ گیا۔

" آیئے عمران صاحب ۔ باقی ساتھی بھی پہنچ چکے ہیں ۔ صرف آپ کا ہی انتظار تھا"...... چوہان نے کہا اور واپس اندر چلا گیا۔ عمران جولیا کو ساتھ لئے اندر چلا گیا۔ خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی ۔

" اتنی بڑی کوٹھی میں صرف دو ملازم تھے ۔ اس کے علاوہ ایک بوڑھی عورت تھی جس کی شکل پرنسز رشنی سے ملتی جلتی ہے ۔ ہم نے ان تینوں کو بے ہوش کر دیا ہے"...... چوہان نے پھاٹک بند کر کے عمران کے ساتھ اندر کی طرف چلتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ایک بوڑھی عورت صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی ۔

" جولیا ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر بوڑھی عورت کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد ہی جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جولیا پیچھے ہٹ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھی عورت نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو عورت بے اختیار چیخ پڑی۔ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"تم۔ تم سب کون ہو۔ یہ۔ یہ"...... بوڑھی عورت نے خوف کی شدت سے لرزتے ہوئے کہا۔

"تم پرنسز رشنی کی ماں ہو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ میرا نام تندی ماتا ہے۔ تندی ماتا۔ مگر۔ مگر تم کون ہو"۔ عورت نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بیٹی پرنسز رشنی روزانہ یہاں تم سے ملنے آتی ہے"۔ عمران نے پوچھا اور عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کس وقت آتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے آنے کا کوئی وقت نہیں ہے۔ جب اسے وقت ملتا ہے آ جاتی ہے۔ مگر۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا تم میری بیٹی کے دشمن ہو"...... عورت نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم اس کے دشمن نہیں ہیں۔ دوست ہیں۔ اس کی جان شدید خطرے میں ہے۔ قاتل اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں لیکن اسے علم نہیں ہے۔ ہم نے بڑی مشکل سے تمہارا پتہ معلوم کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم اسے فوراً یہاں اس طرح بلاؤ کہ اسے ہماری موجودگی کا علم نہ ہو سکے اور وہ فوراً یہاں آجائے تاکہ ہم اسے تفصیل سے سب کچھ بتا سکیں"...... عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ اپنی مرضی کی مالک ہے۔ جب چاہے گی آئے گی۔ میں لاکھ کوشش کروں وہ نہیں آئے گی۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے"۔ عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا جو عورت کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔ دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور بوڑھی عورت چیختی ہوئی دوبارہ صوفے پر گری اور پھر گھوم کر نیچے قالین پر جا گری۔ اسی لمحے جولیا کی لات گھومی اور عورت کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔ کمرے کے کونے میں ایک تپائی پر فون رکھا ہوا تھا۔ عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رشنی سے بات کراؤ میں تندی ماتا بول رہی ہوں"...... عمران نے اس بوڑھی عورت کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بالکل اسی طرح لرز رہی تھی جیسے اس بوڑھی عورت کی آواز بولتے ہوئے لرزتی تھی۔

"ماتا جی۔ آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"رشنی سے بات کراؤ۔ میری طبیعت خراب ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ماتا ۔ آپ نے فون کیا۔ بھوانم کہہ رہا ہے کہ آپ کی طبیعت خراب ہے ۔ کیا ہوا ہے ۔ ڈاکٹر کرشنا کو بلوا لینا تھا"...... چند لمحوں بعد ہی پرنسز رشنی کی گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈاکٹر والا کوئی مسئلہ نہیں ہے رشنی ۔ تم ایسا کرو کہ فوراً میرے پاس آجاؤ۔ بغیر کوئی وقت ضائع کئے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ماتا جی ۔ خیریت تو ہے ۔ کیا ہوا ۔ آپ بتاتی کیوں نہیں"...... پرنسز رشنی کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ واقعی بری طرح پریشان ہو گئی ہے ۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ۔ ویسے میں ٹھیک ہوں لیکن تم اگر فوراً نہ آئی تو پھر نجانے کیا ہو جائے ۔ میرا دل بری طرح گھبرا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ میں آرہی ہوں ۔ ابھی آرہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"واقعی ماں بیٹی میں بے پناہ محبت ہے ۔ بہرحال اب تمہیں باہر اسے کور کرنا ہو گا ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ڈاکٹر کو ساتھ لے آئے یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد کار کے ہارن بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران کمرے سے نکل کر برآمدے

کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے آپ کو ایک ستون کی اوٹ میں روک لیا ۔ چوہان بڑا پھاٹک کھول رہا تھا ۔ پھاٹک کھلتے ہی سرخ رنگ کی ایک کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سیدھی پورچ کی طرف آئی اور عمران یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ کار میں پرنسز رشنی اکیلی ہی تھی ۔ دور سے ہی اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے ۔ پورچ میں کار روک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتری اور ادھر ادھر دیکھے بغیر برآمدے کی طرف بڑھی ۔

"اتنی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں پرنسز رشنی ۔ تمہاری ماتا جی کو فی الحال کچھ نہیں ہوا"...... عمران نے ستون کی اوٹ سے نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار ساکت ہو گئی ۔ اس کا چہرہ یکلخت جیسے پتھرا سا گیا تھا ۔ اسی لمحے عمران کے دوسرے ساتھی بھی ادھر ادھر سے نکل کر آگئے ۔

"تم ۔ تم ۔ یہاں ۔ یہاں کیسے پہنچ گئے تم"...... پرنسز رشنی کے منہ سے رک رک کر آواز نکلی ۔

"ویسے مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے پرنسز رشنی کہ تم اپنی ماں سے بے حد محبت کرتی ہو ۔ اس سے تمہاری قدر میرے دل میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ اسی لمحے اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کا جسم قدرے ڈھیلا پڑ گیا۔

"تم واقعی مجھے حیران کر رہے ہو۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ تم یہاں بھی پہنچ سکتے ہو"...... پرنسز رشنی نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آؤ اندر آجاؤ۔ لیکن ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ اتنی عقل تو تمہارے اندر ہو گی کہ تم یہاں کوئی ایسی کوشش نہ کرو گی جس کا نتیجہ تمہاری ماں کی موت کی صورت میں نکلے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم اب ماتاجی پر تشدد کرو گے۔ یعنی ایک بوڑھی عورت پر"...... پرنسز رشنی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں تمہاری ماں پر تشدد کروں گا۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔ ورنہ اس کا نتیجہ تمہاری ماں کو بھگتنا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا ہوا ماتاجی کو۔ کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے مار ڈالا ہے"...... کمرے میں داخل ہوتے ہی پرنسز رشنی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے قالین پر پڑی ہوئی اپنی ماں پر جھپٹی۔

"صرف بے ہوش ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پرنسز رشنی کا بازو پکڑا۔ اور ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔

"کیا چاہتے ہو تم۔ تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گی۔ لیکن میری ماتاجی کو کچھ نہ کہو"...... پرنسز رشنی نے سیدھے ہوتے ہی ایک

بار پھر رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہاں صوفے پر بیٹھ جاؤ۔ میں نے ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر دھکیل دیا۔ جیسے ہی پرنسز رشنی صوفے پر بیٹھی۔ صدیقی اور خاور تیزی سے صوفے کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

"جولیا۔ پرنسز رشنی کی ماں کی کنپٹی سے ریوالور لگا دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں ٹریگر دبا دینا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی قالین پر پڑی ہوئی بوڑھی عورت کی طرف بڑھ گئی۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ میری ماں کو مت مارو۔ اس نے پہلے ہی بہت دکھ اٹھائے ہیں۔ مت مارو۔ تم جو کہو گے میں ویسے ہی کروں گی میری ماں کو مت مارو"...... پرنسز رشنی نے بے اختیار چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا۔

"جب تک تم تعاون کرتی رہو گی تمہاری ماں زندہ رہے گی۔ لیکن جیسے ہی تم نے کوئی مکاری دکھائی۔ دوسرے لمحے جولیا کی انگلی ٹریگر پر دب جائے گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ میں تعاون کروں گی۔ پلیز تم میری ماں کو کچھ نہ کہو۔ سب کچھ لے لو۔ سب کچھ۔ مگر میری ماں کو انگلی بھی مت لگانا"...... پرنسز رشنی نے واقعی روتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ہاتھ باندھ دیئے۔

"دیکھو پرنسز رشنی ۔ اگر تم اپنی ماں کی زندگی چاہتی ہو تو پھر ڈاکٹر تھراڈ اور تھراڈ ویپن ہمارے حوالے کر دو"...... عمران نے کہا۔

"جو مرضی آئے لے جاؤ۔ مجھے صرف اپنی ماں کی زندگی عزیز ہے ۔ پورا ناپال لے جاؤ۔ مگر میری ماں کو کچھ نہ کہو۔ اس نے بہت دکھ دیکھے ہیں"...... پرنسز رشنی نے روتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ بے بسی اور بیچارگی ظاہر ہو رہی تھی۔

"ڈاکٹر تھراڈ کو یہاں بلاؤ لیکن سنو۔ اس بار اگر تم نے مکاری اور عیاری سے کام لیتے ہوئے کوئی کوڈ ورڈ استعمال کیا تو پھر تمہاری اور تمہاری ماں دونوں کی ایک ہی قبر بنے گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں کروں گی۔ میں ابھی بلاتی ہوں ڈاکٹر تھراڈ کو"...... پرنسز رشنی نے کہا تو عمران نے فون پیس اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ جولیا بدستور بوڑھی عورت کی کنپٹی سے ریوالور لگائے ہوئے تھی۔ پرنسز رشنی نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں۔ ماتاجی کے گھر سے۔ ڈاکٹر تھراڈ کو ماتا جی کے گھر فوراً بھجواؤ۔ مجھے ان کی ضرورت پیش آ گئی ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"ماتا جی تو ٹھیک ہیں پرنسز"...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ اچانک ان کا سر چکرانے لگ گیا تھا۔ اب خاصا فرق تو پڑ گیا ہے۔ لیکن ان کی ایک خاص کیفیت میں نے نوٹ کی ہے اور میں ڈاکٹر تھراڈ سے مشورہ کرنا چاہتی ہوں۔ فوراً بھیجو"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور پرنسز رشنی نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے پھر کوڈ گفتگو کی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں بالکل نہیں۔ میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں۔ میری ماتا کی جان خطرے میں ہے۔ اگر میری ماتاجی نہ رہیں تو میں نے اس ڈاکٹر تھراڈ کا اچار ڈالنا ہے"...... پرنسز رشنی نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم لوگ باہر جاؤ اور ڈاکٹر تھراڈ کو یہاں لے آؤ۔ اگر کوئی بھی غیر معمولی بات ہو تو مجھے اشارہ کر دینا تاکہ میں پرنسز رشنی اور اس کی ماں کا کریا کرم فوراً کر دوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سوائے جولیا کے وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئے۔

"ماتاجی کو ہوش میں لے آؤ۔ ورنہ یہ مرجائیں گی۔ یہ بلڈ پریشر کی مریض ہیں۔ ان کا زیادہ دیر تک بے ہوش رہنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے"...... پرنسز رشنی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جولیا اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ریوالور جیب میں رکھا اور بوڑھی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"ارے ارے۔ کیا کر رہی ہو۔ ماتاجی مر جائیں گی"...... پرنسز رشنی نے تڑپ کر جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اسے ہوش میں لایا جا رہا ہے"...... عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بوڑھی عورت کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ چند لمحوں بعد بوڑھی عورت نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ماتاجی۔ ماتاجی۔ آپ ٹھیک تو ہیں ماتاجی"...... پرنسز رشنی ایک بار پھر تڑپ کر آگے بڑھی۔ اس بار اس کی تڑپ اس قدر شدید تھی کہ عمران بھی اسے نہ روک سکا تھا۔

"رشنی۔ رشنی تم۔ وہ۔ وہ لوگ۔ وہ"...... ماتاجی نے ہوش میں آکر کہا۔

"یہ دوست ہیں ماتاجی۔ یہ ہمارے دوست ہیں۔ آپ تو ٹھیک ہیں ناں ماتاجی"...... پرنسز رشنی نے اپنی ماں کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے میری ٹانگیں۔ میری ٹانگیں۔ اوہ۔ اوہ"...... ماتاجی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی ٹانگیں بے حس ہو گئی ہوں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا بلڈ پریشر۔ اوہ۔ کہاں ہے آپ کی دوا۔ جلدی دیں۔ پلیز۔ کہاں ہے"...... پرنسز رشنی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی کی طرف دوڑی جس پر مختلف سائز اور رنگوں کی کئی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ اس طرح بوکھلا کر آگے بڑھی تھی کہ گرنے سے بچنے کے لئے اسے بے اختیار دیوار پر بنی ہوئی کارنس پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو سہارا دینا پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران اور جولیا جو اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی تھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہ سارا حصہ جس پر وہ صوفہ جس پر بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دوا اور تپائی اور پرنسز رشنی موجود تھی یکلخت اس طرح پلٹ گیا تھا جیسے کوئی تختہ الٹ جاتا ہے۔ اب وہاں نہ صوفہ تھا اور نہ تپائی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ پھر نکل گئی۔ جلدی چلو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہوگا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے بیرونی دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے جولیا بھی دوڑتی ہوئی باہر آ گئی۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... باہر موجود اس کے ساتھی چوہان نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ اپنی ماں سمیت نکل گئی ہے اور ہمیں اب فوراً اس کوٹھی کو خالی کرنا ہے۔ درمیانی دیوار پھلانگ کر سائیڈ کی کوٹھی میں چلو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ساتھ

والی کوٹھی کی درمیانی دیوار کی طرف دوڑ پڑا۔ یہ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے عمران نے جمپ لگایا اور ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھ دیوار پر پڑے اور دوسرے لمحے وہ دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیچھے چوہان ۔ جولیا۔ خاور اور صدیقی بھی دیوار پھلانگ کر اندر کود پڑے۔

"کیا ہوا ہے ساگر۔ یہ دھماکے کیسے ہیں"...... اچانک ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کوٹھی کے اندرونی حصے کی طرف سے آئی تھی۔

"میں دیکھتا ہوں جی"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اندرونی طرف کو دوڑ پڑے۔ پھر جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچے۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی دروازہ کھول کر باہر آگیا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی مگر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے گھسیٹ کر اپنے سینے سے لگا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور وہ آدمی چند لمحے تڑپنے کے بعد ڈھیلا پڑ گیا۔

"کون ہے ساگر۔ کیا ہوا۔ تم چیخے کیوں تھے ساگر"۔ اندر سے پھر ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن عمران کے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اندر سے ایک ہلکی سی نسوانی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ عمران اس ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام شاید ساگر تھا۔ اٹھا کر ایک راہداری میں آگیا۔ اسی لمحے ساتھ والی کوٹھی کے باہر آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ اس آدمی کو اندر ڈال کر ایک بار پھر باہر برآمدے میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش کر دینے

والی گیس کے کیپسول اڑ اڑ کر کوٹھی کے اندر گرتے ہوئے دیکھے تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ بال بال بچ گئے تھے ورنہ پرنسز رشنی نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ صرف ایک بوڑھی اور بیمار عورت بستر پر پڑی تھی۔ اسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ باقی اس عمارت میں کوئی آدمی نہیں ہے"...... صدیقی نے دروازے پر آکر کہا۔

"ساتھ والی کوٹھی پر حملہ ہو گیا ہے۔ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اندر تلاشی لینی ہے اور جب ہم انہیں نہ ملیں گے تو ہو سکتا ہے وہ اس کوٹھی کی بھی تلاشی لیں اس لئے تم سب اوپر والی منزل پر چلو۔ باہر نجانے ان کے کتنے آدمی موجود ہوں"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اوپر والی منزل کی سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ اوپر کمرے گرد سے اٹے ہوئے تھے یوں لگتا تھا جیسے اوپر کوئی آتا ہی نہیں۔ ابھی وہ کمروں کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما ہو۔

"عمران صاحب"...... چوہان کی ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات یکلخت ختم ہو کر رہ گئے۔

پرنسز رشنی انتہائی سجے ہوئے کمرے میں بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید غیض و غضب کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں ان کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی۔ انہوں نے میری ماتا جی کو بے ہوش کر کے اپنے تابوت میں خود کیل ٹھونک لی ہے"...... پرنسز رشنی نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور پرنسز رشنی تیزی سے گھومی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ آنے والی ایک ادھیڑ عمر عورت تھی۔

"اوہ۔ آپ مانی جی۔ آپ یہاں کیسے آگئیں"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری ماتا جی نے بلوایا تھا۔ میں ان سے مل کر آ رہی ہوں۔

کیا ہوا تھا۔ وہ کون لوگ تھے۔ تمہاری ماتا جی تو تمہاری طرف سے انتہائی پریشان ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہیں سمجھاؤں کہ تم ان خطرناک لوگوں کے منہ نہ لگو"...... آنے والی عورت نے بڑے فکر مند لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ماتا جی مجھے ابھی تک بچی سمجھتی ہیں۔ یہ ان کی محبت ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں مانی جی۔ خطرے کا وقت تو گزر گیا ہے۔ اب تو میں ان سے بھرپور انتقام لوں گی"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہوا کیا تھا۔ تمہاری ماتا جی تو بے حد ڈری ہوئی ہیں۔ وہ تو کچھ بتاتی نہیں۔ صرف بار بار یہی کہہ رہی ہیں کہ تمہیں سمجھاؤں"۔ اس عورت نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ یہ پرنسز رشنی کی والدہ کی رشتہ دار تھیں۔ بیوہ تھیں اور اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی تھیں۔ ان کی اور پرنسز رشنی کی ماتا جی کی بچپن سے ہی گہری دوستی تھی جو اب تک گہرے تعلقات کی صورت میں چلی آ رہی تھی۔ اس لئے پرنسز رشنی بھی اس کی بے حد عزت کرتی تھی اور اسے مانی جی کہہ کر پکارتی تھی جس کا ناپالی زبان میں مطلب بڑی خالہ تھا۔

"مانی جی۔ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ یہاں ایک خطرناک مشن پر آئے ہوئے ہیں۔ میں انہیں گرفتار کرنا چاہتی تھی۔ پھر نجانے وہ کس طرح ماتا جی کے گھر پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں ماتا جی کو مجبور کر کے مجھے فون کرایا۔ ماتا جی نے مجھے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ میں گھبرا کر وہاں

پہنچی تو وہاں انہوں نے مجھے قابو کر لیا۔ لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ اس مکان کے اندر بھی میں نے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں کیونکہ مجھے پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ ہو سکتا ہے کبھی ماتا جی کو یرغمال بنا کر مجھے مجبور کرنے یا مارنے کی کوشش کی جائے۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا تھا لیکن اس بار ایسا ہو گیا۔ چنانچہ ان انتظامات کی بنا پر میں ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ماتا جی سمیت وہاں سے نکل کر یہاں بڑے گھر میں آ گئی۔ اس دوران میرے آدمیوں نے انہیں گھیر لیا اور ابھی تھوڑی دیر بعد ان کے بے ہوش جسم یہاں پہنچ جائیں گے پھر میں ان سے جی بھر کر اس بات کا انتقام لوں گی کہ انہوں نے میری ماتا جی کو اپنے ناپاک ہاتھ کیوں لگائے۔ آپ ماتا جی کو تسلی دیں کہ اب ہم مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہیں"...... پرنسز رشنی نے بھی اس عورت کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پھر بھی اپنا خیال رکھنا رشنی۔ اگر تمہیں ذرا بھی تکلیف پہنچی تو تمہاری ماتا جی تم سے پہلے مر جائیں گی"...... اس عورت نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مانی جی۔ آپ ماتا جی کو بھی تسلی دیں"۔ پرنسز رشنی نے کہا اور وہ عورت سر ہلاتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہوا۔ پرنسز رشنی نے ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز گونجی تو پرنسز رشنی تیزی سے میز کی طرف لپکی اور اس نے

ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ سریش کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنسز رشنی اٹنڈنگ یو۔ رپورٹ دو۔ اوور"...... پرنسز رشنی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پرنسز۔ کوٹھی تو خالی پڑی ہے۔ اس میں صرف بے ہوش ملازم ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے سریش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اتنی جلدی وہ نکل کر کہیں نہیں جا سکتے۔ ساتھ والی کوٹھیاں چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے نکلتے ہی ساتھ والی کوٹھی میں چلے گئے ہوں۔ وہاں کار تو ہے نہیں۔ ارد گرد کے لوگوں سے بھی معلومات کرو۔ اوور"...... پرنسز رشنی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس پرنسز۔ میں نے پہلے ہی ساتھ والی کوٹھی چیک کرائی ہے۔ یہ لوگ وہاں گئے ہیں پرنسز۔ وہاں ایک بوڑھی عورت اور ایک ادھیڑ عمر مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ کوٹھی بھی خالی ہے۔ وہ شاید اس کے عقبی طرف سے نکل گئے ہیں۔ اوور"...... سریش نے جواب دیا۔

" تم وہیں ٹھہرو۔ میں خود آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... پرنسز رشنی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور چند لمحوں بعد اس کی بلٹ پروف کار انتہائی

تیز رفتاری سے چندر ما کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی ماتاجی کی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئی ۔ وہاں چار کالے رنگ کی کاریں موجود تھیں ۔ جیسے ہی پرنسز روشنی کار روک کر نیچے اتری ایک طرف سے ایک درمیانے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان تیزی سے اس کی طرف بڑھا ۔ اس نے قریب آکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں سلام کیا ۔

" کس کوٹھی میں گئے ہیں وہ لوگ سریش " ...... پرنسز نے کہا ۔

" اس بائیں ہاتھ والی کوٹھی میں پرنسز " ...... سریش نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ رانی روپ چندا کی کوٹھی میں ۔ آؤ میرے ساتھ " ...... پرنسز نے کہا اور تیزی سے اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے ۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا ۔

" رانی تو بیمار رہتی ہے ۔ کہیں مر تو نہیں گئی " ...... پرنسز نے پھاٹک کراس کرتے ہوئے اپنے پیچھے آنے والے سریش سے پوچھا ۔

" ان دونوں کو میں نے ہسپتال بھجوا دیا ہے پرنسز ۔ ان کی حالت خراب تھی " ...... سریش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پرنسز نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ لان کراس کر کے وہ برآمدے میں پہنچی اور پھر ادھر ادھر غور سے دیکھتی ہوئی وہ آگے راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ پھر وہ اچانک رک گئی ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ لوگ واپس باہر آئے ہیں ۔ ان کے قدموں کے نشانات " ...... پرنسز نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور واپس باہر برآمدے میں آگئی ۔

" اوپر والی منزل چیک کی ہے " ...... پرنسز نے سریش سے پوچھا ۔

" اوپر والی منزل ۔ نہیں ۔ اوپر جا کر وہ کیا کریں گے ۔ اوپر سے تو نکلنے کا راستہ بھی نہیں ہے " ...... سریش نے کہا ۔

" ہاں ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے " ...... پرنسز نے کہا اور ایک بار پھر راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ پھر اس نے سارے کمرے اور راہداریاں گھوم ڈالیں ۔

" تم نے کون سی گیس فائر کی تھی ماتاجی کی کوٹھی میں " ۔ اچانک پرنسز نے پوچھا ۔

" آر ۔ الیون ۔ وہ انتہائی زود اثر گیس ہے پرنسز " ...... سریش نے جواب دیا ۔

" کتنے کیپسول فائر کئے تھے " ...... پرنسز نے پوچھا ۔

" عقبی طرف اور سامنے سے تقریباً تیس کیپسول بیک وقت فائر کئے تھے " ...... سریش نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ پھر اوپر جا کر چیک کرو ۔ یہ گیس بے حد تیز ہے ۔ اتنے کیپسول فائر ہونے پر تو یہ گیس یہاں بھی پھیل گئی ہو گی اور تم نے کہا ہے کہ رانی اور اس کے ملازم دونوں کی حالت خراب تھی ۔ یقیناً اس گیس کا اثر ہوا ہو گا ۔ ان لوگوں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہو گا ۔ پھر ان پر گیس کے اثرات ہوئے ہوں گے ۔ اگر بے ہوش آدمی پر اس گیس کے اثرات ہو جائیں تو اس کی حالت بے حد خراب ہو جاتی ہے ۔ جاؤ اوپر معلوم کرو " ...... پرنسز نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا ۔

"یس پرنسز"...... سریش نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف لپک پڑا۔ پرنسز بھی اندر جانے کی بجائے باہر برآمدے میں آ گئی۔ اس نے سریش کے ساتھ چار مسلح افراد کو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی منزل میں جاتے ہوئے دیکھا۔ سیڑھیاں راہداری سے اوپر کی طرف جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد سریش انتہائی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا۔ اس کا چہرہ خوشی کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"پرنسز۔ پرنسز۔ وہ سب اوپر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ایک ہی کمرے میں ہیں۔ پرنسز۔ آپ کا اندازہ سو فیصد درست نکلا ہے"۔ سریش نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑی اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے راہداری کی طرف مڑی اور پھر اکٹھی دو دو سیڑھیاں پھلانگتی اوپر پہنچ گئی ایک بڑے سے کمرے میں پہنچتے ہی وہ رک گئی وہاں واقعی ایک عورت اور پانچ مرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے ان کے گرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اچانک بے ہوش ہوئے اور پھر انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔

" اب دیکھنا عمران کہ پرنسز رشنی تم سے کیسے انتقام لیتی ہے تمہاری روح بھی صدیوں تک ویرانوں میں سر پٹختی پھرے گی"۔ پرنسز نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کے جسم کو بڑے نفرت بھرے انداز میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ سریش کی طرف مڑی۔

"ان سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں راج گھاٹ کے تہہ خانے

میں پہنچا دو۔ میں وہیں جا رہی ہوں لیکن سنو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ان کے ہاتھ پیر باندھ دینا"...... پرنسز نے سریش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنسز"...... سریش نے جواب دیا اور پرنسز سرہلاتی ہوئی تیزی سے واپس مڑ گئی اس کی آنکھوں میں اس بھوکی بلی کی آنکھوں جیسی چمک تھی جسے اچانک انتہائی نرم شکار نظر آ گیا ہو۔

عمران کے جسم میں انتہائی تیز درد کی ایک لہر دوڑتی چلی گئی اور اس تیز درد کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی روشنی میں تبدیل ہونے لگ گئی اور چند لمحوں بعد جب اس کا شعور پوری طرح جاگا تو اس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے دائیں بائیں موجود تھے ان سب کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات تھے سب سے آخر میں جولیا کو باندھا گیا تھا اور ایک نوجوان جولیا کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی ساخت کسی قدیم مندر کی طرح تھی دیواریں ٹھوس پتھروں کی بنی ہوئی تھیں فرش پر بھی پتھر جڑے ہوئے تھے ایک طرف ایک دیوار کے سامنے ایک کافی بڑا الاؤ سا جل رہا تھا یہ الاؤ لکڑیوں کی مدد سے جل رہا تھا اس الاؤ کے اوپر دو زنجیریں

لٹک رہی تھیں جن کے آخری سروں پر کڑے تھے ۔ یہ زنجیریں اوپر ایک گارڈر کے ساتھ منسلک تھیں اور گارڈر چھت کے ساتھ لگا ہوا تھا ۔ اس ہال نما کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو موٹی لکڑی کا بنا ہوا تھا ۔ اسی لمحے جولیا کے بازو میں انجکشن لگانے والا مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا ۔

" ہم کس کے قیدی ہیں کم از کم اتنا تو بتاتے جاؤ "....... عمران نے اس آدمی سے پوچھا اور وہ آدمی چونک کر عمران کی طرف بڑھا ۔

" اوہ ۔ تمہیں ہوش آگیا ہے تم پرنسز کے قیدی ہو اور اب تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہو گا اس لئے جو دعا مانگنا چاہتے ہو مانگ لو "....... اس آدمی نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس ہال سے باہر نکل گیا اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا اور عمران نے اپنے جسم کے گرد بندھی زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اسی لمحے اس کے ساتھی بھی کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے ۔

" ہم کہاں پہنچ گئے ہیں عمران صاحب "....... چوہان کی آواز سنائی دی ۔

" ہم پرنسز رشنی کے مہمان ہیں "....... عمران نے جواب دیا اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں کو کلائی کے گرد موجود کڑوں سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی لیکن کڑے کلائیوں میں پھنسے ہوئے تھے ۔

" عمران ۔ یہ ہم کہاں ہیں "....... اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی ۔

"پرنسز رشنی ہمیں زندہ جلانے کا پروگرام بنائے ہوئے ہے اس لئے اس نے یہ الاؤ جلا رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مس جولیا۔ آپ اپنے ہاتھوں کو کڑوں سے نکالنے کی کوشش کریں مجھے یقین ہے کہ آپ ہاتھ نکال لیں گی"...... جولیا کے ساتھ موجود صدیقی نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"نہیں۔ یہ کڑے بہت تنگ ہیں"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پرنسز رشنی اندر داخل ہوئی اس کا چہرہ مسرت اور کامیابی سے چمک رہا تھا اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے جسم پر چست لباس تھا اور اس نے ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا جبکہ اس سے پیچھے دو مشین گن بردار تھے دونوں کی بیلٹس کے ساتھ ہولسٹر بھی موجود تھے جن میں سے ریوالور کے دستے جھانک رہے تھے۔ انہوں نے اندر آکر دروازہ بند نہ کیا تھا۔

"تم۔ ہا۔ ہا۔ آخر کار تم لوگ میرے قبضے میں آ ہی گئے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں"۔ پرنسز رشنی نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک مشین گن بردار نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھائی اور پرنسز رشنی کے پاس رکھ دی پرنسز رشنی بڑے فاخرانہ انداز میں اس پر بیٹھ گئی جبکہ وہ دونوں مشین گن بردار اور کوڑے بردار پہلوان پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"تم واقعی غضب کی اداکارہ ہو پرنسز رشنی۔ خواہ مخواہ یہاں وقت ضائع کر رہی ہو اگر تم ہالی وڈ چلی جاؤ تو یقیناً اداکاری کے سارے ایوارڈز تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے اور پوری دنیا کے کروڑوں حسن پرست اور اداکاری پسند ناظرین کا بھی بھلا ہو جائے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"گڈ تو تم میری تعریف کر رہے ہو۔ ہمیں تمہاری تعریف پسند آئی اس لئے ایک کوڑے کی معافی تمہیں دی جاتی ہے"...... پرنسز رشنی نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ابھی تو میں نے تعریف شروع ہی نہیں کی ابھی تو میں تمہید باندھ رہا تھا ویسے ایک بات ہے تمہاری تعریف کرنا دراصل سورج کو چراغ۔ میرا مطلب ہے جدید دور میں سورج کو بجلی کا بلب دکھانا ہے ویسے باقی دو مشین گنوں کی معافی کیا طریقہ کار ہے گالیاں دینا پڑیں گی یا تعریفوں سے ہی کام چل جائے گا"...... عمران نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اب اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرو گے۔ چ۔ چ۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ اور اس طرح کی حرکتیں کرے"...... پرنسز رشنی نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس طرح معلوم ہو گیا ہے کہ میں اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر رہا ہوں"...... عمران نے حیران ہو کر کہا اس کی حیرت حقیقی تھی۔

"یہ باقی مشین گنوں اور گالیوں کا کیا مطلب"...... پرنسز رشنی

نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارے آدمیوں کے پاس ایک کوڑا اور دو مشین گنیں ہیں اور تم نے میری طرف سے تعریف پر کوڑا معاف کر دیا ہے۔ اس طرح اب دو مشین گنیں رہ گئی ہیں۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ بھی تعریف سے معاف ہوں گی یا گالیوں سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ مطلب تھا تمہارا۔ جبکہ میرا مطلب اور تھا میں تمہیں ایک سو کوڑے مارنے کا فیصلہ کر کے آئی تھی جن میں سے ایک کوڑا میں نے معاف کر دیا ہے"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اس کا مطلب ہے کہ ابھی ننانوے تعریفیں مزید کرنا پڑیں گی لیکن پرنسز رشنی اب اگر تمہارے اندر اتنی تعریف کے قابل صلاحیتیں ہی نہ ہوں تو پھر"...... عمران نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کتا سو"...... اس نے چیخ کر اپنے عقب میں کھڑے ہوئے کوڑا بردار پہلوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم پرنسز"...... کوڑا بردار نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"آگے بڑھو اور پوری قوت سے گن کو ننانوے کوڑے اس عمران کو مارو"...... اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی"...... پرنسز رشنی نے چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی پرنسز"...... اس پہلوان نما آدمی نے کہا اور کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا وہ آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ سنو پرنسز۔ اس طرح کا حکم دینے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو اگر میرے جسم سے تمہارے آدمیوں کا ایک کوڑا بھی چھو گیا تو اس کے بعد میری طرف سے تمہارے لئے تمام رعایتیں ختم ہو جائیں گی"۔ عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے لئے رعایتیں بہت خوب تو تمہیں ابھی یقین ہے کہ تم یہاں سے زندہ بچ کر جا سکو گے"...... پرنسز رشنی نے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا البتہ اس نے آگے بڑھتے ہوئے پہلوان نما کوڑا بردار کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"ہاں میں نے اب تک تمہارے ساتھ رعایت کی ہے صرف اس لئے کہ تم ایک معصوم سی بچی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تمہاری بہرحال سرکاری حیثیت بھی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو جو رعایت تم نے کی ہے وہ میں بھی کر دیتی ہوں اور وہ یہ کہ تمہارا حشر تمہارے ساتھیوں کے بعد ہو گا کہ تم اپنی آنکھوں سے اپنے تمام ساتھیوں کا حشر دیکھ سکو اب کارروائی کا آغاز اس عورت سے ہو گا جسے تم جولیا کہتے ہو اس نے میری ماتاجی کی کنپٹی پر پستول رکھا تھا اب اسے اس جرم کی ایسی عبرت ناک سزا دی جائے گی کہ ایسی عبرتناک سزا کا تم نے کبھی تصور تک نہیں کیا ہو گا"...... پرنسز نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے اپنے آپ کو سنبھال لو۔

ورنہ بعد میں تمہیں پچھتانے کا بھی وقت نہیں ملے گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بھومو اور کتامو۔ تم دونوں اس عورت کو زنجیروں سے آزاد کر کے الاؤ کے اوپر الٹا لٹکا دو"...... رشنی نے دونوں مشین گن برداروں سے کہا۔

"یس پرنسز"...... دونوں نے کہا اور اپنی مشین گنیں وہیں دیواروں کے ساتھ لگا کر وہ تیزی سے جولیا کی طرف بڑھنے لگے۔

"خیال رکھنا یہ بھی اس عمران کی ساتھی ہے"...... پرنسز نے کہا۔

"یس پرنسز"...... ان میں سے ایک نے کہا اور پھر جولیا کے قریب جا کر ان میں سے ایک نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا منہ زبردستی جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے جولیا کا سر پکڑ لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھا اور پھر ان دونوں نے آگے بڑھ کر اس کی زنجیروں کو کھولنا شروع کر دیا۔ جولیا کا جسم ان پر لٹکا ہوا تھا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے لیکن اچانک اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس نے جولیا کے ایک ہاتھ کو آہستہ سے حرکت کرتے دیکھ لیا تھا۔ جو ایک آدمی کے ہولسٹر میں موجود ریوالور کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا بے ہوش نہیں ہوئی تھی بلکہ اس نے سانس روک لیا تھا اور اب بے ہوش

ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔ جب سب زنجیریں کھل گئیں تو اچانک وہ آدمی جس پر جولیا کا وزن پڑا ہوا تھا تیزی سے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ریوالور کے دھماکے ہوئے اور بھومو اور کتامو کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جولیا نے اس آدمی کے ہولسٹر سے ریوالور اچانک کھینچ کر اسے زور سے دھکا دے دیا تھا اور اس کے اچانک لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہی جولیا نے ان پر فائر کھول دیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے پرنسز رشنی جو جولیا کو حرکت میں دیکھ کر اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی جولیا کے ہاتھ میں ریوالور دیکھتے ہی اس نے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے عقبی کھلے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جولیا نے اس پر فائر کیا لیکن اچانک کوڑا بردار پہلوان درمیان میں آگیا اور پرنسز رشنی نہ صرف بچ گئی بلکہ وہ دروازے سے باہر جا گری اور غائب ہو گئی۔ جولیا دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

"رک جاؤ جولیا۔ پہلے ہمیں آزاد کرو۔ دروازہ اندر سے بند کر دو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور جولیا جو دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس نے جلدی سے بھاری دروازہ ایک دھماکے سے بند کیا اور اس کو لاک کر دیا۔

"کاش یہ پہلوان اچانک سامنے نہ آجاتا تو میں اس پرنسز کو دیکھ لیتی"...... جولیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی بے حد پھرتیلی اور عیار ذہن کی مالکہ ہے۔ اس کے پاس

اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے آگے بڑھ کر تیزی سے عمران کی کلائیوں کے گرد موجود کڑے کھول دیئے اور عمران اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا جبکہ جولیا عمران کے ساتھ موجود چوہان کی طرف بڑھ گئی۔ پہلوان اور مشین گن بردار تینوں اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے اپنے پیروں کے گرد کڑے کھولے اور پھر اچھل کر آگے بڑھ گیا۔ اس نے دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھائی اور پھر دروازہ کھول کر اس نے باہر چھلانگ لگا دی۔ یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر ایک وقت میں کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا کھلے دروازے سے یکلخت باہر نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوم گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ برآمدہ خالی تھا۔ سامنے ایک کھلا صحن تھا جس کا لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران عمارت کے باقی حصوں کو چیک کرتا رہا۔ لیکن یہ قدیم عمارت یکسر خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے تیزی سے بیرونی پھاٹک سے باہر نکل کر دیکھا تو یہ عمارت ایک گھنے جنگل میں بنی ہوئی تھی۔ ایک کچی سی سڑک سامنے دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس پر اڑتی ہوئی دھول بتا رہی تھی کہ پرنسز رشنی کار میں بیٹھ کر تھوڑی دیر قبل فرار ہوئی ہے اور یہ دھول اس کار کی تیز رفتاری کی وجہ سے اڑ رہی ہے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور

واپس اندر کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو برآمدے میں آتے ہوئے دیکھا۔

"وہ نکل گئی اور عمارت خالی ہے۔ شاید یہاں یہی لوگ رہتے تھے جنہیں جولیا نے ختم کر دیا ہے"...... عمران نے کہا تو ان کے سب کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

"عمران صاحب۔ یہ عورت حد درجہ مکار اور عیار ہے۔ اس کے ساتھ اب کھلی جنگ کرنا پڑے گی"...... چوہان نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا لیکن عمران مان ہی نہیں رہا تھا۔ حالانکہ اس نے دو بار دھوکہ دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دوسری بار تو میں بے حد چوکنا تھا لیکن میرے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اس بوڑھی عورت کے مکان میں اس قسم کے سسٹم موجود ہوں گے۔ بہرحال اب یہ بچ کر نہیں جا سکے گی۔ اگر جولیا سانس نہ روک لیتی تو جو سزا اس نے جولیا کو دینے کا سوچا تھا وہ واقعی انتہائی عبرت ناک تھی اور ہم بے بس تھے۔ ویل ڈن جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت مسرت کی شدت سے کھل اٹھا۔

"میں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ اگر وہ مجھے ویسے ہی کھولتے تو میں اپنی جان دے کر ان کو ختم کر دیتی۔ لیکن جب اس نے بے ہوش کرنے والی گیس کی بوتل نکالی تو میں نے پلاننگ کر لی اور سانس روک لیا۔ میری نظر اس کے ہولسٹر میں موجود ریوالور پر تھی"...... پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے جولیا نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ہوشیاری نے آج ہم سب کو بچا لیا ورنہ اس بار عمران صاحب سمیت ہم واقعی بے بس ہو کر رہ گئے تھے" ...... صدیقی نے کہا اور جولیا مسکرا دی۔ عمارت سے نکل کر وہ کچی سڑک پر جانے کی بجائے اس کے ساتھ ساتھ جنگل میں سے ہوتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ابھی انہوں نے آدھا راستہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک دور سے انہیں دھول اڑتی ہوئی دکھائی دی۔

"اس کے ساتھی آ رہے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم نے ان سے گاڑیاں بھی حاصل کرنی ہیں اور ان میں سے ایک کو زندہ بھی پکڑنا ہے۔ درختوں کی اوٹ لے لو" ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے خود ایک چوڑے درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا۔ سارے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے مختلف درختوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی دو کاریں ان کے سامنے گزر کر عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ جب وہ کافی دور نکل گئیں تو عمران اوٹ سے باہر آ گیا۔

"آؤ۔ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہے۔ جلدی کرو۔ لیکن خیال رکھنا۔ یہ لوگ عمارت کو خالی دیکھ کر فوراً ہی باہر آئیں گے ہمیں تلاش کرنے کے لئے" ...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس عمارت کی طرف جانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ عمارت کے کھلے صحن میں دونوں کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں دو آدمی برآمدے میں موجود تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"اوٹ لے کر پھاٹک کی طرف بڑھو" ...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ سب اوٹ لے کر تیزی سے پہلے عمارت کی چار دیواری کی سائیڈ پر پہنچے اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"جلدی کرو۔ باہر چلو۔ وہ جنگل میں ہی ہوں گے۔ پرنس کا حکم ہے کہ انہیں جنگل میں ہی تلاش کر کے ختم کرنا ہے" ...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں پھاٹک کی طرف آنے لگیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے واپس ہو کر چار دیواری کے کونے پر پہنچ کر سائیڈ میں ہو گئے۔ سب سے آگے عمران تھا جبکہ باقی ساتھی اس کے پیچھے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ذرا سا سر باہر کر کے دیکھا تو چھ آدمی دوڑتے ہوئے پھاٹک سے باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"وہ لازماً مین روڈ کی طرف ہی گئے ہوں گے۔ آگے بڑھو۔ ابھی وہ یقیناً راستے میں ہی ہوں گے۔ ادھر سائیڈ پر ہو کر آگے بڑھنا"۔ ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چھ کے چھ اسی طرف کو آگے بڑھنے لگے جدھر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"لیکن باگیشری۔ ہماری کاروں کی دھول تو انہیں نظر آئی ہی ہو گی ہو سکتا ہے وہ جنگل کے اندر دوڑ گئے ہوں" ...... ایک اور آدمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی کوئی جواب دیتا۔ عمران نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے

ساتھ ہی ان میں سے پانچ افراد چیختے ہوئے نیچے گرے جبکہ چھٹا آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک جھاڑی میں گھس گیا۔

" خبردار۔ تم چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہو۔ ہاتھ سر پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس جھاڑی کی سائیڈ پر فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک آدمی سر پر دونوں ہاتھ رکھے جھاڑی کے پیچھے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ موت کے خوف سے زرد پڑا ہوا تھا۔

" آگے آجاؤ پھاٹک کی طرف"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے آنے لگا۔

" منہ دوسری طرف کر لو"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی تیزی سے مڑ گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اوٹ سے نکلے اور اس کے چاروں طرف پہنچ کر انہوں نے اسے گھیر لیا۔

" اس کی تلاشی لو چوہان"...... عمران نے کہا اور چوہان نے آگے بڑھ کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ایک مشین پسٹل اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اس کی جیب سے باہر آگیا۔

" کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

" باگیشری"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" تم نے درست جواب دیا ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھی نے تمہارا نام باگیشری ہی لیا تھا اور تم ہی اپنے ساتھیوں کو لیڈ کر رہے تھے۔

اس لئے میں نے تمہیں مشین گن کا نشانہ نہیں بنایا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو باگیشری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم لوگ بھاگ جانے کی بجائے یہیں راج گھاٹ کے باہر ہی چھپے ہوئے ہو گے"...... چند لمحوں بعد باگیشری نے کہا۔

" تمہاری کاروں کی دھول ہمیں واپس لے آئی تھی۔ بہرحال اب اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ بتادو کہ تم اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے کیا تم قریب ہی تھے"...... عمران نے کہا وہ سب عمارت کی طرف ہی چل رہے تھے۔

" میرا گروپ یہاں سے کچھ فاصلے پر چیکنگ کر رہا تھا۔ ہماری ڈیوٹی یہیں تھی۔ ہمیں چیف بھوانم کی کال آئی اور ہم یہاں پہنچ گئے"۔ باگیشری نے جواب دیا۔

"چیف بھوانم۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" وہ ہیڈ کوارٹر انچارج ہے اور پرنسز کا نمبر ٹو ہے۔ سب کو وہی لیڈ کرتا ہے"...... باگیشری نے جواب دیا۔

" تم نے جب راج گھاٹ کو خالی دیکھا تو کیا تم نے بھوانم سے رابطہ کیا تھا یا پرنسز سے"...... عمران نے کہا۔

" بھوانم سے لیکن پھر پرنسز نے براہ راست بات کی"۔ باگیشری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ خیال رکھنا مجھے اس بارے میں معلوم ہے

میں صرف تصدیق کے لئے پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر ماسٹر پلازہ میں ہے ۔ کلیا کر روڈ پر ماسٹر پلازہ"۔ باگیشری نے جواب دیا۔

" تم وہاں جاتے رہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے ۔ ہمارا تعلق رائل سروس کے چیکنگ گروپ سے ہے ۔ لیکن ہمارا ہیڈ کوارٹر ماسٹر پلازہ کے ایک کونے میں ہے ۔ اصل ہیڈ کوارٹر میں سوائے پرنسز، بھوانم اور خاص آدمیوں کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا"...... باگیشری نے جواب دیا۔

" کتنے چیکنگ گروپ ہیں ہماری تلاش میں"...... عمران نے پوچھا۔

" بیس کے قریب گروپ ہیں اور سب اپنے اپنے مخصوص مقامات پر کام کر رہے ہیں"...... باگیشری نے جواب دیا۔

"چیکنگ گروپ کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" سرتار نام ہے اس کا"...... باگیشری نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ بیٹھ جاؤ کار میں ۔ ہم تمہیں راستے میں کہیں چھوڑ دیں گے لیکن خیال رکھنا اگر کوئی غلط حرکت کی تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے"...... عمران نے کہا اور پھر اسے صحن میں کھڑی ایک کار میں پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے دونوں طرف چوہان اور صدیقی بیٹھ گئے جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر اور جولیا اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ خاور اور نعمانی کو عمران نے دوسری کار میں بیٹھنے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے مڑ کر عمارت سے نکلیں اور مین روڈ کی

طرف بڑھتی چلی گئیں ۔ مین روڈ پر پہنچ کر عمران نے کوڈ میں باگیشری کو بے ہوش کرنے کے لئے کہا تو صدیقی نے اچانک اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور وہ اوہ کہہ کر آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ دوسری ضرب چوہان نے لگا دی اور باگیشری بے ہوش ہو کر وہیں اوندھا ہو گیا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"اسے اٹھا کر جنگل کے اندر ڈال دو"...... عمران نے کہا۔

"اسے ختم کیوں نہ کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

" کیا فائدہ خواہ مخواہ کی قتل و غارت کا ۔ یہ اب ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صدیقی نے نیچے اتر کر بے ہوش باگیشری کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر اسے کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے جنگل کے اندرونی حصے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

" اب تمہارا کیا پروگرام ہے ۔ یہ کاریں تو ہمیں چھوڑنی ہوں گی"...... جولیا نے کہا۔

" یہ سڑک شہر سے باہر ہے ۔ ہم شہر پہنچ کر انہیں چھوڑ دیں گے ۔ ہمیں سب سے پہلے میک اپ کا سامان اور رہائش چاہئے ۔ اس کے بعد ہم نے براہ راست اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ سامان کہاں سے خریدا جائے ۔ شہر میں تو ہر طرف یہ لوگ پھیلے ہوئے ہوں گے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" فکر مت کرو ۔ شہر کے قریب کوئی نہ کوئی پبلک فون بوتھ سڑک

پر ہو گا۔ وہاں سے فون کر کے انتظام ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے صدیقی واپس آکر کار میں بیٹھ گیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"پرنسز۔ آپ اگر انہیں ڈھیل نہ دیتیں تو اب تک ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا"...... کمرے میں بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی پرنسز رشنی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تم ان سے خوفزدہ ہو گئے ہو بھوانم"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں پرنسز۔ میں خوفزدہ کیوں ہونے لگا۔ میں تو ان کے بار بار ہاتھوں سے نکل جانے پر پریشان ہو رہا ہوں"...... اس نوجوان نے چونک کر کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسی طرح تو لطف آتا ہے بھوانم۔ اگر میں انہیں سیدھے سادھے انداز میں گولی مار دیتی تو کیا لطف آتا۔ کیا ایڈونچر ہوتا۔ اب دیکھو کتنا لطف آ رہا ہے۔ وہ چوہوں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں لیکن کب تک

اور کہاں چھپیں گے ۔ وہ کوئی بھی میک اپ کر لیں کہیں بھی چلے
جائیں ۔ جیسے ہی وہ کمپیوٹر لائن کراس کریں گے چیک ہو جائیں گے
اور پکڑے جائیں گے ۔ مرنا تو بہرحال ہے انہوں نے ۔ لیکن ایسے کھیل
میں لطف ہے ۔ ایڈونچر ہے ۔ دنیا کی مانی ہوئی سیکرٹ سروس جس سے
پوری دنیا کی سروسز خوفزدہ رہتی ہیں رائل سروس کے سامنے موت کے
خوف سے بھاگ رہی ہے ۔ کیا تمہیں اس کھیل میں لطف نہیں
آرہا"...... پرنسز رشنی نے کہا تو بھوانم نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔

"لطف تو واقعی آرہا ہے پرنسز ۔ میں تو اس لئے پریشان ہو رہا تھا کہ
اگر وہ لوگ آپ پر قابو پالیتے تو"...... بھوانم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ مجھ پر کون قابو پا سکتا ہے ۔ میرا نام پرنسز رشنی ہے پرنسز
رشنی"...... پرنسز رشنی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے
پہلے کہ بھوانم کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی
اور پرنسز رشنی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سرتار کی کال ہے پرنسز"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ
آواز سنائی دی ۔

"یس بات کراؤ"...... پرنسز رشنی نے چونک کر کہا۔

"ہیلو ۔ سرتار بول رہا ہوں پرنسز ۔ میرے آدمیوں نے عمران اور
اس کے ساتھیوں کا ایک بار پھر کھوج نکال لیا ہے"...... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ کہاں ہیں اس بار وہ لوگ"...... پرنسز رشنی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"دارالحکومت کے ہوٹل کا کیتھری کے مالک پرنس سٹھاریہ نے
انہیں کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے ۔ چونکہ پرنس سٹھاریہ کا تعلق شاہی
خاندان سے ہے پرنسز ۔ اس لئے ہم نے براہ راست کوئی کارروائی نہیں
کی"...... دوسری طرف سے چیکنگ گروپ کے انچارج سرتار نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پرنس سٹھاریہ نے انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا
ہے ۔ تفصیل بتاؤ"...... پرنسز رشنی نے غراتے ہوئے کہا۔

"پرنسز ۔ میرا ایک مخبر ہوٹل میں موجود ہے ۔ وہاں ایکس چینج آپریٹر
ہے ۔ چونکہ آپ نے بتا دیا تھا کہ عمران اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ
بھی کہتا ہے اس لئے جیسے ہی پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی ۔ میرا آدمی
چوکنا ہو گیا ۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کسی پبلک فون بوتھ سے بول رہا
تھا اور پرنس سٹھاریہ سے بات کرنا چاہتا تھا ۔ آپریٹر نے بات کرا دی
لیکن ساتھ ہی اس نے اسے ٹیپ کر لیا ۔ چونکہ مقامی کال کو وہ مانیٹر
نہیں کر سکتا تھا ۔ اس لئے اس نے بعد میں یہ ٹیپ سنی تو پتہ چلا کہ
پرنس آف ڈھمپ اور پرنس سٹھاریہ میں خاصے گہرے تعلقات ہیں ۔
پرنس آف ڈھمپ نے اس سے فوری طور پر ایک رہائش گاہ مہیا کرنے
کی فرمائش کی تو پرنس سٹھاریہ نے اس کی بات تسلیم کر لی اور اسے

ہوٹل آنے کے لئے کہا لیکن پرنس آف ڈھمپ نے اسے کہا کہ وہ فون پر اس رہائش گاہ کی تفصیل نہ بتائے بلکہ شاہی باغ میں اس رہائش گاہ کی چابی لے کر آ جائے وہ اس سے وہاں خود ہی وصول کر لے گا۔ پرنس سٹھاریہ نے یہ تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد گفتگو ختم ہو گئی آپریٹر نے دوبارہ پرنس سٹھاریہ کو خود کال کیا تو پتہ چلا کہ وہ اچانک اٹھ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ آپریٹر نے فوری طور پر مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے ایک چیکنگ گروپ کی ڈیوٹی لگا دی لیکن پھر چیکنگ گروپ ایک ٹریفک بلاکنگ میں پھنس گیا اور جب وہ وہاں پہنچا تو وہاں سے پرنس سٹھاریہ واپس جا چکے تھے۔ اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے ہوٹل سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ پرنس سٹھاریہ واپس ہوٹل پہنچ گئے ہیں۔ اب میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... سرتار نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود معلوم کر لیتی ہوں"...... پرنسز رشنی نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پرنسز۔ سٹھاریہ انتہائی سخت مزاج ہیں۔ وہ اس طرح آسانی سے کچھ نہیں بتائیں گے"...... اچانک بھوانم نے کہا۔ وہ بھی لاؤڈر کی وجہ سے ساری گفتگو سن رہا تھا۔

"کیسے نہیں بتائیں گے۔ کیا وہ مجھ سے بھی چھپائیں گے"۔ پرنسز رشنی نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ان کے تعلقات براہ راست شاہ سے ہیں"...... بھوانم نے کہا۔

"تو پھر"...... پرنسز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے فون پر بات کی تو وہ چوکنا ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس عمران کو بھی فون کر دیں"...... بھوانم نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں شاہ سے درخواست کروں کہ وہ ان سے پوچھیں"...... پرنسز رشنی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنسز۔ انہوں نے رائل سروس کے مقابلے میں عمران کا ساتھ دے کر ملک سے غداری کی ہے۔ آپ انہیں ہوٹل سے اغوا کرائیں اور پھر کسی ایسی جگہ پوچھ گچھ کریں جہاں سے وہ فوری طور پر عمران کو ہوشیار نہ کر سکیں۔ اس طرح ہم ایک بار پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... بھوانم نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر جاؤ اور انہیں اغوا کرا کر پوائنٹ ٹو پر پہنچا دو۔ میں وہیں ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ کس طرح نہیں بتاتے"...... پرنسز رشنی نے غراتے ہوئے کہا اور بھوانم سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پرنس سٹھاریہ اور عمران کے تعلقات کیسے ہو گئے ہوں گے۔ پرنس سٹھاریہ کے متعلق تو آج تک کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہو سکے کہ اسے سیکرٹ ایجنٹوں سے کوئی دلچسپی ہو"...... پرنسز رشنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اچانک ایک خیال آتے

ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"رائل پیلس"...... ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔
"پرنسز رشنی سپیکنگ ...... اعلیٰ حضرت سے بات کراؤ۔ فوراً"۔
پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"رشنی۔ کیا بات ہے۔ کیوں اس طرح براہ راست کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد شاہ ناپال کی سرد آواز سنائی دی۔ شاید وہ اس طرح براہ راست کال کو پسند نہ کرتے تھے۔
"اعلیٰ حضرت۔ گستاخی کی معافی چاہتی ہوں۔ آپ کو تو علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس علی عمران کو رہنمائی میں ڈاکٹر تھراڈ۔ تھراڈ ویپنز اور تھراڈ لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہے اور رائل سروس کے خلاف کام کر رہی ہے۔ رائل سروس نے ان کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا تھا اور وہ مارے جاتے لیکن اچانک انہوں نے کاکیشری ہوٹل کے مالک پرنس سٹھاریہ سے رابطہ کیا اور پرنس سٹھاریہ نے انہیں خفیہ رہائش گاہ مہیا کر دی اور ان سے پورا پورا تعاون کرنے کا بھی اعلان کر دیا۔ چونکہ پرنس سٹھاریہ کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اس لئے آپ کی اجازت کے بغیر میں ان سے سختی سے پوچھ گچھ بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ امید ہے ان حالات میں آپ میری معذرت کو قبول فرما لیں گے"۔

پرنسز رشنی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اگر یہ حالات ہیں تو تمہاری معذرت قبول کی جا سکتی ہے۔ اگر پرنس سٹھاریہ واقعی ایسا کر رہا ہے تو پھر وہ ناپال کے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور پرنسز رشنی نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"اب میں دیکھوں گی اس سٹھاریہ کو"...... پرنسز رشنی نے مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو پرنسز رشنی نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... پرنسز رشنی نے کہا۔
"بھوانم بول رہا ہوں پرنسز۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"۔ دوسری طرف سے بھوانم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"او کے"...... پرنسز رشنی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک مصروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں پر ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس نے کار ایک خاصی بڑی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے روک دی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر نکلا لیکن سامنے پرنسز اور اس کی کار کو دیکھ کر اس نے بوکھلائے ہوئے

انداز میں سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور پرنسز رشنی کار اندر لے گئی۔ برآمدے میں دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے جو تیزی سے آگے بڑھے اور پھر جیسے ہی پرنسز کار سے نیچے اتری ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ پرنسز سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ چکی تھی یہاں بھی دو مسلح آدمی موجود تھے۔ ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوشی کی حالت میں موجود تھا اس کا چہرہ چوڑا تھا۔ جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ راجر"...... پرنسز نے اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ اس بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا۔ شیشی اس نے واپس جیب میں ڈال لی تھی۔ چند لمحوں بعد بے ہوش آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار چونک کر اٹھنے کی کوشش کی۔ ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی پرنسز رشنی پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔

"تم۔ تم۔ پرنسز رشنی تم۔ یہ تم نے مجھے اس طرح کیوں جکڑ رکھا ہے اور یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت انگیز لہجے میں کہا۔

"ملک کے غداروں کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے پرنس سٹھاریہ"...... پرنسز رشنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ملک کے غداروں کے ساتھ۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھ پر یہ الزام لگا رہی ہو۔ مجھ پر"...... پرنس سٹھاریہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے ملک کے دشمنوں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ کیا تم نے پرنس آف ڈھمپ کو رہائش گاہ مہیا نہیں کی۔ بولو نہیں کی"...... پرنسز رشنی نے تیز لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کو رہائش گاہ۔ لیکن تم تو ملک سے غداری کی بات کر رہی تھیں"...... پرنس سٹھاریہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ناپال کے مفادات کے خلاف یہاں کام کر رہا ہے۔ اس نے رائل سروس سے بچنے کے لئے تمہارا سہارا لیا ہے اور تم نے جس طرح شاہی باغ میں جا کر اسے رہائش گاہ کی چابیاں دی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہیں پوری طرح معلوم ہے کہ وہ ناپال کے خلاف کام کر رہا ہے ورنہ اسے اس قدر خفیہ رہ کر چابیاں لینے کی کیا ضرورت تھی"...... پرنسز رشنی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اگر ایسا ہے تو پھر واقعی مجھے اس کی مدد نہیں کرنی چاہئے تھی لیکن ناپال اور پاکیشیا کے درمیان تو اچھے تعلقات ہیں پھر وہ یہاں کیسے ناپال کے خلاف کام کر سکتا ہے ۔ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ۔ ایک بار اس نے گریٹ لینڈ میں میری جان بچائی تھی تب سے اس کے میرے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں ۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ یہاں وہ کسی اور ملک کے ایجنٹوں کے خلاف کام کر رہا ہوگا" ...... پرنس سٹھاریہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو رہائش گاہ اسے دی ہے اس کا پتہ بتاؤ ۔ اگر تم نے درست بتا دیا تو پھر میں یہی سمجھوں گی کہ تم نے واقعی غلط فہمی میں اس کی مدد کی ہے" ...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"میں اسے خود سمجھا لوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہ ٹالے گا" ...... پرنس سٹھاریہ نے جواب دیا۔

"تو تم وہ پتہ نہیں بتا رہے" ...... پرنسز رشنی نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ وہ میرا دوست بھی ہے اور محسن بھی ۔ یا تو میں اسے رہائش گاہ دینے سے انکار کر دیتا اور اگر میں نے اسے دے دی ہے تو اب میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا ۔ البتہ میں اس سے خود بات کر لوں گا ۔ میں اس سے رہائش گاہ خالی کرا لوں گا" ...... پرنس سٹھاریہ نے جواب دیا۔

"تم شاید اس خیال میں ہو گے کہ تمہارے تعلقات شاہ سے ہیں

اس لئے میں تمہیں کچھ نہ کہوں گی ۔ یہ بات ذہن سے نکال دو میں نے شاہ سے بات کر لی ہے اور شاہ نے مجھے اختیار دے دیا ہے کہ تم سے سچ اگلوا لوں جس طرح بھی چاہوں" ...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"تم مجھے گولی مار دو گی ۔ مار دو ۔ لیکن میں اپنے اصول کے خلاف کام نہیں کروں گا ۔ میں جب تم سے کہہ رہا ہوں کہ پرنس سے اپنی دی ہوئی رہائش گاہ فوری طور پر خالی کرا لوں گا تو تمہیں اصرار نہیں کرنا چاہئے" ...... پرنس سٹھاریہ نے جواب دیا۔

"راجر" ...... پرنسز رشنی نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس پرنسز" ...... اس آدمی نے جو پرنس سٹھاریہ کو ہوش میں لایا تھا تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"الماری سے کوڑا نکالو اور سٹھاریہ کے جسم پر اس وقت تک برساتے رہو جب تک یہ پتہ نہ بتا دے ۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی" ...... پرنسز رشنی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس پرنسز" ...... راجر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ میں دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ پرنس سٹھاریہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ابھی تم سب کچھ بتا دو گے ۔ ابھی" ...... پرنسز رشنی نے پرنس سٹھاریہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم جو چاہے کر لو ۔ میں اپنے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کروں

گا"...... پرنس سٹھاریہ نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا تو پرنسز نے ہاتھ اٹھا کر راجر کو سٹھاریہ کی طرف بڑھنے سے روک دیا جس نے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑ رکھا تھا۔

"گڈ۔ مجھے تمہارے اصول پر ڈٹ جانا پسند آیا ہے۔ چلو تم ایسا کرو کہ میرے سامنے فون کر کے عمران سے کہہ دو کہ وہ رہائش گاہ آج ہی خالی کر دے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا

"ہاں۔ یہ میں کر سکتا ہوں"...... پرنس سٹھاریہ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راجر۔ کارڈلیس فون لے آؤ"...... پرنسز نے کہا اور راجر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"جو نمبر یہ بتائیں وہ پریس کر کے فون پیس ان کے کان سے لگا دو"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"یس پرنسز"...... راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سٹھاریہ کی طرف بڑھ گیا۔ پرنس سٹھاریہ نے ایک فون نمبر بتایا تو راجر نے وہ نمبر پریس کر دیا۔

"رک جاؤ۔ فون پیس مجھے دو"...... یکلخت پرنسز رشنی نے کہا اور راجر تیزی سے مڑا اور اس نے فون پیس مؤدبانہ انداز میں پرنسز رشنی کی طرف بڑھا دیا۔ پرنسز رشنی نے فون پیس لے کر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ درست طور پر چیک کر کے بتانا اگر وہ جگہ غلط نکلی تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... پرنسز رشنی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز۔ میں درست بتاؤں گی"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پرنسز نے وہی نمبر اسے بتا دیا جو ابھی سٹھاریہ نے بتایا تھا۔ پرنس سٹھاریہ کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پرنسز رشنی نے بڑی عیاری سے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ اپنی سادگی کی وجہ سے اس کی عیاری کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ پرنسز اب مسکراتی ہوئی نظروں سے پرنس سٹھاریہ کو دیکھ رہی تھی۔

"ہیلو پرنسز"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... پرنسز نے کہا۔

"پتہ نوٹ فرمائیں۔ راحم کالونی کوٹھی نمبر تھری ون۔ اے بلاک اور فون پرنس سٹھاریہ کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے"...... پرنسز رشنی نے کہا۔

"اوہ نہیں پرنسز۔ میں سمجھتی ہوں پرنسز"...... انکوائری آپریٹر نے جواب دیا تو پرنسز نے فون آف کر دیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بھوانم کی آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں۔ پتہ نوٹ کرو جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں اور وہاں فوری طور پر ریڈ کراؤ لیکن پہلے چیک کر لینا کہ یہ لوگ اندر موجود بھی ہیں کہ نہیں۔ اگر نہ ہوں تو پھر انتہائی احتیاط سے نگرانی کرانا۔ جب یہ لوگ واپس آئیں اس وقت ریڈ کرانا"...... پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی راحم کالونی کا پتہ بتا دیا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی پرنسز۔ لیکن یہ فرمائیں کہ ریڈ کس طرح کرنا ہے۔ فل ریڈ یا ہاف"...... بھوانم نے پوچھا۔

"ہاف ریڈ۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہتی ہوں"...... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"یس پرنسز"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پرنسز نے فون آف کر کے ایک طویل سانس لیا اور فون پیس راجر کے ہاتھ میں دیتی ہوئی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"دیکھا تم نے پرنس سٹھاریہ۔ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ اب بولو کہاں گئی تمہاری وہ اصول پسندی"...... پرنسز رشنی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تسلیم ہے کہ تم ذہانت میں مجھ سے بہت آگے ہو۔ لیکن میرا

ضمیر مطمئن ہے کہ میں نے از خود محسن کشی نہیں کی"...... پرنس سٹھاریہ نے جواب دیا۔

"اب تم اپنے اس مطمئن ضمیر کو قبر میں لے جاؤ گے۔ سمجھے۔ میں اپنے حکم کی تعمیل نہ کرنے والوں کو زندہ چھوڑنے کی قائل نہیں ہوں"...... پرنسز رشنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راجر کے دوسرے ساتھی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مشین گن مجھے دو"...... پرنسز رشنی نے سرد لہجے میں کہا اور اس آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن پرنسز رشنی کے ہاتھ میں دے دی اور دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور گولیاں بارش کی طرح پرنس سٹھاریہ کے جکڑے ہوئے جسم پر پڑنے لگیں۔ پرنس سٹھاریہ کے حلق سے صرف ایک چیخ نکلی اور وہ چند لمحے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"نانسنس۔ احمق۔ میرے حکم کی تعمیل کی بجائے اپنی اصول پسندی ظاہر کر رہا تھا"...... پرنسز رشنی نے ٹریگر سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اس آدمی کی طرف اچھال دی جس سے اس نے لی تھی۔

"راجر۔ اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"...... پرنسز نے راجر سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سیاہ رنگ کی بڑی سی کار میں سوار کلیاکر روڈ سے گزر رہا تھا۔ یہ سڑک شہر کی سب سے مصروف سڑک تھی اور اس سڑک پر بے شمار کاروباری اور رہائشی پلازے سے بنے ہوئے تھے۔ عمران کی نظریں ماسٹر پلازہ کو تلاش کر رہی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا لیکن پورا روڈ کراس کر لینے کے باوجود جب اسے کسی بھی پلازہ پر ماسٹر پلازہ کا بورڈ نظر نہ آیا تو اس نے اگلے چوک سے کار کو موڑا اور واپس ہو کر ایک خالی پارکنگ میں کار روک دی۔ پھر وہ کار سے اترا اور تیزی سے ساتھ ہی بنے ہوئے ایک چھوٹے سے بکسٹال کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب"...... کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے لڑکے نے چونک کر پوچھا۔

"اس روڈ پر ایک ماسٹر پلازہ ہے۔ وہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر پلازہ۔ وہ جناب یہاں سے کافی آگے دائیں ہاتھ پر ہے۔ سرخ رنگ کی بلڈنگ ہے جناب۔ اس پر رائل کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے"...... لڑکے نے جواب دیا۔

"رائل کلب۔ اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ آیا۔ اب اسے یاد آ گیا تھا کہ ایک بہت بڑے پلازہ پر اس نے رائل کلب کا بورڈ لگا ہوا دیکھا تھا۔ لیکن اس نے اسے نظر انداز کر دیا تھا کیونکہ اسے تو ماسٹر پلازہ کی تلاش تھی۔

"پتہ مل گیا"...... سائیڈ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے عمران کے واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"ہاں۔ اس پر ماسٹر پلازہ کی بجائے رائل کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عقبی سیٹ پر چوہان اور صدیقی موجود تھے جبکہ خاور اور نعمانی کو عمران نے علیحدہ ٹیکسی پر بھیجا تھا اور انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ کلیاکر روڈ کے آغاز میں موجود ایک ہوٹل کے سامنے پہنچ کر ٹیکسی چھوڑ دیں۔ عمران کار آگے بڑھا لے گیا اور پھر اس بار اس نے ماسٹر پلازہ کو چیک کر لیا۔ یہ آٹھ منزلہ عمارت تھی اور اس پر جہازی سائز کا رائل کلب کا نیون سائن نصب تھا۔

"اس کے اندر کلب بنا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ پردہ رکھنے کے لئے کلب بنایا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ریسٹوران کے سامنے پہنچ

گیا۔خاور اور نعمانی وہاں موجود تھے۔عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اس کے کہنے پر سب نیچے اتر آئے۔عمران نے خاور اور نعمانی کو بھی اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب ریستوران کے ہال میں داخل ہو گئے۔ہال خاصا بڑا تھا اور اس وقت تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔وہ سب ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔اس وقت جولیا سمیت وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔عمران نے راج گھاٹ سے واپسی پر اپنے ایک پرانے دوست پرنس سنھاریہ کو فون کیا اور اس سے ایک کالونی میں رہائش گاہ بھی حاصل کر لی۔اس میں کار موجود تھی اور پھر چیکنگ گروپ کی کار بھی وہیں چھوڑ کر وہ علیحدہ علیحدہ بسوں کے ذریعے سفر کرتے ہوئے اس کالونی میں موجود رہائش گاہ پر پہنچے جبکہ عمران پہلے مارکیٹ گیا وہاں سے اس نے میک اپ کا سامان بھی خریدا اور لباس بھی۔اس کے بعد ایک ہوٹل کے باتھ روم میں اس نے اپنا ماسک میک اپ کیا اور لباس تبدیل کیا اور اس کے بعد اس نے باقی ساتھیوں کے لئے لباس خریدے اور پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اس رہائش گاہ پر پہنچ گیا اور اب وہ اس رہائش گاہ پر موجود کار میں سوار ہو کر باہر نکلے۔عمران پہلے مارکیٹ گیا۔یہاں چونکہ اسلحہ پر کوئی پابندی نہ تھی اس لئے مارکیٹ سے ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے مل جاتا تھا۔عمران نے ایک بڑی دکان سے اپنے مطلب کا اسلحہ خریدا اور پھر کار میں سوار ہو کر وہ کلیا کر روڈ پہنچے تھے جیسے ہی وہ ایک میز کے گرد بیٹھے۔ایک ویٹر ان کے قریب آگیا۔عمران نے اسے پائن ایپل جوس لانے کا آرڈر دیا

اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ اب ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے اس پرنسز رشنی کو اغوا کر کے اپنی رہائش گاہ پر لے جایا جائے تاکہ وہاں اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اس مشن کو مکمل کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس طرح کا ریڈ احمقانہ ہو گا لامحالہ یہ رائل سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انتہائی سخت انتظامات ہوں گے۔ہاں اگر اسے تباہ کرنا ہو تو پھر دوسری بات ہے"۔چوہان نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہاں سے پرنسز کا اغوا مشکل ہو گا"۔عمران نے کہا۔

"ہاں۔میرا تو یہی خیال ہے"......چوہان نے جواب دیا۔

"چوہان درست کہہ رہا ہے"...... جولیا نے چوہان کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی چوہان کی تائید کر دی۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ وہاں سے پرنسز رشنی کا اغوا انتہائی آسان ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ویٹر ٹرے اٹھائے آگیا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔ویٹر نے جوس کے گلاس سب کے سامنے رکھے اور واپس چلا گیا۔

"کس طرح آسان ہو گا"...... ویٹر کے جانے کے بعد جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اگر میں سہرا باندھ لوں اور تم سب باراتی بن کر میرے ساتھ چلو تو پرنسز رشنی کو آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر والے خود ہی اسے ڈولی میں بٹھا کر ہمارے ساتھ روانہ کر دیں گے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سوائے جولیا کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر تمہارے ذہن پر شادی اس قدر سوار ہے تو شادی کر کیوں نہیں لیتے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو شادی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شادی میرے ساتھ ہونے پر تیار نہیں ہوتی"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار جولیا کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے اور جولیا نہ چاہنے کے باوجود بھی بے اختیار ہنس پڑی کیونکہ وہ بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ ہمیں یہاں شاید کسی پلاننگ کے تحت لائے ہیں۔ کیا آپ کو کسی کا انتظار ہے"...... اچانک صدیقی نے کہا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"انتظار ہی تو اس دنیا کی ایک اٹل حقیقت ہے۔ اب دیکھو آدھی زندگی انتظار میں گزر چکی ہے باقی آدھی بھی اسی طرح انتظار میں ہی گزر جائے گی۔ کیوں جولیا"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ خطرناک اور منحوس محاورے میرے سامنے مت بولا کرو۔ یہ زندگی گزرنے والے محاورے۔ سمجھے"...... جولیا نے

غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران جولیا کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ریستوران کے گیٹ میں ایک مقامی لڑکی داخل ہوئی۔ اس نے گیٹ میں ٹھہر کر ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارہ کیا تو وہ لڑکی تیزی سے ان کی میز کی طرف بڑھنے لگی۔ جولیا اور دوسرے ساتھی حیرت سے اس مقامی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

"میرا نام کانتا ہے"...... اس لڑکی نے قریب آکر کہا۔

"مجھے پرنس کہتے ہیں اور یہ سب میرے ساتھی ہیں۔ آؤ بیٹھو"۔ عمران نے کہا۔ ویسے وہ نہ ہی اس کے استقبال کے لئے کرسی سے اٹھا تھا اور نہ ہی اس کے لہجے میں کوئی تکلف تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کافی عرصے سے کانتا کا واقف ہو حالانکہ عمران نے اپنا نام بھی اسے بتایا تھا اور نام بھی پرنس۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پہلی بار ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔

"بیٹھنے کا وقت نہیں ہے۔ آپ ڈبل ایکس کو فون کر لیں"۔ کانتا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور ایک اور خالی میز کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ کون ہے اور یہ ڈبل ایکس کون ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔

"تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ ماسٹر پلازہ سے اس پرنسز رشنی کا اغوا

مشکل ہے اور اب جبکہ میں تمہاری بات مان کر اس کا باقاعدہ انتظام کر رہا ہوں تو اب تم خود پریشان ہو رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بات تو ہم نے اب کی ہے اور انتظام آپ نے پہلے شروع کر دیا تھا۔ کیا آپ کو الہام ہونے لگ گیا ہے"...... اس بار چوہان نے کہا لیکن عمران کے جواب دینے سے پہلے ویٹر وہاں آگیا اور اس نے جوس کے خالی گلاس اٹھا اٹھا کر ٹرے میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"فون لے آؤ یہاں"...... عمران نے ویٹر سے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور جوس کے گلاس لے کر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا جو اس نے میز پر رکھا اور واپس چلا گیا۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس روپ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ گو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا لیکن چونکہ ہال میں گہری خاموشی تھی اس لئے فون سے نکلنے والی ہلکی سی آواز بھی میز کے گرد بیٹھے ہوئے باقی ساتھیوں کو آسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

"پرنس بول رہا ہوں ڈبل ایکس سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو۔ ڈبل ایکس فرام دس اینڈ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری

سی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ریستوران سے۔ کیوں"...... عمران نے بھی چونک کر پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ سن لیں کہ اب آپ واپس اپنی رہائش گاہ پر نہ جائیں کیونکہ وہ اب رائل سروس کے گھیرے میں ہے۔ پرنس سٹھاریہ کو اغوا کر کے رائل سروس والے لے گئے اور پرنسز نے اس پر تشدد کر کے اسے مار ڈالا ہے اور اس سے کوٹھی کا پتہ معلوم کر لیا ہے اور اب دوسری بات سن لیں کہ پرنسز واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے۔ سپیشل وے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ آپ کانتا کے ہمراہ وہاں چلے جائیں۔ کانتا آپ کو لیڈ کرے گی۔ لیکن آپ نے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ تو مجھے یاد ہے لیکن اس راستے کی تفصیل تو بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کانتا کو میں نے سمجھا دیا ہے۔ وہ آپ کو لے جائے گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر ویٹر پلیٹ میں بل لئے ان کی طرف لپک کر آیا تھا۔ عمران نے جیب

سے مقامی کرنسی کا ایک بڑا نوٹ نکال کر پلیٹ میں رکھ دیا۔

"باقی تمہارا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ویٹر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ٹپ اس کی توقع سے بہت زیادہ ہے۔ وہ سب خاموشی سے باہر آگئے تھے۔ اسی لمحے کاناتا بھی باہر آگئی۔

"میری کار کے پیچھے آجاؤ"...... کاناتا نے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

"میرے دو ساتھی تمہارے ساتھ کار میں جائیں گے کیونکہ میری کار میں ان کے لئے جگہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو کاناتا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے خاور اور نعمانی کو کاناتا کے ساتھ جانے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئی ایک سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ آگے کاناتا کی کار تھی جبکہ اس کے عقب میں عمران کی کار تھی۔

"یہ کاناتا کون ہے اور یہ روپ ہوٹل کا ڈبل ایکس۔ کم از کم کچھ تو ہمیں بتا دیا کرو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کاناتا کے بارے میں تو بتاتے ہوئے تم سے ڈر لگتا ہے کہ آخر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہو۔ فرسٹ چیف تو پھر بھی صبر و تحمل کر جائے گا لیکن سیکنڈ چیف تو بہرحال سیکنڈ چیف ہی ہوتا ہے۔

اس نے پلکیں جھپکے بغیر ہی مجھے گولی سے اڑا دینا ہے۔ باقی رہا ڈبل ایکس۔ رومن ہندسوں میں ایکس دس کو کہتے ہیں اس طرح ڈبل ایکس ہوا۔ بیس اور ہم چار ہیں۔ اس طرح بیس کے ہندسے کے ساتھ اگر چار شامل کر دیا جائے تو اسے چار سو بیس بھی کہتے ہیں اور چار سو بیس ویسے تو قانون کی ایک دفعہ ہے جس کے تحت فراڈ اور دھوکہ دہی جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اصطلاحاً چار سو بیس دھوکہ اور فراڈ کے لئے استعمال ہونے لگ گیا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میں نے تم سے قانون اور دفعہ نہیں پوچھے تھے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مزید کیا پوچھا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"مجھے بتاؤ کہ کاناتا دراصل کون ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے تو تمہیں تو معلوم ہے کہ کانٹا پانی میں ڈالا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک کینچوا لگا ہوتا ہے جسے چارہ کہتے ہیں مچھلی اس کینچوے کو کھانے کے لئے لپکتی ہے تو کانٹا اس کے حلق میں پھنس جاتا ہے اور پھر بیچاری تڑپ تڑپ کر جان دے دیتی ہے"۔ عمران نے مچھلی کے شکار پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔

"پھر وہی بکواس"...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے۔ بڑی رمزیہ گفتگو ہے۔ ہمارے ادب میں

اسے علامتی ادب اور شاعری میں اسے علامتی شاعری کہا جاتا ہے۔ جیسے لفظ کہا "آسمان" اور بات ختم ہو گئی۔ اب سب جانتے ہیں کہ آسمان کس کی علامت ہے۔ اس لئے ایک پوری نظم میں جو کچھ کہنا ہے اسے ایک لفظ آسمان سے مکمل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح مچھلی بھی ایک علامت ہے۔ مچھلی کو تم نے دیکھا ہے کہ وہ پانی کے اندر کس طرح تیرتی ہے۔ اچھلتی ہے۔ پلٹتی ہے۔ لپکتی ہے۔ کبھی اوپر جاتی ہے اور کبھی نیچے جاتی ہے۔ لیکن جیسے ہی اسے پانی سے باہر نکالا جاتا ہے تو اس کا کیا حشر ہوتا ہے"...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

" توبہ۔ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے"...... جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا۔ عمران صاحب کا مچھلی سے مطلب پرنسز رشنی ہے اور کانتا کو آپ کانتا سمجھ لیں اور شاید ڈبل ایکس وہ چارہ ہے جس پر مچھلی لپکے گی"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدیقی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ کمال ہے تم نے اس قدر گہری بات کیسے سمجھ لی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" تم ابھی سیکنڈ چیف ہو جبکہ یہ چیف بھی بن چکا ہے۔ اس لئے اس کا ذہن بھی اب چیف جیسا ہو گیا ہے مطلب ہے چیف ذہن"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف بن چکا ہے۔ کس کا چیف"...... جولیا نے اور زیادہ حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

" فور سٹار کا"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔ لیکن اسی لمحے عمران نے کار کو ایک رہائشی پلازہ کے گیٹ کے اندر موڑ دیا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔ کانتا کی کار ان کے آگے تھی اور وہ ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے بھی کار کا رخ پارکنگ کی طرف موڑ دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں پارکنگ میں جا کر رک گئیں۔

" ہم نے فلیٹ نمبر تھرٹی ون میں جانا ہے۔ فرسٹ فلور"...... کانتا نے کار لاک کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے جبکہ جولیا جان بوجھ کر کانتا کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے کن انکھیوں سے اسے کانتا کی طرف جاتے دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ عمران کی رفتار چونکہ بے حد آہستہ تھی اس لئے اس کے ساتھی بھی آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اس لئے کانتا اور جولیا دونوں تیزی سے چلتی ہوئیں ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔

" مس جولیا کانتا کے ساتھ جا رہی ہیں"...... چوہان نے حیران ہو کر کہا۔

" وہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کہیں کانٹے کی نوک بہت تیز تو نہیں کہ الٹا شکاری کے گلے میں ہی پھنس جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا مطلب ہوا عمران صاحب آپ کی اس بات کا اور یہ چوہان اور صدیقی کیوں ہنسے ہیں"...... خاور نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو صدیقی نے خاور اور نعمانی کو مختصر طور پر کار میں ہونے والی عمران اور جولیا کی گفتگو کے بارے میں بتا دیا تو اس بار وہ دونوں بھی ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب فرسٹ فلور کے فلیٹ نمبر تھرٹی ون کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر آگئے۔ یہ فلیٹ کا سٹنگ روم تھا۔ کانتا اور جولیا دونوں وہاں موجود تھیں۔

"آپ بیٹھیں۔ میں چیک کراؤں کہ کہیں کسی نے آپ لوگوں کو یہاں آتے ہوئے چیک تو نہیں کر لیا"...... کانتا نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"خاصی پراسرار بن رہی ہے یہ محترمہ"...... صدیقی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ مچھلی کے شکار میں اصل اہمیت ہی کانٹے کی ہوتی ہے۔ یہ نہ ہو تو پھر سب بے کار ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی بڑی پراسرار عورت ہے۔ میں نے اس سے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور وہ پرنسز رشنی کی

مخالف ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ بات تو تمہیں پہلے ہی سوچ لینی چاہئے تھی کہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔ وہ سب اب عمران کی گیم سمجھ گئے تھے کہ عمران نے پرنسز رشنی کے خلاف ناپال کے شاہی خاندان کے لوگوں کو آگے کیا ہے۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اس مخالفت کا کھوج کیسے اور کب لگا لیا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک صاحب ہیں جنہیں تم شاہی خاندان کا راز دان سمجھ سکتے ہو اور یہ اس راز دانی کی باقاعدہ بھاری قیمت وصول کرتے ہیں۔ شاہی خاندان کے تمام دھڑے اپنے اپنے طور پر دوسروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح انہیں بھاری رقومات بھی ملتی رہتی ہیں اور شاہی خاندان کے ہر چھوٹے بڑے راز سے بھی واقف ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے ان کی ٹپ حاصل کی تھی اور پھر اس ٹپ کی وجہ سے انہوں نے میری امداد کی۔ اس طرح کانتا اور اس کے ساتھیوں کا تعاون ہمیں مل گیا۔ ڈبل ایکس بھی کانتا کا ساتھی ہے اور تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ کانتا پرنسز رشنی کی رائل سروس کے ہیڈ کوارٹر میں کچن سپروائزر ہے۔ پرنسز رشنی نے اس کی بے عزتی کرنے کے لئے اسے کچن سپروائزر کی جگہ دے رکھی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیل

گئے۔

"لیکن کانتا ایسی سروس کیوں کر رہی ہے اور اس کی پرنسز سے اور پرنسز کی اس سے کیا دشمنی ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"پرنسز رشنی کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں ہے جبکہ اس کا والد موجودہ شاہ ناپال کا رشتے میں بھائی تھا لیکن وہ کافی عرصہ قبل فوت ہو گیا ہے۔ پرنسز رشنی کو موجودہ شاہ ناپال نے ہی پالا ہے اور اسے اعلیٰ تعلیم دلائی ہے۔ وہ اس کی ذہانت اور ہوشیاری کی وجہ سے اسے بے حد پسند کرتا ہے۔ کانتا کے والد کا تعلق بھی شاہی خاندان سے تھا لیکن کانتا کے والد نے موجودہ شاہ ناپال کے والد کی مرضی کے خلاف شادی کی جس پر شاہ ناپال نے اسے شاہی خاندان سے باہر نکال دیا۔ اس طرح کانتا شاہی خاندان سے باہر پیدا ہوئی اور اس نے باہر ہی پرورش پائی۔ اس کے والدین ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تو اسے اس کے ایک پرانے خادم نے تمام حالات سے آگاہ کیا تو کانتا موجودہ شاہ ناپال سے ملی اور درخواست کی کہ اسے شاہی خاندان کا فرد قرار دیا جائے اور اسے اس کے شایان شان عہدہ دیا جائے۔ لیکن پرنسز رشنی نے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے کانتا کو نہ ہی باقاعدہ طور پر شاہی خاندان کا فرد قرار دیا گیا اور نہ ہی اسے اس کے شایان شان کوئی عہدہ دیا گیا۔ اس پر کانتا کے دل میں پرنسز رشنی کے خلاف گرہ پڑ گئی۔ کانتا بھی بے حد عقلمند اور ہوشیار لڑکی ہے۔ اس نے بظاہر پرنسز رشنی کی خوشامد کی اور اس سے درخواست کی کہ وہ اسے اپنے پاس ملازم رکھ

لے۔ چنانچہ پرنسز رشنی نے اسے اپنے ہیڈ کوارٹر میں کچن سپروائزر مقرر کر دیا۔ لیکن کانتا اندر ہی اندر پرنسز رشنی کے خلاف کام کرتی رہتی ہے اور جہاں بھی اسے موقع ملے وہ پرنسز رشنی کو شکست دینے کے لئے اقدام کرتی ہے۔ ڈبل ایکس دراصل کانتا کا بھائی ہے۔ وہ ہوٹل روپ کا مالک بھی ہے اور ایک خفیہ سرکاری تنظیم کا چیف بھی۔ وہ بھی کانتا کے ساتھ ہے۔ ان دونوں کا خیال ہے کہ اگر پرنسز رشنی کو شاہ ناپال کی نظروں میں گرا دیا جائے تو پھر ان دونوں کو شاہی خاندان کے افراد بھی قرار دے دیا جائے گا اور انہیں ان کے شایان شان جاگیر اور عہدے بھی مل جائیں گے۔ جب مجھے ان حالات کا علم ہوا تو میں نے کانتا اور ڈبل ایکس سے رابطہ کیا۔ ان دونوں نے میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ چونکہ پہلے مجھے ان کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اس لئے میں نے ان سے رابطہ نہ کیا تھا لیکن اب ضرورت محسوس ہوئی تو میں نے رہائش گاہ سے ڈبل ایکس کو فون کیا اور اسے اپنا پلان بتایا تو وہ اور کانتا دونوں نے میرے لئے کام شروع کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"اس طرح تو واقعی تمہاری بات درست ہے کہ کانتا پرنسز رشنی کے شکار کے لئے کانٹا ثابت ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کچن سپروائزر ہونے کی وجہ سے وہ ہیڈ کوارٹر کے اندرونی حالات اور اس کے تمام انتظامات وغیرہ سے اچھی طرح واقف ہے تم لوگوں نے تو ریستوران میں بیٹھ کر بات کی کہ ہیڈ کوارٹر سے پرنسز رشنی کا اغوا مشکل ہو گا۔ میرے ذہن میں پہلے سے ہی یہ بات تھی۔

اس لئے میں نے ڈبل ایکس اور کاتنا کی مدد سے باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ اس رہائشی پلازہ سے ایک سپیشل وے ہیڈ کوارٹر کو جاتا ہے اور اس راستے سے ہم براہ راست اس پورشن میں بغیر کسی مداخلت کے پہنچ جائیں گے جہاں پرنسز رشنی موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کا اغوا مشکل نہ رہے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور کاتنا اندر داخل ہوئی۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

"میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ تم لوگوں کے بارے میں ان کے پاس کسی قسم کی معلومات موجود نہیں ہیں۔ وہ صرف تمہاری رہائش گاہ کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ تم جیسے ہی واپس آؤ وہ تمہیں بے ہوش کر کے لے جائیں"...... کاتنا نے دروازہ بند کر کے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کر لیا ہے کہ پرنسز رشنی ہیڈ کوارٹر میں موجود بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ وہاں موجود ہے اور بڑی بے چینی سے تمہارے بارے میں اطلاع کا انتظار کر رہی ہے"...... کاتنا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور ہاتھ اندر ڈال کر اس نے کوئی بٹن پریس کیا تو الماری کے اندرونی خانے یکلخت گھوم گئے۔ اب جو خانے سامنے آئے ان میں سے ایک خانے میں دیوار کے ساتھ باقاعدہ سوئچ پینل

نصب تھا۔ جس میں بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بٹن بھی موجود تھے اور ان کے درمیان دو ڈائل بھی تھے۔ کاتنا نے بڑی مہارت سے مختلف بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ مختلف بٹن دباتی رہی تو ایک ڈائل پر موجود سوئی حرکت میں آ گئی لیکن وہ درمیان میں جا کر ایک ہندسے پر رک گئی تو کاتنا نے ایک بار پھر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سوئی ایک بار پھر حرکت میں آ گئی لیکن وہ ایک اور ہندسے تک جا کر رک گئی۔ ابھی اس کے بعد بھی ایک ہندسہ موجود تھا۔ کاتنا نے تیسری بار پھر بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس بار سوئی آخری ہندسے پر پہنچ گئی۔ کاتنا نے اس بار صرف ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کیا اور پھر بورڈ کے نچلے حصے میں لگے ہوئے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا اب دوسرے ڈائل میں سوئی حرکت کرنے لگی اور پھر تین بار بٹن پریس کرنے کے بعد وہ سوئی بھی ڈائل کے آخری ہندسے پر پہنچی تو کاتنا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہی سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کیا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ ہٹا لیا۔ الماری کے پٹ ایک بار پھر گھوم گئے اور اب خانوں میں عام استعمال کا سامان بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"آیئے۔ سپیشل وے کھل چکا ہے"...... کاتنا نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"یہ اس قدر پیچیدہ سسٹم تم نے یاد کیسے رکھا تھا"...... عمران کے

لہجے میں حیرت تھی کیونکہ واقعی یہ سسٹم انتہائی پیچیدہ تھا۔

"جس انجینئر نے یہ سسٹم بنایا تھا اسے میں نے دوست بنا لیا تھا۔ اس نے مجھے نہ صرف یہ سسٹم سمجھا دیا تھا بلکہ ایک ایسا ہی بورڈ بنا کر اس نے مجھے اس کی باقاعدہ پریکٹس بھی کرائی تھی۔ اس کے باوجود ہر بار اسے استعمال کرتے وقت مجھے خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس میں ایک ایسا خودکار سسٹم ہے کہ اگر معمولی سی بھی غلطی ہو جائے تو پھر یہ پورا فلیٹ نہ صرف ہمارے لئے قید خانہ بن جاتا بلکہ ہیڈ کوارٹر انچارج بھوانم کو بھی اس کی اطلاع مل جاتی اور پھر ظاہر ہے ہمارا جو حشر ہوتا وہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں"...... کانتا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ انجینئر اب کہاں ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ واقعی الیکٹرونکس میں مہارت رکھتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے پرنسز نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے ایک بار پرنسز رشنی کے سامنے گستاخانہ الفاظ کہہ دیئے تھے"...... کانتا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ ظلم ہے۔ بہرحال آؤ۔ اب کہاں جانا ہے"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پیچھے آجایئے"...... کانتا نے کہا اور اندرونی کمرے کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک

تنگ سی خاصی طویل سرنگ سے گزر رہے تھے۔ سرنگ اس قدر تنگ تھی کہ ایک وقت میں ایک آدمی بھی ٹیڑھا ہو کر اس میں سے گزرتا تھا بہرحال سرنگ کا اختتام ایک کھلے کمرے میں ہوا۔ یہاں پہنچ کر کانتا نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس نے کمرے میں موجود ایک میز پر بچھا دیا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کا اندرونی نقشہ ہے۔ اسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ میں نقشہ نویس تو نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے کوشش کی ہے کہ آپ اسے سمجھ سکیں"...... کانتا نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک سی آگئی۔

"گڈ شو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کانتا سے نقشے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔

"اس وقت ہم کہاں موجود ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں ہیں یا اس سے باہر"...... عمران نے کہا۔

"ہم ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور یہاں موجود ہیں"...... کانتا نے نقشے پر انگلی رکھ کر جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے ہماری آواز تو ان تک نہیں پہنچ جائے گی یا ہماری موجودگی وہ کسی طرح بھی چیک تو نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمام حفاظتی سائنسی انتظامات سامنے کے رخ پر ہیں۔ وہاں سے تو ایک مکھی بھی ان کی اجازت کے بغیر اور ان کی نظروں میں

آئے بغیر ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتی ۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے اندر اور عقبی طرف ایسا کوئی سسٹم نصب نہیں ہے کیونکہ پرنسز رشنی اس سپیشل وے کے پیچیدہ سسٹم پر انتہائی بھروسہ کرتی ہے ۔ ویسے بھی سوائے پرنسز رشنی اور ہیڈ کوارٹر کے انچارج بھوانم کے اور کسی کو بھی اس سپیشل وے اور اس سسٹم کے بارے میں علم نہیں ہے ۔ مجھے بھی اس کا علم اس انجینئر سے دوستی کی وجہ سے ہی ہوا تھا"...... کانتا نے جواب دیا۔

"کتنے افراد یہاں ہیڈ کوارٹر میں کام کرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھ سمیت دس افراد ۔ جن میں بھوانم بھی شامل ہے"...... کانتا نے جواب دیا۔

"یہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کہاں کہاں موجود رہتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا تو کانتا نے تفصیل بتا دی ۔

"او کے ۔ پھر ہمیں پرنسز کو یہاں سے اغوا کر کے کہیں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا جائے اور یہیں باقی مشن مکمل کیا جائے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں اور جولیا پرنسز رشنی کے پورشن میں داخل ہو کر اسے کور کریں گے اور تم سب کانتا کے ساتھ جا کر ہیڈ کوارٹر میں موجود سب افراد کو ختم کر کے پرنسز رشنی کے پورشن میں آؤ گے"...... عمران نے

ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ڈبل ایکس سے آپ نے ایک وعدہ کیا تھا ۔ کیا آپ کو وہ وعدہ یاد ہے"...... اچانک کانتا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے وہ وعدہ ہر صورت میں پورا کرنا ہے"...... کانتا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"کیا وعدہ تھا عمران"...... جولیا نے چونک کر پوچھا ۔ اس کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات موجود تھے ۔

"پرنسز رشنی کو ہلاک کرنے کا وعدہ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"دیکھو کانتا ۔ میں نے وعدہ ضرور کیا ہے اور میں اسے پورا کروں گا لیکن فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے ۔ ہمارا مشن صرف پرنسز رشنی کو ہلاک کرنا نہیں ہے ۔ ہم نے پرنسز رشنی سے اپنے اصل مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر اپنے مشن کو مکمل کرنا ہے ۔ اس کے بعد وعدہ وفا کرنے کی باری آئے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح تو بہت وقت لگ جائے گا"...... کانتا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سمجھ رہی ہو کہ تم نے ہمیں یہاں لا کر غلطی کی ہے تو ہم بھی یہیں سے واپس جانے کے لئے تیار ہیں ۔ ہم تمہارے یا تمہارے

بھائی ڈبل ایکس کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتے۔ہم مشن کے تکمیل کا کوئی اور طریقہ سوچ لیں گے"...... عمران نے کہا تو کانتا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں۔میں صرف یہ سوچ رہی تھی کہ پرنسز رشنی انتہائی چالاک عیار اور شاطر عورت ہے۔اگر وہ آپ کے ہاتھوں سے نکل گئی تو پھر میں بھی ہلاک کر دی جاؤں گی اور ڈبل ایکس بھی"...... کانتا نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر ایسا کرو کہ تم یہاں سے واپس چلی جاؤ۔اس طرح تم یا تمہارا بھائی ڈبل ایکس کسی صورت بھی سامنے نہ آئے گا۔البتہ میرا وعدہ قائم رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ان حالات میں یہ بہتر رہے گا۔اگر آپ فوری طور پر پرنسز رشنی کو ہلاک کر دیتے تو پھر مجھے واپس جانے کی ضرورت نہ رہتی"...... کانتا نے کہا۔

"او کے۔جولیا تم کانتا کے ساتھ جاؤ اور اسے باہر چھوڑ کر واپس آجاؤ تب تک میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اس نقشے پر بات چیت کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی کانتا کے ساتھ واپس سرنگ میں چلی گئی۔

پرنسز رشنی اپنے مخصوص کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھی ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔پرنسز رشنی نے رسالہ الٹ کر میز پر رکھا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... پرنسز رشنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بھوانم بول رہا ہوں پرنسز۔ڈاکٹر تھراڈ بخیریت لیبارٹری پہنچ چکے ہیں اور تمام مشینری بھی لیبارٹری پہنچ چکی ہے"...... بھوانم نے کہا تو پرنسز رشنی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کوئی پرابلم"...... پرنسز نے پوچھا۔

"نہیں پرنسز۔حالانکہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے خطرہ تھا اور اس سلسلے میں ہم نے پورے علاقے میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے تھے لیکن وہاں چڑیا کا بچہ بھی موجود نہ تھا۔تمام

کام اطمینان اور سکون سے مکمل ہو گیا ہے"...... بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں"۔ پرنسز نے کہا۔

"ان کی تلاش بھی جاری ہے پرنسز اور ان کی رہائش گاہ کی بھی انتہائی سختی سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ جلد ہی ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا"...... بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خصوصی کیمروں نے بھی انہیں ابھی تک چیک نہیں کیا"۔ پرنسز نے پوچھا۔

"نہیں پرنسز۔ یہ کیمرے تو دارالحکومت میں آمد یا باہر جانے کے راستوں پر نصب ہیں۔ دارالحکومت کے اندر تو نصب نہیں ہیں"۔ بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ بہرحال میں ان کے بارے میں جلد از جلد معلوم کرانا چاہتی ہوں۔ تم چیکنگ گروپ کو مزید مستعد رہنے کا حکم دے دو۔ ان کے متعلق اب تک معلوم ہو جانا چاہئے تھا"...... پرنسز نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"پرنسز۔ اس رہائش گاہ میں یقیناً کوئی کار موجود تھی۔ اگر آپ پرنس سٹھاریہ سے اس کار کا نمبر وغیرہ معلوم کر لیتیں تو ہمیں بجد سہولت ہو جاتی۔ ویسے پورے دارالحکومت میں چلنے والی ٹیکسی ڈرائیوروں کو آپ کے احکامات پہنچا دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی وہ کسی

مشکوک آدمی کو بٹھائیں گے فوراً اطلاع دے دیں گے"...... بھوانم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو بھی کہہ دو۔ اس کے ساتھ ساتھ پٹرول پمپوں تک بھی میرے احکامات پہنچا دو۔ اگر ان کے پاس کار ہو گی تو وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں سے تو پٹرول ڈلوائیں گے ہی سہی"۔ پرنسز نے کہا۔

"یس پرنسز۔ آپ کے احکامات کی فوری تعمیل ہو گی"...... بھوانم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے۔ مجھے تم نے فوری اطلاع دینی ہے"۔ پرنسز نے کہا۔

"یس پرنسز۔ میں جلد ہی اطلاع دوں گا۔ وہ آخر کب تک چھپیں گے"...... بھوانم نے کہا اور پرنسز نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی لیکن چند لمحوں بعد اس نے رسالہ بند کر کے اسے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی میز کی طرف اچھال دیا۔

"تم کہاں تک چھپو گے عمران۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت بہرحال میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے"...... پرنسز نے اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر الماری سے اس نے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس اٹھایا اور واپس آکر اس نے بوتل اور گلاس تپائی پر رکھے اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن

ہٹایا اور شراب گلاس میں انڈیلنے لگی ۔جب گلاس آدھا بھر گیا تو اس نے بوتل کے منہ پر ڈھکن لگایا اور پھر گلاس اٹھا کر اس نے چسکیاں لے لے کر شراب پینی شروع کر دی ۔ابھی اس نے تھوڑی سی ہی شراب پی تھی کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پرنسز نے گلاس تپائی پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... پرنسز رشنی نے کہا۔

" بھوانم بول رہا ہوں پرنسز۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ایک اہم پیشرفت ہوئی ہے ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں "...... بھوانم نے قدرے پرجوش لہجے میں کہا۔

" کیا پیشرفت ہوئی ہے "...... پرنسز رشنی نے چونک کر پوچھا۔

" عمران اور اس کے ساتھی کلیا کر روڈ کے آغاز میں ایک ریستوران میں بیٹھے رہے ہیں ۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے "...... بھوانم نے کہا تو پرنسز رشنی بے اختیار اچھل پڑی ۔

" کلیا کر روڈ پر ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر والی روڈ پر "۔ پرنسز نے چونک کر پوچھا۔

" یس پرنسز "...... بھوانم نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں "...... پرنسز نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں پرنسز۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہاں داخل ہو سکیں ۔اگر وہ ایسی حماقت کریں گے بھی سہی تو پھر چوہوں کی طرح

پکڑے جائیں گے "...... بھوانم نے جواب دیا۔

" وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ بہرحال تم پورے ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الرٹ کر دو "...... پرنسز نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس پرنسز ۔ میں نے پہلے ہی ایسا کر دیا ہے "...... بھوانم نے جواب دیا۔

" کیسے اطلاع ملی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے ۔ تفصیل بتاؤ "...... پرنسز نے کہا۔

" پرنسز۔ ہمارا ایک آدمی کسی کام سے اس ریستوران میں گیا تو اس وقت وہ لوگ جا رہے تھے ۔اس وقت تو اس نے خیال نہ کیا تھا کیونکہ وہ مقامی لوگ تھے لیکن پھر اچانک ان کے ذہن میں ان کی تعداد اور قد وقامت آ گئی تو وہ فوری انہیں چیک کرنے کے لئے باہر گیا لیکن وہ جا چکے تھے ۔اس نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی ان کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا تھا ۔اس لئے ان کے بارے میں مزید کچھ پتہ نہیں چل سکا "...... بھوانم نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ چیکنگ گروپ کے انچارج سرتار کو کہو کہ وہ اپنے خاص ہوشیار آدمی وہاں بھیجے اور مزید انکوائری کرے ۔ان لوگوں کے بارے میں مزید معلومات یقیناً مل جائیں گی کہ وہ کیسی کار میں سوار تھے ۔ کہاں سے آئے تھے ۔ کس طرف گئے اور ایک کام اور کرو کہ اس آدمی سے جس نے انہیں ریستوران میں دیکھا ہے ۔ان کے حلیے معلوم کر کے خاص طور پر اس عورت کا اور اس کے لباس کے بارے میں

معلومات کر کے پورے شہر میں موجود گروپس کو بتا دو تاکہ وہ انہیں آسانی سے چیک کر سکیں"...... پرنسز نے کہا۔

"یس پرنسز۔ میں نے آپ کے حکم کی پہلے ہی تعمیل کر دی ہوئی ہے"...... بھوانم نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ مجھے تمہاری یہی صلاحیتیں تو پسند ہیں"...... پرنسز نے جواب دیا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں پرنسز۔ یہ لوگ لاکھ ٹکریں ماریں لیکن رائل سروس کے مقابلے میں شکست ہی ان کا مقدر بنے گی"۔ بھوانم نے جواب دیا اور پرنسز نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں شکست ان کا مقدر ہے یقینی شکست"...... پرنسز نے کہا اور ایک بار پھر اس نے شراب کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور پرنسز بے اختیار چونک پڑی۔

"کون ہے"...... پرنسز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے خاص کمرے میں کسی کے آنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ آج تک ایسا نہ ہوا تھا کہ کوئی اس طرح اس کے خاص کمرے میں آیا ہو۔

"کانتا ہوں پرنسز۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔ باہر سے کچن سپروائزر کانتا کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ آجاؤ۔ دروازہ کھلا ہوا ہے"...... پرنسز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی کیونکہ کانتا آج سے پہلے کبھی اس طرح اس سے ملنے نہ آئی تھی۔ وہ صرف اپنے

کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مقامی عورت اور ایک مقامی مرد اندر داخل ہوا تو پرنسز بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کون ہو تم۔ کون ہو اور یہاں کیسے آگئے ہو"...... پرنسز نے مر جانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ دونوں اس کے لئے اجنبی تھے۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے پرنسز رشنی اور پرنسز کے پاس پرنس ہی آتے ہیں"...... اچانک اس مقامی مرد کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور پرنسز رشنی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک ایٹم بم کا دھماکہ ہو گیا ہو۔ وہ عمران کی آواز پہچان گئی تھی۔

"تم۔ تم علی عمران۔ تم اور یہاں۔ تم"...... پرنسز رشنی کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات کسی سیاہ دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔

جولیا کانتا کو چھوڑ کر واپس آئی تو عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمام معاملات کو اچھی طرح ڈسکس کر چکا تھا اور اسے اب اطمینان تھا کہ اس کے ساتھی آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے۔ اس نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے سب افراد کو ختم کرنا ہے لیکن ہیڈ کوارٹر کے انچارج بھوانم کو زندہ پکڑنا ہے اور پھر اسے ساتھ لے کر وہ پرنسز رشنی کے مخصوص پورشن میں آجائیں۔

"آؤ جولیا۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا"...... عمران نے جولیا کے آتے ہی مسکرا کر کہا۔

"تمہیں کانتا کو باہر نہیں جانے دینا چاہئے تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اطلاع کر دے کیونکہ اس کی خواہش فوری طور پر پوری نہیں ہو سکی تھی۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ آتے وقت اس کے چہرے پر جو جوش تھا۔ واپس جاتے وقت وہ جوش نہیں تھا بلکہ اس کی جگہ قدرے مایوسی

سی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ وہ پرنسز رشنی کی عادت اور خصلت سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ایسی اطلاع دے ہی نہیں سکتی اور دے بھی دے تب بھی ہمیں اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد اس کے ساتھی اس سے الگ ہو گئے اور ایک راہداری میں چلے گئے جبکہ وہ نقشے کے مطابق اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر پرنسز رشنی کا اپنا ذاتی پورشن تھا۔ جولیا عمران کے ساتھ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس پورشن میں داخل ہو گئے تھے جن میں ایک انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا آفس بھی تھا لیکن پرنسز رشنی وہاں موجود نہ تھی اور نہ ہی وہاں کوئی دربان یا پہرے دار یا کوئی اور ملازم نظر آرہا تھا۔ شاید اس کی یہاں ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی۔ ایک راہداری میں چلتے ہوئے وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ یہاں ایک کمرے کا دروازہ بند تھا البتہ اس کی دہلیز میں سے روشنی کی لکیر سی باہر آرہی تھی۔ وہ سمجھ گئے کہ پرنسز رشنی اس کمرے میں ہو گی۔ وہ دونوں محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور پھر دروازے کے سامنے آکر عمران نے ہاتھ اٹھایا اور دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے پرنسز رشنی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کانتا ہوں پرنسز۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔ عمران

نے کانتا کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" اوہ تم ۔ آجاؤ ۔ دروازہ کھلا ہے "...... اندر سے پرنسز رشنی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ۔ عمران نے جولیا کو پہلے اندر جانے کا اشارہ کیا اور جولیا سرہلاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی ۔ اس کے پیچھے عمران بھی داخل ہو گیا اور اندر کرسی پر بیٹھی ہوئی پرنسز رشنی یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو ۔ اس کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر جیسے کانوں سے جا لگی تھیں ۔

" کون ہو تم ۔ کون ہو اور یہاں کیسے آگئے ہو "...... پرنسز رشنی کے منہ سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں الفاظ نکلے ۔ بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ شعوری طور پر نہ بول رہی ہو بلکہ الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آگئے ہوں ۔

" میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے پرنسز رشنی اور پرنسز کے پاس پرنس ہی آتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تم علی عمران ۔ تم اور یہاں ۔ تم "...... پرنسز رشنی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہراتی ہوئی نیچے گری اور اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

" دیکھا تم نے پرنس آف ڈھمپ کا جاہ وجلال ۔ پرنسز بھی اسے دیکھ کر بے ہوش ہو جاتی ہے اور ایک تم ہو کہ تم پر اثر ہی نہیں ہوتا "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ بیچاری تمہارے جاہ وجلال کی حقیقت سے واقف نہیں ہے "۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر ساکت پڑی ہوئی پرنسز رشنی کو اٹھایا اور پھر کرسی پر دھکیل دیا اور عمران بھی جولیا کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس دیا ۔

" اب اس کا کیا کرنا ہے "...... جولیا نے پرنسز رشنی کو کرسی پر دھکیلنے کے بعد عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے ۔ وہ بھوانم صاحب بھی یہاں پہنچ جائیں پھر مذاکرات کا آغاز کریں گے ۔ فی الحال تم کہیں سے رسی تلاش کرو اور اس پرنسز کو اچھی طرح باندھ دو ۔ کیونکہ بقول تمہارے یہ بے حد شاطر اور عیار عورت ہے ۔ میں اس دوران دوسرے ساتھیوں کا پتہ کر لوں "...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" وہاں تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہ سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں ۔ وہ خود ہی سب سنبھال لیں گے "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا ۔ تو اب سیکرٹ سروس کے ممبر اس قابل ہو گئے ہیں ۔ واہ ۔ یہ تو واقعی اچھی خبر ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔وہ دراصل کمرے سے اس وقت تک باہر رہنا چاہتا تھا جب تک اس کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ جاتی کیونکہ بہرحال یہ رائل سروس کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کوئی عام سی عمارت نہ تھی۔حالات کسی بھی وجہ سے الٹ بھی سکتے تھے اور ایسی صورت میں اچانک ان پر کوئی افتاد پڑ سکتی تھی۔اس لئے وہ اندر کمرے میں رہنے کی بجائے باہر رہ کر اپنے ساتھیوں کا انتظار کرنا چاہتا تھا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد راہداری میں سے قدموں کی تیز آواز گونجی اور عمران بے اختیار چونکا ہو گیا۔دوسرے لمحے راہداری سے چوہان آتا ہوا دکھائی دیا۔اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی موجود تھا وہ اکیلا ہی آرہا تھا۔

"یہ بھوانم ہے عمران صاحب"......چوہان نے عمران کو دیکھتے ہی کہا۔

"ٹھیک ہے۔اسے اندر لے جاؤ اور کرسی پر بٹھا دو۔باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ مختلف پوائنٹ پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔البتہ باہر سے آنے والے فون کو یہاں پرنسز رشنی کے پورشن کے فون سے ڈائریکٹ کر دیا گیا ہے"......چوہان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔اسے پہچاننے میں کوئی پرابلم تو نہیں پیش آئی"...... عمران نے چوہان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جولیا بے ہوش پرنسز رشنی کو ایک رسی کی مدد سے کرسی سے باندھنے میں

مصروف تھی۔

"نہیں۔اس کا علیحدہ دفتر تھا اور مس کانتا سے اس کا حلیہ معلوم ہو چکا تھا"......چوہان نے بھوانم کو پرنسز رشنی کے ساتھ موجود کرسی پر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے بھی باندھ دو جولیا"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر چوہان کی مدد سے جولیا نے بھوانم کو بھی رسی کے ساتھ کرسی سے جکڑ دیا۔

"چوہان۔ایسا کرو کہ جولیا کے ساتھ مل کر پہلے اس پرنسز کے دفتر کی تلاشی لو۔وہاں لازماً رائل سروس کے بارے میں نہ صرف پوری تفصیلات مل جائیں گی بلکہ ان تھراڈوپن اور اس لیبارٹری کے بارے میں بھی تفصیلات مل جائیں گی۔تب تک میں بھوانم کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے جولیا اور چوہان سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر بھوانم کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد بھوانم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔پہلے تو وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اس کا شعور بیدار ہو گیا۔اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا

اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ۔ یہ۔ پرنسز بھی۔ تم۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے۔ تم"...... بھوانم نے رک رک کر کہا۔ وہ بار بار گردن موڑ کر ساتھ والی کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی پرنسز رشنی کو دیکھتا اور پھر جھٹکے سے گردن موڑ کر عمران کو دیکھتا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے مسٹر بھوانم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" علی عمران۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ سکتے ہو۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں"...... بھوانم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پہلے کی نسبت اب اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

" دیکھ لو۔ تمہارے سامنے موجود ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم کہیں مافوق الفطرت مخلوق تو نہیں ہو۔ یا پھر جادوگر ہو"۔ بھوانم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر میں مافوق الفطرت مخلوق یا جادوگر ہوتا تو تمہیں اور پرنسز رشنی کو رسیوں سے باندھتا۔ ایسی کوئی بات نہیں بھوانم۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے کے قائل ہو۔ اب بھی تم نے اپنے ذہن میں یہی حتمی بات بٹھا رکھی ہے کہ ہم اگر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں گے تو سامنے کے راستے سے داخل ہوں گے

حالانکہ ہمیں کیا سب کو معلوم ہوتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر جسے کہا جاتا ہے اس میں ایک سے زیادہ راستے رکھے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم سپیشل وے سے آئے ہو۔ لیکن اسے ٹریس کرنا اور اسے کھولنا تو ناممکن ہے"...... بھوانم نے چونکتے ہوئے کہا۔

" اس دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی"...... عمران نے جواب دیا تو بھوانم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" اب تمہارے سوالوں کے جواب تمہیں مل گئے بھوانم۔ اب تم نے میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسے سوالات"...... بھوانم نے چونک کر پوچھا۔

" کچھ دیر انتظار کر لو۔ ہو سکتا ہے مجھے تم سے سوالات کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک پرنسز رشنی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ وہ چونکہ حیرت کی شدت سے بے ہوش ہوئی تھی اس لئے خود ہی ہوش میں آنے لگ گئی تھی۔ عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے پرنسز رشنی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ بھوانم بھی گردن گھما کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پرنسز رشنی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔

"تم۔ تم۔ علی عمران ہو۔ تم یہاں کیسے آ گئے ہو"...... پرنسز رشنی نے کچھ لمحوں بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے ہیڈ کوارٹر انچارج بھوانم کو اس سوال کا جواب دے چکا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پرنسز۔ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ سپیشل وے سے اندر داخل ہوا ہے"...... بھوانم نے ہونٹ چباتے ہوئے پرنسز رشنی کو بتایا تو پرنسز رشنی ایک بار پھر چونک پڑی۔

"سپیشل وے۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر کیسے۔ نہیں۔ اسے کھولنا تو ناممکن ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... پرنسز نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور جولیا اور چوہان اندر داخل ہوئے۔

"ہم نے اس کمرے کے علاوہ پورے پورشن کی تلاشی لی ہے عمران صاحب۔ وہاں ہمارے مطلب کی کوئی بھی چیز نہیں ہے"...... چوہان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے مطلب کی نہ ہو گی۔ میرے مطلب کی چیز تو بہرحال یہاں موجود ہے"...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا پہلے تو چونکی پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

"تم کیا چیز تلاش کرنا چاہتے ہو"...... اچانک پرنسز رشنی نے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"تلاش کرنے کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے جب چیز گم ہو"۔ عمران نے جواب دیا تو پرنسز رشنی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جولیا عمران کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ چوہان عمران کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔

"کوئی خنجر وغیرہ تو ملا ہو گا تمہیں"...... عمران نے گردن موڑ کر چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر میں باقاعدہ ایک ٹارچر روم موجود ہے جس میں قدیم سے لے کر جدید ترین سامان موجود ہے۔ ویسے میرے پاس خنجر موجود ہے"...... چوہان نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ایسا کرو۔ بھوانم کی بائیں آنکھ نکال دو۔ یہ دائیں آنکھ سے خاصی چھوٹی ہے اور مجھے اچھی نہیں لگ رہی"...... عمران نے کہا تو چوہان نے جیب سے تیز دھار اور باریک نوک والا خنجر نکالا اور تیزی سے بھوانم کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"...... یکلخت بھوانم اور پرنسز رشنی دونوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا لیکن چوہان رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک ہاتھ بھوانم کے سر پر رکھا تو بھوانم کے حلق سے خوفزدہ سی چیخیں نکلنے لگیں۔

"یہ میری فطرت ہے کہ جو چیز مجھے اچھی نہ لگے میں اس کا وجود برداشت نہیں کر سکتا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے چوہان کا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ بھوانم کی انتہائی دردناک

چیخ سے گونج اٹھا۔ چوہان نے خنجر کی نوک سے اس کی آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر باہر نکال پھینکا تھا۔ پرنسز رشنی کے حلق سے بھی خوفزدہ سی چیخیں نکلنے لگیں جبکہ بھوانم کا جسم اس طرح لرزنے لگا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔ وہ مسلسل چیخیں مار رہا تھا اور پھر اس کی چیخیں مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ چوہان"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو چوہان نے اس کے اس گال پر پے در پے کئی تھپڑ جڑ دیئے جس طرف کی آنکھ سلامت تھی کیونکہ دوسرے گال پر ضائع شدہ آنکھ سے خون اور مواد نکل کر اس کے گال پر بہہ رہا تھا اور پھر تیسرے چوتھے زوردار تھپڑ سے بھوانم ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آگیا تو چوہان پیچھے ہٹ گیا۔

"اب اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو دوسری آنکھ بھی نکلوا دوں گا۔ سمجھے"....... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو بھوانم کی چیخیں اس طرح اس کے حلق میں گھٹ کر رہ گئیں جیسے اس نے زندگی میں کبھی چیخ ہی نہ ماری ہو۔

"تم نے یہ ظلم کیوں کیا ہے عمران۔ کیا تم بغیر کسی وجہ کے ظلم کرنے کے عادی ہو"....... پرنسز رشنی نے کہا۔

"وجہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے وجہ پوچھی تو تمہاری زبان بھی کٹ سکتی ہے"....... عمران کا لہجہ اور سرد ہو گیا تو پرنسز رشنی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہی عمران چاہتا تھا۔

"سنو بھوانم۔ اگر تم اپنے جسم کے اعضا کو باری باری کٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تھراڈ وپن جو ہارڈ راک سے حاصل کئے گئے ہیں انہیں کہاں سٹور کیا گیا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہاری بے ہوشی کے دوران میں بہت کچھ معلوم کر چکا ہوں"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ پرنسز کو معلوم ہوگا۔ میں تو صرف ہیڈ کوارٹر انچارج ہوں۔ صرف یہاں رہتا ہوں"....... بھوانم نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ہمارے لئے بے کار ہو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ بھوانم کی طرف کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے نہیں معلوم۔ واقعی مجھے نہیں معلوم"....... بھوانم نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی بھوانم کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا ہوا جسم چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔ گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا۔ پرنسز رشنی بھوانم پر ہونے والی فائرنگ اور اس کو تڑپتے اور مرتے دیکھ کر خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گئی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"....... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا خاموشی سے اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر پرنسز رشنی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند

لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی ۔ اسی لمحے پرنسز رشنی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔

"تم ۔ تم انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہو ۔ تم ظالم ہو ۔ سفاک ہو"...... پرنسز رشنی نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا ۔

"ابھی تو تم نے دیکھا ہی کچھ نہیں...... یہ تو میں نے بھوانم پر ترس کھاتے ہوئے اسے آسان موت دے دی ہے ۔ ابھی جب تمہارے چہرے پر تیزاب ڈالا جائے گا ۔ تمہاری آنکھ ۔ ناک اور کان کاٹے جائیں گے ۔ تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں ایک ایک کر کے توڑی جائیں گی پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ ظلم اور سفاکی کیا ہوتی ہے پرنسز رشنی ۔ میں نے تمہیں اس وقت بھی کہا تھا کہ میں نے اب تک تمہارے ساتھ رعایت کی ہے ۔ لیکن تم نے جولیا کو الٹا لٹکانے کا حکم دے کر اپنے لئے تمام رعایتوں کا یکسر خاتمہ کرا دیا ہے" ۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

"ایسا مت کرنا ۔ پلیز فار گاڈ سیک ۔ ایسا مت کرنا ۔ ورنہ میں تو زندہ درگور ہو جاؤں گی ۔ پلیز ۔ فار گاڈ سیک ایسا مت کرنا"...... پرنسز رشنی نے خوفزدہ اور ہذیانی لہجے میں کہا ۔ اس کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا ۔

"ایسا ہو گا اور ضرور ہو گا اور جب تم ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ساتھ ناپال کے دارالحکومت کی سب سے مصروف سڑک کے فٹ پاتھ پر

پڑی ہوئی نظر آؤ گی ۔ اس حالت میں کہ مکھیاں تم پر بیٹھ رہی ہوں گی اور تم انہیں اڑانے سے بھی معذور ہو گی ۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ پاکیشیا کی آٹھ منزلہ عمارت پر تجربہ کیسے کیا جاتا ہے ۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ تھراڈ میزائل بنا کر ناپال کس طرح سپر پاور بن سکتا ہے" ۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا ۔

"نہیں ۔ نہیں ۔ فار گاڈ سیک ۔ ایسا مت کرو ۔ تم سب کچھ لے لو ۔ لیکن مجھے کچھ مت کہو ۔ پلیز فار گاڈ سیک ۔ مجھے کچھ مت کہو ۔ تم جیسا کہو ۔ میں ویسے ہی کرنے کے لئے تیار ہوں"...... پرنسز رشنی نے اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً روتے ہوئے کہا ۔ اس کی آنکھوں سے آنسو آبشار کی طرح بہنے لگے تھے ۔ وہ حقیقتاً بے حد خوفزدہ نظر آ رہی تھی ۔

"تھراڈ ویپن کہاں رکھے ہیں تم نے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

"لیبارٹری میں ہیں ۔ وہیں ہیں لیبارٹری میں"...... پرنسز رشنی نے چونک کر کہا ۔

"جولیا ۔ چوہان سے خنجر لو اور پرنسز رشنی کی ناک کاٹ دو ۔ اس کی ناک کی بناوٹ مجھے پسند نہیں ہے"...... عمران نے یکلخت جولیا سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا ۔

"ہاں ۔ واقعی اس کی ناک اس کے چہرے پر خاصی بدنما لگ رہی ہے"...... جولیا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔ چوہان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر جولیا کی طرف بڑھا دیا ۔

"نہیں ۔ نہیں ۔ایسا مت کرو۔رک جاؤ۔پلیز رک جاؤ"۔پرنسز رشنی نے یکلخت ہذیانی انداز میں کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں ۔ جھوٹ مت بولو ۔میرے ذہن کے اندر ایک قدرتی کمپیوٹر نصب ہے ۔اس لئے مجھے ایک لمحے میں معلوم ہو جاتا ہے کہ مقابل سچ بول رہا ہے یا جھوٹ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں ۔وہ لیبارٹری میں ہیں ۔ میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں"......پرنسز رشنی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جولیا تم نے ابھی تک میری ہدایت پر عمل نہیں کیا"...... عمران نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی ۔اس نے ایک ہاتھ پرنسز رشنی کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ جس میں خنجر تھا اس نے ہوا میں بلند کیا۔

"رک جاؤ۔ بتاتی ہوں ۔ رک جاؤ۔ وہ یہیں ہیں ۔یہیں ہیں ۔ یہیں میرے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے میں ۔رک جاؤ"......پرنسز رشنی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"راستہ بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی نے فوراً تفصیل سے راستہ بتانا شروع کر دیا۔

"جاؤ چوہان ۔چیک کرو"...... عمران نے کہا تو چوہان اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا جو کمرے کی عقبی دیوار کے کونے میں نظر آ رہا تھا اور اس پر باتھ روم کے الفاظ بھی درج تھے ۔ یہ خفیہ راستہ اسی

باتھ روم سے جاتا تھا۔جولیا پیچھے ہٹ کر دوبارہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئی پرنسز رشنی مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد چوہان واپس آگیا۔اس کے چہرے پر چمک تھی۔

"ایک الماری میں عجیب ساخت کے پچاس پستول ایک ڈبے میں موجود ہیں ۔ایک میں لے آیا ہوں"......چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر پستول پر ڈالی ۔ یہ سرخ رنگ کا ایک بھدا سا پستول تھا جس کا دستہ بڑا اور نال بے حد چھوٹی سی تھی ۔نال کا آخری سرا نوکدار سا تھا جس کے درمیان سوئی جیسا باریک سوراخ تھا۔ عمران نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں ۔یہی تھراڈ ویپن ہو سکتا ہے ۔اس کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہی ہے ۔میں نے سچ بتا دیا ہے"......پرنسز رشنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔اب یہ بتاؤ کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ جس میں ڈاکٹر تھراڈ کام کر رہا ہے"...... عمران نے پستول کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔وہ شاہ ناپال کے تحت ہے"......پرنسز رشنی نے کہا تو عمران نے وہی تھراڈ پسٹل نکالا اور اس کا رخ پرنسز رشنی کی طرف کر دیا۔اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"درست جواب دو۔ ورنہ میں صرف تین تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تین تک گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"....... پرنسز رشنی نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے گنتی روک دی اور اس کے ساتھ ہی پرنسز رشنی نے لیبارٹری کا محل وقوع بتانا شروع کر دیا۔

"ڈاکٹر تھراڈ وہاں پہنچ چکا ہے"....... عمران نے پوچھا تو پرنسز رشنی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارے چیکنگ گروپ کے سربراہ کا کیا فون نمبر ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"سرتارکا۔ کیوں"....... پرنسز رشنی نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو اور سنو۔ اگر غلط نمبر بتایا تو پھر تمہارا حشر انتہائی عبرت ناک ہوگا"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی نے جلدی سے نمبر بتا دیا۔

"لیبارٹری سے رابطہ فون پر ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے"....... عمران نے پوچھا۔

"فون بھی ہے وہاں۔ وہ ناپال کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے"....... پرنسز رشنی نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر بتاؤ"....... عمران نے پوچھا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو"....... پرنسز رشنی نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"جولیا۔ اس کی ناک کاٹ دو۔ فوراً۔ کاٹ دو اس کی ناک"۔ عمران نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا تڑپ کر اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے پرنسز رشنی کی طرف بڑھ گئی۔

"رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"....... پرنسز رشنی نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ جولیا۔ میں اسے آخری موقع دینا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا تو جولیا کا فضا میں اٹھا ہوا ہاتھ تیزی سے واپس آ گیا۔

"سن لو پرنسز۔ اب اگر جواب دینے کی بجائے تم نے سوال کیا تو پھر تمہاری شکل دیکھ کر دنیا عبرت حاصل کرے گی"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گی"....... پرنسز رشنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ خوف کی شدت سے اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہہ رہا تھا۔

"جولیا۔ اس کے منہ میں رومال ڈال دو"....... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے جیب میں ہاتھ ڈال کر رومال نکالا۔ اسی لمحے چوہان آگے بڑھا اور پھر چوہان نے دونوں ہاتھوں کی مدد سے پرنسز رشنی کا جبڑا بھینچا تو اس کا منہ کھل گیا اور جولیا نے رومال کا گولہ بنا کر اس کے منہ میں

ٹھونس دیا اور پھر وہ دونوں ہی پیچھے ہٹ گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے لیبارٹری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ این این پروجیکٹ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنسز رشنی بول رہی ہوں "...... عمران کے منہ سے پرنسز رشنی کی آواز نکلی۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔ سامنے بیٹھی ہوئی پرنسز رشنی کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یس پرنسز "...... یکلخت دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

" ڈاکٹر تھراڈ سے بات کراؤ "...... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس پرنسز۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ڈاکٹر تھراڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ہی ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا لہجے سے ہی غیر ملکی لگ رہا تھا۔

" پرنسز رشنی بول رہی ہوں ڈاکٹر تھراڈ "...... عمران نے کہا۔

" یس فرمایئے "...... دوسری طرف سے ڈاکٹر تھراڈ کی آواز سنائی دی۔

" اعلیٰ حضرت شاہ ناپال آپ سے فوری طور پر ملاقات چاہتے ہیں۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں "...... عمران نے کہا۔

" کیوں "...... ڈاکٹر تھراڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تھراڈ میزائلوں کے بارے میں وہ کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" تو فون پر کر لیں "...... ڈاکٹر تھراڈ نے کہا۔

" آپ کمال کرتے ہیں ڈاکٹر تھراڈ۔ آپ جانتے بھی ہیں کہ اعلیٰ حضرت شاہ ناپال کو یہ بات کہنے کی کس میں جرأت ہے کہ وہ ایسا کریں اور ایسا نہ کریں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن میں یہاں مشینری کی تنصیب میں بے حد مصروف ہوں۔ مجھے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے "...... ڈاکٹر تھراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ ملاقات اس مشینری سے بھی زیادہ ضروری ہے ڈاکٹر تھراڈ ورنہ اگر اعلیٰ حضرت شاہ ناپال کا موڈ بدل گیا تو پھر سب کچھ یہیں ختم ہو جائے گا "...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ملاقات کے لئے تیار ہوں لیکن پلیز۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ ملاقات کرا دیں تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو "۔ ڈاکٹر تھراڈ نے کہا۔

" وقت تو بہرحال لگے گا ڈاکٹر تھراڈ۔ لیبارٹری سے آپ کو میرے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں "...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں پرنسز۔ خصوصی ہیلی کاپٹر میں کتنا وقت لگتا ہے۔ میرا مطلب تھا کہ اعلیٰ حضرت شاہ ناپال مجھ سے فوری ملاقات کر لیں مجھے

اصل فکر ملاقات کے وقت کے سلسلے میں ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر تھراڈ نے جواب دیا۔

"وہ فوراً ہو جائے گی۔ جب تک آپ ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے اعلیٰ حضرت شاہ ناپال بھی یہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا کیونکہ اسے اصل فکر لیبارٹری سے یہاں تک ڈاکٹر تھراڈ کے پہنچنے کی تھی۔ جو ڈاکٹر تھراڈ نے خود ہی خصوصی ہیلی کاپٹر کی بات کر کے دور کر دی تھی۔

"پھر آپ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ہدایات دے دیں تاکہ وہ فوراً مجھے آپ کے پاس پہنچا دے"...... ڈاکٹر تھراڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بات کرائیں میری اس سے تاکہ میں اسے احکامات دے سکوں"...... عمران نے کہا۔

"جاتھم بول رہا ہوں پرنسز۔ حکم فرمائیے"......چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جاتھم۔ ڈاکٹر تھراڈ کو لے کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچو"...... عمران نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی پرنسز"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے کے بعد ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سرتار بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی بول رہی ہوں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اپنے تمام گروپس کو پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش سے واپس بلا لو حکومت ناپال کی حکومت پاکیشیا سے سرکاری سطح پر بات ہو گئی ہے۔ اب یہ لوگ ہمارے دشمن نہیں بلکہ دوست بن چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنسز۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس کے منہ سے رومال نکالو"...... عمران نے کہا اور چوہان نے آگے بڑھ کر اس کے منہ سے رومال نکال دیا۔

"تم۔ تم تو واقعی جادوگر ہو۔ تم نے کس طرح میری آواز اور لہجہ بنا لیا"...... رومال نکلتے ہی پرنسز رشنی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ خصوصی ہیلی کاپٹر کے ہیڈ کوارٹر میں لینڈ کرنے کے کیا انتظامات ہیں۔ جلدی بتاؤ"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ یہاں کوئی ہیلی کاپٹر لینڈ ہی نہیں کر سکتا"...... پرنسز رشنی نے اس بار منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"چوہان۔ مس جولیا سے خنجر لے کر پرنسز رشنی کی آنکھ بالکل اسی

طرح نکال دو جس طرح بھوانم کی نکالی تھی ۔ فوراً تعمیل کرو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ چوہان جولیا کے ہاتھ سے خنجر لیتا ۔ پرنسز رشنی نے یکلخت چیخ چیخ کر تفصیلات بتانی شروع کر دیں جس سے ہیلی کاپٹر اندر رہتے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتر سکتا تھا۔

" جاؤ چوہان اور ڈاکٹر تھراڈ کو یہاں لے آؤ اور سنو ۔ اس جا تھم کا وہیں خاتمہ کر دینا ۔ سمجھے "...... عمران نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" تم ڈاکٹر تھراڈ کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو "...... اس بار جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میں اس سے تھراڈ فارمولا ڈسکس کرنا چاہتا ہوں "...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم مجھے تو زندہ چھوڑ دو گے ناں ۔ دیکھو اب تو میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے "...... پرنسز رشنی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کا انحصار تمہارے اپنے رویئے پر ہے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور چوہان ایک بوڑھے غیر ملکی کو دھکیلتا ہوا اندر آیا۔

" یہ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ پرنسز تم بندھی ہوئی ہو ۔ یہ کیا ہے "...... ڈاکٹر تھراڈ نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی حیرت اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر تھراڈ ۔ یہ دیکھو ۔ یہی تمہارا تیار کردہ تھراڈ پسٹل ہے "۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جیب سے تھراڈ پسٹل نکال کر ڈاکٹر تھراڈ کو دکھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ یہی ہے ۔ لیکن یہ تمہارے پاس کیسے آ گیا اور یہ سب کیا ہو رہا ہے "...... ڈاکٹر تھراڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

" ڈاکٹر تھراڈ ۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے ۔ پرنسز رشنی کی رائل سروس کا خاتمہ ہو چکا ہے اور تمہارے یہاں آنے کے بعد وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہو گی جس میں تم ناپال کے لئے تھراڈ میزائل تیار کرنا چاہتے تھے اس لئے کہ ہم نہیں چاہتے کہ ناپال جیسا چھوٹا ملک تھراڈ میزائل بنا کر سپر پاور بن جائے جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ تم یہ تھراڈ میزائل پاکیشیا کے لئے تیار کرو ۔ تمہیں وہاں اس سے بھی زیادہ اچھی لیبارٹری مہیا کی جا سکتی ہے اور تمہیں معاوضہ بھی ناپال سے زیادہ دیا جائے گا ۔ بولو کیا کہتے ہو تم "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ تو بات یہ ہے ۔ مم ۔ مم ۔ تیار ہوں ۔ میں تو خود ناپال جیسے چھوٹے ملک کے لئے کام کرنا نہیں چاہتا تھا ۔ یہ تو سب کچھ مجبوری سے ہو رہا تھا ورنہ ذاتی طور پر تو مجھے پاکیشیا بے حد پسند ہے "...... ڈاکٹر تھراڈ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا تو پرنسز رشنی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کے چہرے پر ڈاکٹر تھراڈ کے لئے انتہائی نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" تم کمینے ۔ لالچی ۔ تم سائنسدان نہیں ہو ۔ ایک کتے ہو ۔ جو تمہیں

ہڈی ڈالتا ہے تم اس کے پیچھے دم ہلانا شروع کر دیتے ہو"...... پرنسز رشنی نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں تمہارا اور تمہارے اس شاہ کا غلام بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ میرا پہلے ہی یہ ارادہ تھا کہ جیسے ہی میزائل فارمولا مکمل ہو گا میں یہ فارمولا لے کر یہاں سے پاکیشیا چلا جاؤں گا۔ میں لعنت بھیجتا ہوں تم پر۔ تمہارے شاہ پر اور تمہارے ملک پر"۔ ڈاکٹر تھراڈ نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اور جب پاکیشیا میں تم فارمولا مکمل کر لو گے تو پھر کہاں جاؤ گے ڈاکٹر تھراڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا مطلب۔ پھر میں کہاں جاؤں گا۔ میں تو باقی ساری عمر پاکیشیا میں گزار دوں گا"...... ڈاکٹر تھراڈ نے چونک کر کہا۔

"نہیں ڈاکٹر تھراڈ۔ میں تمہاری ٹائپ سمجھ گیا ہوں اور اسی لئے میں نے تمہارے ساتھ سوال جواب کئے تھے۔ تم فطرتاً صرف اپنی غرض کے آدمی ہو۔ تمہیں نہ ہی ناپال سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ پاکیشیا سے اور اب تک تم مجبور صرف اس لئے ہو کہ تم یہ ہتھیار تیار کرنے کے بعد اسے کسی سپر پاور کے پاس فروخت کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو میں اب بھی کسی سپر پاور سے رابطہ کر لیتا"...... ڈاکٹر تھراڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ضرور کر لیتے۔ لیکن ایسی صورت میں تمہارے ہاتھ صرف

شہرت ہی آتی۔ دولت نہ آتی اور تم دولت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ صرف دولت۔ اس لئے تم پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک تھراڈ فارمولے کا تعلق ہے تو یہ پسٹل ہمارے لئے کافی ہے۔ ہمارے سائنسدان اس پسٹل سے تھراڈ ٹیکنالوجی خود ہی ٹریس کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی بھی اس فارمولے کو ٹریس نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر تم سب لوگ میرے پیچھے دم نہ ہلاتے پھرتے"...... ڈاکٹر تھراڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی ڈاکٹر تھراڈ۔ تو تمہاری یہ ایجاد انسانیت کی فلاح کے لئے نہیں ہے۔ صرف اس کی تباہی کے لئے ہے اور تمہاری اس ایجاد کی وجہ سے پاکیشیا میں بے شمار افراد ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ اس لئے انسانیت کی فلاح کے لئے تمہاری موت ضروری ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر تھراڈ کچھ کہتا کمرہ ایک بار پھر گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور ڈاکٹر تھراڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کے ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرنے سے گونج اٹھا۔ عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ کمرے میں ایک سکوت طاری ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر تھراڈ صرف چند لمحے ہی تڑپ سکا تھا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ہاں۔ اب تم بولو پرنسز رشنی۔ تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے

چند لمحوں بعد پرنسز رشنی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ اب جبکہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے تو مجھے مت مارو"...... پرنسز رشنی نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں تھراڈ پسٹل کا تجربہ کر کے پاکیشیا کے ساتھ اپنی دشمنی کا اظہار کر دیا تھا۔ ویسے بھی تمہارا یہ تجربہ بتاتا ہے کہ تم فطرتاً انتہائی سفاک اور سنگدل عورت ہو۔ اس کے باوجود میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم جو چاہو میں تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ مجھے مت مارو۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں"...... پرنسز رشنی کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔

"یہ ہیلی کاپٹر کس سائز کا ہے چوہان۔ جس میں ڈاکٹر تھراڈ آیا تھا"...... عمران نے مڑ کر چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بڑا ہیلی کاپٹر ہے اور ساخت کے لحاظ سے جدید اور تیز رفتار لگتا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"او کے۔ سنو پرنسز رشنی۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر تمہیں اس ہیلی کاپٹر میں ہمارے ساتھ یہاں سے بروما جانا ہو گا۔ راستے میں ہونے والی چیکنگ وغیرہ سے تم نے ہمیں اور اس ہیلی کاپٹر کو بچانا ہے بروما پہنچ کر ہم تمہیں واپس بھجوا دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں"...... پرنسز رشنی نے

فوراً ہی کہا۔

"سوچ لو بعد میں شاہ ناپال تمہارے لئے سزا بھی تجویز کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"شاہ کی فکر مت کرو وہ مجھ پر بے حد اعتماد کرتے ہیں۔ میں انہیں جو کچھ بتاؤں گی وہ اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیں گے"...... پرنسز رشنی نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ چوہان پرنسز رشنی کو کھول کر اس کے صرف ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو"...... عمران نے کہا اور چوہان نے آگے بڑھ کر پرنسز رشنی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" ارے ارے بیٹھو ۔ اگر میرا اتنا ہی احترام کرتے ہو تو احتراماً میرے چیک میں کچھ ہندسوں کا ہی اضافہ کر دیا کرو۔ عمران نے سلام دعا کے بعد کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ جتنے ہندسے کہیں اتنے ہی میں لکھ دیا کروں گا" .... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے واہ ۔ پھر تو مجھے تمہارا احترام کرنا پڑے گا کیونکہ ایک ہی چیک کے بعد یہی درخواست تم نے کرنی شروع کر دینی ہے کہ تنخواہ کا چیک تو دے دیں ۔ بے شک اس میں کوئی اضافہ نہ کریں"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" سر سلطان کئی بار آپ کا پوچھ چکے ہیں ۔ میں نے انہیں بتایا کہ

آپ ناپال گئے ہوئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ آپ ناپال کی بجائے بروما میں ہیں اور آپ نے وہاں سے ان سے رابطہ کیا تھا" .... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ ناپال سے براہ راست پاکیشیا آنا ممکن نہ تھا کیونکہ میرے ساتھ انتہائی قیمتی سامان تھا اس لئے بروما میں یہ سامان میں نے ایئر کارگو کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا تھا ۔ پھر وہاں سے سر سلطان کو فون کیا" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سامان ۔ کیسا سامان " .... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" میک اپ کا سامان تھا" .... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو پہلے چونکا اور پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن جولیا تو میک اپ نہیں کیا کرتی" .... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں تیزی سے ترقی کرنی ہوگی ۔ دنیا کے بارے میں تمہیں کوئی علم ہی نہیں ۔ تم اس دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے دنیا سے پیچھے رہ گئے ہو" .... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب میں سمجھا نہیں ۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" .... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" وہ دور اب قدیم ہو چکا ہے جب عورتیں میک اپ کیا کرتی تھیں اب تو مردوں کے میک اپ کا دور ہے" .... عمران نے جواب دیا۔

" مردوں کا میک اپ ۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ آپ اپنے لئے میک

اپ کا سامان لے کر آئے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میرے لئے تو میک اپ ممنوع ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیوں"...... بلیک زیرو بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

"ایک بار پرفیوم لگا کر اماں بی سے ملنے چلا گیا تھا۔ بس کچھ نہ پوچھو وہ جوتیاں پڑیں کہ آج تک کھوپڑی درد کر رہی ہے۔ اماں بی کے خیال کے مطابق اگر کوئی کنوارہ خوشبو لگالے تو اس کو جن بھوت اور آسیب چمٹ جاتے ہیں"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران واپس آگیا ہے کہ نہیں"۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"اگر تو آپ نے عمران کے لئے دھوم دھڑکے کا بندوبست کر رکھا ہے تو عمران واپس آگیا ہے اور اگر آپ نے اسے ڈانٹ پلانی ہے تو پھر عمران ابھی واپس نہیں آیا"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"دھوم دھڑکا تو تم جس وقت چاہو۔ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے سرداور سے بات کر لو۔ وہ تم سے بات کرنے کے لئے بے چین ہیں"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ کیا ہوا۔ وہ پیکٹ تو انہوں نے وصول کر لیا تھا ناں"۔ عمران نے یکلخت چونک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

"ہاں۔ تمہارا فون ملنے پر میں نے سرداور کو اپنے پاس بلا لیا تھا اور پھر ہم دونوں نے ہی براہ راست ایئر پورٹ جا کر وہ پیکٹ وصول کیا اور پھر سرداور اسے اپنی تحویل میں لے کر واپس چلے گئے تھے"۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں ابھی پاکیشیا پہنچا ہوں اور ایئر پورٹ سے سیدھا دانش منزل آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ان سے بات کر لو۔ نجانے وہ کیوں اس قدر بے چین ہیں تم سے بات کرنے کے لئے"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سرداور سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سرداور بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سرداور"...... عمران نے جواب دیا اس کا

لہجہ سنجیدہ تھا۔

"عمران بیٹے۔ یہ تم نے پیکٹ میں کیا بھجوایا ہے۔ کیا مذاق کرنے کے لئے اب میں ہی رہ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب سرداور۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس پیکٹ میں تو تھراڈ پسٹل تھے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تھراڈ پسٹل۔ آؤ پھر دیکھو۔ اس پیکٹ میں کیا ہے۔ جس کے لئے مجھے سر سلطان کے ساتھ سارے کام چھوڑ کر ایئرپورٹ جانا پڑا تھا۔ اس میں تو بروما پرفیوم کی شیشیاں بھری ہوئی ہیں"...... سرداور نے کہا تو عمران اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہس۔ پیکٹ میں نے خود اپنے سامنے تیار کرا کر اسے سیل کرایا تھا اور اپنے سامنے ایئرپورٹ جا کر بک کرایا تھا۔ اس کی بکنگ رسید بھی میرے پاس موجود ہے"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو نمبر تم نے سر سلطان کو بتایا تھا اسی نمبر کا پیکٹ وصول کیا گیا اور میں اسے انتہائی حفاظت سے لے کر لیبارٹری پہنچا۔ جب میں نے اسے کھولا تو اس میں بروما کی مشہور زمانہ پرفیوم کی شیشیاں بھری ہوئی ہیں۔ اس لئے تو میں تم سے بات کرنے کے لئے بے چین تھا کہ تم نے یہ پرفیوم کی شیشیاں کیوں اس طرح بھجوائی ہیں۔ کیا ہے ان کے اندر

ویسے میں نے اپنے طور پر اس کو لیبارٹری میں چیک بھی کیا لیکن وہ تو وہی عام سی پرفیوم ہے"...... سرداور نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ پیکٹ آپ کے سامنے ہی ہو گا اس پر بکنگ نمبر دیکھ کر مجھے بتائیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں"...... سرداور نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے بکنگ نمبر بتائے۔

"اوہ۔ نمبر تو درست ہیں مجھے یاد ہیں۔ پھر یہ پیکٹ کیسے تبدیل ہو گیا۔ اصل پیکٹ کہاں گیا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اصل پیکٹ میں کیا تھا"...... دوسری طرف سے سرداور نے پوچھا۔

"تھراڈ پسٹل"...... عمران نے جواب دیا۔

"تھراڈ پسٹل۔ وہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئے"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لمبی تفصیل ہے۔ میں پہلے اس گمشدہ پیکٹ کو تلاش کر لوں پھر بتاؤں گا۔ خدا حافظ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر شدید فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"پیرا شوٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں۔ پرنس"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ۔ تم نے اور میں نے خود جا کر جو پیکٹ ایئر کارگو سے بک کرایا تھا اسی نمبر کا پیکٹ یہاں جب وصول کیا گیا ہے تو اس کے اندر موجود سامان تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کے اندر تمہارے ملک بروما کی بنی ہوئی پرفیوم ہے اور وہ خصوصی ساخت کے پسٹل غائب ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے پرنس۔ آپ کے سامنے پیکٹ تیار ہوا۔ آپ نے خود جا کر اسے بک کرایا۔ پھر یہ کیسے تبدیل ہو گیا"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ اس تبدیلی میں رابرٹ کا ہاتھ نہیں ہے ورنہ پہلے اسے یہ خیال بھی آیا تھا کہ کہیں رابرٹ کی نیت ان تھراڈ پسٹلز کو دیکھ کر خراب نہ ہو گئی ہو۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے رابرٹ۔ کہ یہ کیسے ہوا اور کس نے کیا۔ ہم نے وہ پیکٹ ہر صورت میں واپس حاصل کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلومات کرتا ہوں۔ آپ کس نمبر پر بات

کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر میں معلومات حاصل کر لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ میرا اپنا تو ایئر پورٹ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں ایک ایسی پارٹی کو جانتا ہوں جس کا تعلق ایئر پورٹ کے معاملات سے ہے اور وہ معاوضہ لے کر معلومات فروخت کرتی ہے۔ میں یہ کام اس کے ذمے لگاتا ہوں۔ وہ حتمی رپورٹ دے گی ویسے میرا خیال ہے کہ ایک نہیں تو ڈیڑھ دو گھنٹے سے زیادہ نہیں لگے گا کیونکہ وہ پارٹی ایسے معاملات میں بے حد فعال ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فوری معلومات کرو۔ معاوضے کی فکر نہ کرنا۔ میں بھجوا دوں گا۔ لیکن معلومات فوری اور حتمی چاہئیں۔ میں خود دو گھنٹوں بعد تمہیں کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مجھے تو اس سارے سلسلے کی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ ناپال والے مشن کا کیا ہوا۔ تھراڈ پسٹلز آپ کے ہاتھ کیسے لگے۔ ڈاکٹر تھراڈ کا کیا بنا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار سر اٹھایا۔

"آج حقیقی معنوں میں سمجھ آئی ہے کہ ٹائیں ٹائیں فش محاورے کا اصل مطلب کیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

کہا۔

" مطلب ہے کہ آپ کا سارا کیا کرایا ختم ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ بظاہر تو مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے"......... عمران نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناپال پہنچنے سے لے کر رائل سروس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے ۔ اور پھر وہاں ڈاکٹر تھراڈ کو بلا کر گولی مارنے سے لے کر ہیلی کاپٹر میں بروما پہنچنے تک موٹی موٹی باتیں بتا دیں۔

" اوہ ۔ اسی لئے سر سلطان کہہ رہے تھے کہ آپ بروما پہنچ چکے ہیں اور اب بھی آپ نے شاید بروما ہی بات کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ رابرٹ بروما کا خاصا معروف آدمی ہے اور میرا پرانا دوست ہے ۔ چونکہ ناپال سے نکلنا اصل مسئلہ تھا اور ناپال سے ہیلی کاپٹر پر براہ راست پاکیشیا پہنچنا ناممکن تھا اس لئے میں پرنسز رشنی اور اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر سے بروما روانہ ہو گیا۔ تھراڈ پسٹل میں ساتھ لے آیا تھا۔ راستے میں کلیئرنس کے لئے پرنسز رشنی نے کام کیا۔ اس طرح ہم بغیر کسی رکاوٹ کے بروما پہنچ گئے۔ بروما پہنچ کر میں نے پرنسز رشنی کو بھی رہا کر دیا اور ساتھ ہی ہیلی کاپٹر بھی اسے دے دیا اور خود میں اپنے ساتھیوں سمیت رابرٹ کی ایک خفیہ پناہ گاہ پر پہنچ گیا۔ وہاں میں نے اپنا اور ساتھیوں کا میک اپ تبدیل کیا تا کہ پرنسز رشنی اگر کوئی شرارت کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے

ناپال کے دارالحکومت میں ڈبل ایکس کو فون کر کے ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی سپیشل کوریر سروس کے ذریعے اسے وہ ٹیپ بھی بھجوا دیا جس میں ہیڈ کوارٹر میں میری اور پرنسز رشنی کی باتیں ٹیپ کی گئی تھیں ۔ یہ جدید ٹیپ ریکارڈر بھی ڈبل ایکس نے ہی مہیا کیا تھا۔ اب وہ یہ ٹیپ شاہ ناپال تک پہنچا دے گا ۔ شاہ ناپال حد درجہ وہمی اور مشتعل مزاج آدمی ہے ۔ ٹیپ سننے کے بعد اس نے لامحالہ پرنسز رشنی کو رائل سروس سے علیحدہ کر دینا ہے ۔ اس طرح یہ سیٹ ڈبل ایکس کو مل جائے گی اور میرا ڈبل ایکس سے بھی یہی وعدہ تھا کہ میں اسے یہ ٹیپ مہیا کروں گا ۔ کانتا چونکہ بے حد جذباتی خاتون ہے اور وہ پرنسز رشنی کو بہر صورت ہلاک کرنا چاہتی تھی ۔ چونکہ سپیشل وے کھولنے کا راز وہی جانتی تھی اس لئے اسے یہی بتایا گیا تھا کہ ہم نے ڈبل ایکس سے وعدہ کیا ہے کہ ہم فوری طور پر پرنسز رشنی کو ہلاک کر دیں گے لیکن ڈبل ایکس اس طرح پرنسز رشنی کی ہلاکت نہ چاہتا تھا ۔ وہ تمام کارروائی باقاعدہ طور پر کرانا چاہتا تھا تا کہ باقاعدہ طور پر وہ رائل سروس کا چیف بن سکے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ پیکٹ کی تبدیلی واقعی حیران کن بات ہے ۔ ایسا کون کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اسی بات پر تو مجھے حیرت ہے ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ کام پرنسز رشنی کا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کیونکہ ان پسٹلز کے بارے میں پرنسز رشنی، رابرٹ، مجھے اور میرے ساتھیوں کے علاوہ اور کسی کو علم نہ تھا۔ رابرٹ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ اس تبدیلی سے لاعلم ہے۔ میں اور میرے ساتھی واپس آگئے۔ اس لئے لے دے کر پرنسز رشنی ہی رہ جاتی ہے لیکن پرنسز رشنی کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ پیکٹ بک کرایا ہے کیونکہ میں مختلف میک اپ میں تھا اور پھر ایئر کارگو پر تو بے شمار پیکٹ بک ہوتے ہی رہتے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس معاملے پر ہی باتیں کرتے کرتے عمران نے بڑی مشکل سے دو گھنٹے گزارے اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پیراشوٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز فون پر سنائی دی۔

"کچھ پتہ چلا اس پیکٹ کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اصل پیکٹ پرنسز رشنی کے پاس پہنچ چکا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو عمران نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے آئندہ کبھی نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ بلیک زیرو بھی لاؤڈر پر رابرٹ کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"کیا تفصیل ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اس کا لہجہ نارمل تھا۔ اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"غداری میرے ایک اسسٹنٹ نے کی ہے وہی جو پیکنگ میٹریل لے کر آیا تھا اس کے سامنے پیکٹ تیار کیا گیا اور پھر وہ بطور ڈرائیور ساتھ ہی ایئر پورٹ گیا تھا۔ وہ میرا انتہائی بااعتماد آدمی تھا۔ میرے ذاتی فون پر بھی وہی بیٹھتا تھا۔ اس کا آفس میرے دفتر سے ملحق ہے۔ اس نے وہاں ایسا سسٹم لگا رکھا تھا کہ وہ میرے دفتر میں ہونے والی نہ صرف ہر بات سنتا رہتا تھا بلکہ سکرین پر دیکھتا بھی رہتا تھا۔ اس لئے جب آپ نے مجھے ناپال والے کیس کے بارے میں بتایا اس میں تھراڈ پسٹلز اور پرنسز رشنی کا ذکر بھی ہوا۔ اس اسسٹنٹ نے جس کا نام مارٹن تھا یہ ساری گیم کھیلی۔ جب پیکٹ بک ہو گیا اور ہم واپس آگئے تو وہ ایئر پورٹ گیا اور وہاں اس نے اپنے ایک واقف کے ساتھ مل کر ایک نئے آنے والے پیکٹ پر وہی ہمارے والا نمبر لکھ دیا اور اصل پیکٹ اڑا لیا۔ اس کے بعد اس نے بروما میں ناپال کے سفارت خانے سے رابطہ کیا۔ پرنسز رشنی وہاں موجود تھی۔ اس نے پرنسز رشنی سے

بات کی تو پرنسز رشنی اسے منہ مانگی قیمت دینے پر تیار ہو گئی اور اس نے وہ پیکٹ پرنسز رشنی کو فروخت کر دیا"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس طرح یہ تفصیل معلوم ہوئی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے تمہارے فون کے بعد اس پارٹی سے رابطہ کیا۔ اس نے فوری طور پر ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کیں اور بکنگ پر موجود اس آدمی کو ٹریس کر لیا جس نے مارٹن کے ساتھ مل کر یہ سارا کھیل کھیلا تھا۔ مارٹن نے اسے رقم دی تھی۔ اس آدمی نے زبان کھولی تو مارٹن اور میرے کلب کا نام سامنے آگیا جس پر اس پارٹی نے مجھے یہ تفصیل بتائی۔ میں نے مارٹن کو بلایا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے ساری تفصیل بتا دی۔ میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے بعد میں نے ناپالی سفارت خانے میں اپنے ایک دوست سے رابطہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ پرنسز رشنی ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس ناپال جا چکی ہے اور اس کے پاس وہ پیکٹ بھی موجود تھا۔ اس کا خصوصی ہیلی کاپٹر وہیں سفارت خانے میں ہی موجود ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ"...... عمران نے کہا۔

"آئی ایم ویری سوری پرنس۔ یہ سب کچھ میرے آدمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ اس کی میرے لئے جو سزا بھی تجویز کریں۔ میں اسے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ میں حقیقتاً آپ سے بہت شرمندہ ہوں"۔ رابرٹ

نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں رابرٹ۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا ہے اسے تم نے سزا دے دی ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔ اس پارٹی نے کتنا معاوضہ لیا ہے وہ مجھے بتا دو اور اپنا بنک اکاؤنٹ بھی۔ میں وہ بھیج دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اب مزید شرمندہ نہ کریں پرنس۔ ورنہ میں خودکشی کر لوں گا۔ ویسے جب مارٹن کا نام سامنے آیا تو اس پارٹی نے بھی مجھ سے کوئی معاوضہ نہیں لیا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ٹھیک ہے۔ ویسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پیکٹ میرے لئے اس قدر اہمیت نہیں رکھتا جتنی اہمیت تمہاری دوستی رکھتی ہے۔ سمجھ گئے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا عمران صاحب۔ سارا مشن ہی بے کار چلا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تھراڈ پسٹل پرنسز رشنی لے گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ کیا آیا"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر تھراڈ کا خاتمہ ہو گیا۔ تھراڈ میزائل بننے کا سکوپ ختم ہو گیا اور یہی ہمارا مشن تھا۔ باقی رہے تھراڈ پسٹلز تو وہ انعام تھا جو نہ بھی ملا تو کیا ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پرنسز رشنی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد پرنسز رشنی کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پرنسز رشنی۔ تھراڈ پسٹل کا پیکٹ زیادہ مہنگا تو نہیں پڑا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں اطلاع مل گئی ہے"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ اطلاع تو مل ہی جانی تھی۔ ویسے اب کیا خیال ہے۔ وہ پیکٹ مجھے بھجوانا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں بھجوانا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں"...... پرنسز رشنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو پرنسز رشنی۔ اگر میں چاہتا تو بھوانم کی طرح وہیں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہی تمہیں گولی مار دیتا۔ لیکن تمہارا تعلق چونکہ ایک سرکاری ادارے سے ہے اس لئے میں نے پھر بھی تمہیں زندہ رہنے کا چانس دے دیا تھا۔ اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم وہ پیکٹ مجھے

بھجوا دو۔ ورنہ اگر یہ پیکٹ مجھے حاصل کرنا پڑا تو پھر تمہاری موت یقینی ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب تم نے خود ہی فون کر دیا ہے تو پھر سن لو کہ تم نے ڈاکٹر تھراڈ کو ہلاک کر کے ناپال کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اس کا انتقام لینے کا میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ مجھے اعلیٰ حضرت شاہ ناپال نے اس کیس کو مکمل کرنے کے لئے رائل پیلس میں بلایا ہے اور میں ان سے آج ہی اس فیصلے کی توثیق حاصل کر لوں گی اور اس کے بعد میں اور میری سروس قیامت بن کر تم پر ٹوٹ پڑے گی"...... پرنسز رشنی نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آخری فیصلہ۔ تم سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کے لئے جو ہو سکتا ہے وہ کر لو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"وہ آپ کو دھمکیاں دے رہی ہے اور آپ مسکرا رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے صرف رابرٹ کی بات کی تصدیق کرنی تھی وہ ہو گئی کہ پیکٹ واقعی پرنسز رشنی کے پاس ہے۔ باقی رہی دھمکیاں تو خوبصورت خواتین کی دھمکیاں تو اقرار کا درجہ رکھتی ہیں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا آپ اب دوبارہ یہ پسٹلز لینے ناپال جائیں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پیکٹ خود ہی پاکیشیا پہنچ جائے گا البتہ تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے چائے کا ایک کپ پلوا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے سامنے لگے ہوئے کلاک میں وقت دیکھا اور پھر کرسی کی پشت سے سر لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"یہ لیجئے چائے"...... تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ پیکٹ یہاں کس طرح پہنچے گا"...... بلیک زیرو نے چائے کی ایک پیالی اپنے سامنے رکھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا انحصار ایک گیم پر ہے۔ اگر گیم کامیاب ہو گئی تو پیکٹ پہنچ جائے گا اور اگر نہ کامیاب ہوئی تو پھر اس بارے میں سوچنا پڑے گا"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"گیم۔ کیسی گیم"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اسے پاور گیم کہا جاتا ہے۔ یعنی اقتدار کا کھیل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب اس ڈبل ایکس والی بات سے ہے"۔

بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دانش منزل میں مسلسل بیٹھنے کی وجہ سے دانش کے کچھ جراثیم تمہارے ذہن میں بھی داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی میں سے آخری گھونٹ لیا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روپ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈبل ایکس سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ رائل پیلس گئے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت شاہ ناپال نے انہیں فوری طور پر طلب فرمایا تھا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کب گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مس کانتا۔ مبارک ہو۔ آپ رائل سروس کے ہیڈ کوارٹر کی

انچارج بن ہی گئیں آخر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔آپ پرنس آف ڈھمپ۔آپ۔آپ نے یہاں فون کیسے کر دیا"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مجھے یقین تھا کہ اب آپ سے بات رائل سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گی۔آپ کے بھائی صاحب کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی موجود ہیں۔لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو کیسے ان سب باتوں کا علم ہوا ہے"...... کانتا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی تفصیل تو ڈبل ایکس صاحب ہی آپ کو بتائیں گے۔آپ ان سے میری بات کرا دیں تاکہ میں انہیں رائل سروس کا نیا چیف بننے پر مبارکباد دے سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بات کراتی ہوں"...... کانتا نے جواب دیا۔

"ہیلو جوجو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔لہجے سے مسرت نمایاں طور پر جھلک رہی تھی۔

"ارے۔یہ ایکس سے آگے ترقی کرنے کی بجائے پیچھے جے تک پہنچ گئے ہو۔یہ تو ترقی معکوس ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔میرا اصل نام تو جوجو ہے۔ڈبل ایکس تو اس محکمے کا کوڈ تھا جس سے میرا پہلے تعلق تھا۔دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اچھا۔بہرحال مبارک ہو۔رائل سروس کا چیف بننے کی"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مبارک تو آپ کو ہو عمران صاحب۔یہ سب کچھ آپ کی پلاننگ اور عملی امداد کی وجہ سے ہوا ہے۔ورنہ پرنسز رشنی کی جڑیں تو بے حد گہری تھیں"...... جوجو نے کہا۔

"پرنسز رشنی میں ویسے تو خاصی صلاحیتیں ہیں لیکن وہ فطرتاً پاکیشیا کی مخالف تھی اور نتیجہ بہرحال ناپال کو ہی بھگتنا پڑتا۔اس لئے اس کا یہی حل تھا کہ پرنسز رشنی کو ہی اس سیٹ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ویسے ہوا کیا ہے۔تفصیل تو بتاؤ"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونا کیا تھا۔آپ کا ٹیپ میرے پاس پہنچا تو میں اعلیٰ حضرت شاہ ناپال سے ملا۔انہیں میں نے پہلے تو زبانی ساری تفصیل بتائی۔لیکن انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور میں نے ٹیپ ان کے حوالے کر دیا۔انہوں نے یہ ٹیپ سنا تو انہیں میری بات کا یقین آگیا اور پھر جیسا میں نے بتایا تھا انہوں نے فوری طور پر پرنسز رشنی کو رائل پیلس طلب کیا اور اسے رائل سروس سے علیحدگی کا حکم سنا دیا۔اس نے شاہ کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی لیکن شاہ فطرتاً ہی ایسے ہیں کہ جو فیصلہ وہ کر لیں اسے تبدیل نہیں کرتے۔چنانچہ پرنسز رشنی کی کوئی بات نہ سنی گئی البتہ اس کا اسے یہ فائدہ ضرور پہنچا کہ اسے گرفتار کرنے یا موت کی سزا دینے کی بجائے اسے اس محکمے کا سربراہ مقرر کر دیا گیا جس کا میں پہلے سربراہ تھا مطلب یہ کہ اب وہ ڈبل ایکس ہے اور

مجھے اس کی جگہ رائل سروس کا نیا چیف مقرر کر دیا گیا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر چارج سنبھال لیا اور کانتا کو ہیڈ کوارٹر انچارج بنا کر بھجوا دیا۔ اس نے یہاں کا چارج سنبھال لیا ہے۔ جبکہ میں ابھی چند لمحے پہلے ہی یہاں پہنچا ہوں"...... جوجو نے کہا۔

"پھر تو تمہیں پرنس کا لقب بھی مل گیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ شاہ نے باقاعدہ فرمان جاری کر دیا ہے۔ مجھے اور کانتا دونوں کو شاہی خاندان کے فرد کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اب میں پرنس جوجو ہوں اور کانتا پرنسز کانتا اور یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے میں اور کانتا دونوں ہمیشہ آپ کے ممنون احسان رہیں گے"...... جوجو نے کہا۔

"لیکن اچھے لوگ تو کوشش کرتے ہیں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے احسان اتار دیا جائے۔ تم ہمیشہ ممنون احسان رہنا چاہتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب"...... جوجو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھراڈ پسٹلز کا پیکٹ پرنسز رشنی کے پاس پہنچ گیا تھا اور وہ بروما سے واپسی پر اسے اپنے ساتھ لے آئی تھی وہ یقیناً ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ کیسے اس تک پہنچ گیا۔ آپ نے تو فون پر تفصیل بتاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ تھراڈ پسٹلز ساتھ لے گئے ہیں"...... جوجو

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے پیکٹ کی واپسی کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی عجیب اتفاق ہوا ہے۔ بہر حال وہ آپ کا ہی ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں اور اسے تلاش کر کے آپ کو بھجوا دیتا ہوں"...... جوجو نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں تمہیں اس کی جگہ بتا دیتا ہوں۔ ہم نے اسے وہیں سے اٹھایا تھا اور یقیناً پرنسز رشنی نے اسے وہیں واپس رکھا ہوگا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے کے بارے میں بتا دیا جہاں سے چوہان جا کر پسٹل لے آیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں فوراً ہی اسے بھجوا دوں گا۔ لیکن آپ کا پتہ"...... جوجو نے کہا۔

"تم یہ پیکٹ سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے پتے پر بھجوا دو۔ یہ مجھ تک پہنچ جائے گا اور ہاں۔ یہ سن لو کہ ان پسٹلز کی تعداد پچاس ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جوجو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ پچاس ہی پہنچیں گے۔ میں ایسے خطرناک ہتھیار اپنے پاس رکھنے کا قائل ہی نہیں ہوں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"جس روز شادی ہوگی تمہاری۔ اس روز پوچھوں گا کہ کیا تم خطرناک ہتھیار رکھنے کے قائل ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا تو جوجو

بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ۔ اب تو کامیاب ہو گیا مشن"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب واقعی کامیاب ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو پھر نکالو چیک تاکہ میں جناب آغا سلیمان پاشا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے قابل ہو سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ فکر نہ کریں اور اطمینان سے جا کر آغا سلیمان پاشا کی خدمت میں حاضر ہو جائیں کیونکہ آپ کا چیک آغا صاحب مجھ سے ایڈوانس وصول کر چکے ہیں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مارے گئے۔ تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ ایک ہی چیک رہ گیا تھا جو میں اپنی مرضی سے خرچ کرتا تھا۔ اب یہ بھی گیا"...... عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

لیڈیز آئی لینڈ ــــ ایک ایسا جزیرہ ــــ جہاں صرف عورتیں رہتی تھیں حکومت بھی عورتوں کی تھی ــــ اور رعایا میں بھی صرف عورتیں ہی شامل تھیں۔

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں مردوں کا داخلہ نہ صرف ممنوع تھا بلکہ اسے ناممکن بنا دیا گیا تھا ــــ کیوں ــــ؟

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری کام کر رہی تھی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے تھے ــــ کیوں ــــ کیا وہ اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ــــ یا ــــ؟

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں صرف عورتوں کو رکھا ہی اس لئے گیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں کسی طرح داخل ہی نہ ہو سکے۔

صالحہ ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی رکن ــــ جسے چیف نے

لیڈیز آئی لینڈ کی اس خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کا پہلا مشن سونپا۔
یہ مشن اس کا ٹیسٹ مشن تھا —— کیا صالحہ اس مشن میں
کامیاب رہی —— یا —— ؟

لیڈیز آئی لینڈ —— جہاں صرف جولیا اور صالحہ نے مشن مکمل کرنا
تھا لیکن وہ دونوں پہلے ہی مرحلے میں ناکام رہیں —— کیوں —— ؟
ان کا انجام کیا ہوا —— ؟

مادام روزی —— لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج —— جو ایکریمیا کی
سپر ایجنٹ تھی —— کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈیز
آئی لینڈ میں داخل ہونے سے روکنے میں کامیاب ہوسکی —— یا —— ؟

- کیا عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ میں مشن مکمل کرنے میں
کامیاب بھی ہوسکے —— یا —— ؟

منفرد کہانی ۔ حیرت انگیز واقعات، بے پناہ سسپنس ۔ تیز رفتار ایکشن پر مشتمل ایک شاہکار ایڈونچر

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک دلچسپ ناول

لاسٹ راؤنڈ

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسا مشن جس کا لاسٹ راؤنڈ سب سے تہلکہ خیز ثابت ہوا ۔
- جوالس ۔ پاکینڈو سیکرٹ سروس کا ٹاپ ایجنٹ ۔ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں اس طرح اپنا مشن مکمل کیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہوسکی ۔ حیرت انگیز سچویشن ۔
- ٹموتھی ۔ پاکینڈو سیکرٹ سروس کی سیکرٹ ایجنٹ جو انتہائی معصوم اور سادہ لوح تھی ۔ کیا وہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ تھی ۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کردار ۔
- رمیش ۔ کافرستان سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری جس نے عمران جیسے شخص کو تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا ۔ ایک منفرد اور مختلف انداز کا کردار ۔
- ایک ایسا مشن ۔ جس میں بے پناہ جدوجہد اور بھاگ دوڑ کے بعد آخر کار ناکامی عمران کا مقدر ٹھہری ۔ وہ مشن کیا تھا اور کس طرح ناکام ہوا ؟
- مشن کا لاسٹ راؤنڈ کیا تھا ۔ کیا لاسٹ راؤنڈ عمران کے حق میں ختم ہوا ۔ یا ۔ ؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
بے پناہ سسپنس اور قدم قدم پر چونکا دینے والے ڈرامائی موڑ
ایک ایسی کہانی جو قطعی منفرد انداز میں لکھی گئی ہے ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک انتہائی یادگار اور انوکھا ایڈونچر

بلیک ہاؤنڈز

مصنف ۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

- ۔ وادی مشکبار ـــ جہاں کافرستان سے آزادی اور پاکیشیا میں شمولیت کے لئے مجاہدین کی تحریک اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی۔
- ۔ وادی مشکبار ـــ جس کے مجاہدین کافرستانی حکومت کے ناجائز قبضے سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔
- ۔ بلیک ہاؤنڈز ـــ کافرستان کی ایک ایسی مخصوص تنظیم ـــ جو وادی مشکبار میں مجاہدین کے لیڈروں کے خاتمے کے لئے ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے میں مصروف تھی۔
- ۔ بلیک ہاؤنڈز ـــ ایک ایسی تنظیم ـــ جس کی کارروائیوں کی وجہ سے وادی مشکبار میں مجاہدین کی تحریک کو مسلسل شدید نقصان پہنچ رہا تھا اور مجاہدین کے گروپ لیڈرز ایک ایک کر کے شہید ہوتے جا رہے تھے۔
- ۔ بلیک ہاؤنڈز ـــ ایک ایسی خفیہ تنظیم ـــ جو کافرستانی فوجوں سے بھی زیادہ ظالم۔ زیادہ طاقتور اور زیادہ تربیت یافتہ تھی۔
- ۔ بلیک ہاؤنڈز ـــ جس کے خاتمے اور مجاہدین مشکبار کی مدد کے لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت وادی مشکبار پہنچ گیا۔
- ۔ بلیک ہاؤنڈز ـــ جس کے چاروں سیکشنز عمران اور اس کے ساتھیوں کے مدمقابل بھرپور انداز میں آگئے۔

اور پھر بلیک ہاؤنڈز، عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ایسی شدید، تیز رفتار اور خونریز جنگ شروع ہوگئی جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک ہاؤنڈز کو ختم کرنے میں کامیاب ہوگئے ـــ یا ـــ ؟

مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

لمحہ بہ لمحہ بدلنے والے جان لیوا حالات

اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ایک ایسا مشن جو یقیناً یادگار حیثیت رکھتا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور سنسنی خیز ایڈونچر

ہارڈ مشن

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسا مشن جسے عمران جیسا شخص بھی ہارڈ مشن کہنے پر مجبور ہو گیا۔
- جنوبی بحر اوقیانوس میں واقع ایک جزیرے پر لڑی جانے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ تھا ۔۔۔ جزیرے پر پھیلے ہوئے جنگل کے ہر درخت اور ہر جھاڑی کے پیچھے تربیت یافتہ کمانڈوز، عمران اور اسکے ساتھیوں کے شکار کے منتظر تھے اور عمران اور تنویر نے ان سب سے بچ کر جزیرے کے اندر واقع ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا تھا ۔۔۔ پھر کیا ہوا ۔۔۔؟
- وہ لمحہ جب عمران تیزاب کے تالاب میں ڈبکیاں کھا رہا تھا اور اس کا پورا جسم آگ کے خوفناک شعلوں کی زد میں تھا۔
- وہ لمحہ جب تنویر کو اس تیزاب سے بھرے تالاب کے کنارے اپنی زندگی کی سب سے ہولناک جنگ لڑنی پڑی۔ ایک ایسی جنگ، جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ تھا ۔۔۔ اس جنگ کا انجام کیا ہوا ۔۔۔؟
- جزیرے کے گرد پھیلے ہوئے سمندر میں صفدر، کیپٹن شکیل اور ٹائیگر تینوں کو وہ خوفناک جنگ لڑنی پڑی۔ جس کا نتیجہ آخر کار کیپٹن شکیل اور ٹائیگر دونوں کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو جانے کی صورت میں نکلا۔
- وہ لمحہ جب صفدر کو جزیرے پر پھیلے ہوئے سینکڑوں کمانڈوز کے ساتھ تن تنہا موت کا خونی کھیل کھیلنا پڑا۔
- سمندر کی گہرائیوں میں غوطہ خوری کے لباس کے بغیر جدید ہتھیاروں سے مسلح غوطہ خوروں کے ساتھ ہونے والی ایک ایسی لڑائی، جس میں عمران کو سانس لینے کے لئے سطح سمندر پر جانا ناممکن کر دیا گیا تھا اور پھر عمران کا سانس بند ہو گیا اور چاروں طرف سے موت کے شعلے اس کی طرف لپک پڑے۔
- اینڈریو اور ڈیالی ۔۔۔ دو ایسے مجرم جنہوں نے عمران کے ملک میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی آسانی سے شکست دے کر اپنا مشن مکمل کر لیا

کیا وہ واقعی فاتح تھے؟

- ایک ایسا مشن

جو واقعی ہارڈ مشن تھا۔

ایسا مشن ۔۔۔ جس کا دوسرا نام موت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

بے پناہ اور بھرپور ایکشن

اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ایک ایسا ایڈونچر جو مدتوں بعد صفحہ قرطاس پر ابھرتا ہے۔

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان